فرہنگِ سیرت

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

سیّد فضل الرحمٰن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرہنگ سیرت

زوار اکیڈمی
پبلیکیشنز

www.KitaboSunnat.com

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

فرہنگِ سیرت

سیرت طیبہ میں ذکر ہونے والے تقریباً تین ہزار الفاظ، مقامات، شہر، شخصیات، پہاڑوں، چشموں، قبائل وغیرہ کی تفصیلات پر مشتمل جامع ترین لغت، تیس نقشوں کے ساتھ۔ اپنے موضوع پر منفرد اور نئی پیشکش

سید فضل الرحمٰن

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

نام کتاب	:	فرہنگ سیرت
مؤلف	:	سید فضل الرحمن
اشاعت اول	:	ربیع الاول ۱۴۲۴ھ/مئی ۲۰۰۳ء
تعداد	:	ایک ہزار
صفحات	:	۳۲۸
کمپوزنگ	:	سید قادر معین بابر
ڈیزائننگ نقشہ جات	:	سید عاطف علی

248،03
فضل الرحمن

ملنے کے پتے

۱۔ دارالاشاعت	اردو بازار، کراچی
۲۔ فضلی بک سپر مارکیٹ	اردو بازار، کراچی، فون: ۲۲۱۲۹۹۱
۳۔ زوار اسٹیشنرز،	دکان نمبر ۳۴۔ اردو بازار کراچی، فون ۲۲۱۷۶۲۸،
۴۔ مکتبہ قاسمیہ،	نیو ٹاؤن، کراچی، فون ۴۸۵۳۴۲۷
۵۔ اسلامی کتب خانہ،	نیو ٹاؤن، کراچی، فون ۴۹۲۷۱۵۹
۶۔ درخواستی کتب خانہ	نیو ٹاؤن، کراچی،
۷۔ کتاب سرائے	فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۳۲۰۳۱۸
۸۔ مکتبہ البخاری	نزد صابری مسجد، گلستان کالونی مرزا آدم خان روڈ، لیاری، کراچی۔ فون: ۰۳۰۰۔۲۱۴۰۸۶۵
۹۔ دارالکتاب،	عزیز مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، فون ۷۲۳۱۱۸۰
۱۰۔ مکتبہ سید احمد شہید	الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون ۷۲۲۸۲۷۲،

ناشر

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی۔ ۱۸، پوسٹ کوڈ: ۷۴۶۰۰۔ فون: ۶۶۸۴۷۹۰
www.zawwaracademy.org
E-mail:info@zawwaracademy.org
al_seerah@mail.com

فہرست

نقشہ جات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں☆

مخدوم زادہ حافظ سید فضل الرحمٰن صاحب مدمجدہ کو اللہ تعالیٰ نے دینی اور تحقیقی کاموں کے لیے بڑی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ اب تک جتنی کتابیں انھوں نے مرتب فرمائی ہیں ان سے اُنکی محنت شاقہ اور سخت کوشی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

سیرت پر ایک جامع کتاب "ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم" تصنیف فرمائی اس کے علاوہ "السیرۃ عالمی" کے نام سے ششماہی مجلہ آپ کا بہترین کارنامہ ہے۔ سیرت پر اس قدر تحقیقی ذخیرہ ان شماروں میں موجود ہے شاید ہی کسی ایک جگہ اتنا ذخیرہ موجود ہو۔

پیش نظر لغت میں ہر اس مشکل لفظ کا احاطہ کیا گیا ہے جو سیرت کی کتابوں میں ملتے ہیں مثلاً حرمین شریفین کے بکثرت مقامات اور اس کے علاوہ جو بھی مقامات سیرت میں ملتے ہیں ان کے معانی وغیرہ۔

نیز افراد اور قبائل کی تحقیق اور تفصیل بہت کامیابی کے ساتھ تحریر فرمائی ہے، اور حتی الامکان کوئی گوشہ خالی نہیں چھوڑا۔ وہاں کا جغرافیہ (مع تاریخ) تفصیل اور بہت تحقیق سے پیش کر کے انھوں نے یقیناً ایک بیش بہا علمی خزانہ ترتیب فرما کر ایک بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔

☆ سابق صدر شعبۂ اردو سندھ یونی ورسٹی حیدر آباد

باسمہ حامداً و مصلیاً

تعارف

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر بقا☆

ایک مصنف جب کسی موضوع پر کچھ لکھتا ہے تو بہت سی ایسی باتیں بھی تحریر میں آ جاتی ہیں جن کی حقیقت یا ان کی تاریخ کا بسا اوقات خود مصنف کو بھی علم نہیں ہوتا، اور مصنف ان کی تحقیق کی جانب توجہ بھی نہیں کرتا اس لئے کہ اس کا مطمح نظر اصل موضوع پر اپنی توجہ مرکوز رکھنا ہوتا ہے۔

مثلاً ایک مضمون نگار لکھتا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے وقت عربوں میں بت پرستی کا عام رواج تھا، قریش، بنو کنانہ، بنو ثقیف وغیرہ مختلف قبائل مختلف بتوں کی پرستش کرتے تھے، جن میں لات، منات، عُزّیٰ اور ھُبَل زیادہ مشہور تھے

مذکورہ اقتباس میں بعثت نبوی کے وقت عربوں کی بت پرستی کا حال بیان کرنا مضمون نگار کا اصل موضوع ہے، لیکن یہ کہ قریش، بنو کنانہ اور ثقیف کون سے قبائل ہیں اور لات، منات، عزیٰ اور ھبل کہاں کہاں نصب تھے اور کون کون سے قبائل ان میں سے کس کس بت کی پرستش کرتے تھے، ان باتوں کی توضیح مضمون نگار کے فرائض میں داخل نہیں۔

لیکن قاری کو اگر ان امور کے بارے میں بھی بقدر ضرورت مختصر علم ہو جائے تو اس کے علم و بصیرت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور تشنگی دور ہو جاتی ہے۔ اسی لئے مخطوطات کی تحقیق میں تو اس طرح کی تمام معلومات حواشی میں فراہم کرنا محقق کے فرائض میں داخل ہے۔

اگر قاری بذات خود اس طرح کی معلومات حاصل کرنا چاہے تو اس کے لئے مختلف کتابوں کی ورق گردانی کے سوا چارہ نہیں، اور اسلامی موضوعات اور خاص طور سے سیرت کے موضوع کے بیشتر مآخذ چونکہ عربی زبان میں ہیں۔ اس لئے جو شخص عربی سے ناواقف ہو اس کے

☆ سابق صدر شعبہ اسلامیات، جامعہ کراچی و سابق استاد جامعہ ام القریٰ، مکہ مکرمہ

لئے ان معلومات کا حاصل کرنا ممکن بھی نہیں۔

ہمارے محترم حافظ سید فضل الرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو، جنہیں سیرت کے موضوع سے خاص شغف ہے، جو ہادی اعظم ﷺ جیسی مختصر اور جامع کتاب بھی تصنیف فرما چکے ہیں۔ اور سیرت کے موضوع پر دوسرے مختلف مضامین لکھنے کے ساتھ ساتھ مجلہ ''السیرہ'' کے مدیر بھی ہیں، یہ اچھا خیال آیا کہ اس طرح کی معلومات یکجا کردی جائیں۔ چنانچہ بکثرت عربی مآخذ سے استفادے کے بعد موصوف نے اس طرح کے کم وبیش تین ہزار امور کے بارے میں ضروری معلومات مرتب فرمادیں۔

اعلام، اماکن، قبائل، غزوات، سرایا، دریا، وادیاں، پہاڑ، راستے، پتھر، کھانے، پھول، کنویں، سکے، جانور، قلعے، بت، میدان، گھاٹیاں، پیمانے، درخت، تالاب، برتن، کاہن، کنیسے وغیرہ، اس طرح کی چیزوں کے بارے میں اجمالی معلومات مؤلف نے اس کتاب میں جمع کردی ہیں۔

اسلامی موضوعات اور خاص طور سے سیرت سے متعلق کتابیں اور مضامین لکھنے اور پڑھنے والوں کے لئے یہ کتاب ایک بیش بہا ذخیرہ ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس کوشش کو مشکور فرمائے آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرہنگِ سیرت، ایک جائزہ

پروفیسر علی محسن صدیقی ☆

دنیا کی دوسری اسلامی زبانوں کی طرح اردو میں بھی شروع ہی سے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی سیرت طیبہ پر کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔ چودھویں صدی ہجری سے اس موضوع پر معیاری تصانیف کی جانے لگیں۔ مولانا شبلی مرحوم اور مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم کی مشہور کتاب ''سیرت النبی ﷺ'' کی مستند و ضخیم جلدیں اسی دور کی زندۂ جاوید یادگار ہیں۔ سیرت النبی کی معاصر اور اس کے بعد لکھی جانے والی کتب سیرت نے سیرت نویسی میں ایک نیا اسلوب اور نادر منہج متعارف کرایا اور یوں دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں تحریر کی جانے والی کتب سوانح سے اعلیٰ و ارفع معیار کی حامل کتابیں ہماری زبان میں شائع ہوئیں۔ اردو زبان میں سیرت النبی کی قدر و قیمت کا اس سے اندازہ لگانا چاہیے کہ دوسری زبانوں میں بشمول عربی اس کے ترجمے کیے گئے اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔ پندرھویں صدی ہجری کے آغاز کے ساتھ اردو میں سیرت پر ضخیم جرائد کے خاص نمبر، تراجم اور کتب کی اشاعت میں تیزی آئی اور اللہ کا شکر ہے کہ اس میں سریع تر پیش رفت جاری ہے۔ اسی سلسلہ سیرت کی ایک کتاب ''ہادیٔ اعظم ﷺ'' کی پہلی جلد کے مطالعے کا حال ہی میں مجھے موقع ملا۔ یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے اور آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے مؤلف حافظ سید فضل الرحمن صاحب ہیں، جن سے میری

☆ سابق استاد شعبۂ علوم اسلامی و اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی

کوئی شناسائی نہیں ہے۔ کتاب کی جامعیت قابل تحسین ہے۔ تمام کتاب مستند اور موثق حوالہ جات سے مزین ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حافظ صاحب نہایت محتاط لکھنے والے ہیں اور انھوں نے کتاب میں احتیاط کا دامن نہیں چھوڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت کی تاریخوں کا بڑی تحقیق سے جائزہ لیا گیا ہے اور رنگین نقشوں کی مدد سے اس مبارک واہم سفر کی تاریخوں کا صحیح تعین کیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ کتاب کی دوسری جلد بھی انھیں خوبیوں کی مالک ہوگی۔

میں ابھی حافظ سید فضل الرحمٰن صاحب کی کتاب ہادی اعظم ﷺ کے مطالعے سے فارغ ہی ہوا تھا کہ ان کی ایک اور کتاب میرے شوقِ مطالعہ کے لیے مہمیز ثابت ہوئی۔ یہ ان کی نئی تالیف ''فرہنگِ سیرت'' ہے۔ کتاب کیا ہے معارف سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ انھوں نے معلومات سیرت کو کوزے میں بند کردیا ہے۔ اس موضوع پر میری نظر سے اردو میں کوئی کتاب اب تک نہیں گزری ہے، یہ اردو کے ادب عالیہ میں ایک بیش بہا اضافہ ہے۔ کتاب کا موضوع ''سیرت طیبہ'' ہے اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے تین ہزار اعلام کا اختصار کے ساتھ تعارف کرایا گیا ہے۔ ان میں عرب کے جبال، ان کے محل وقوع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے ان کے تعلق کی نشان دہی کی گئی ہے۔ عرب خصوصاً مکہ، مدینہ اور سفر حج کے کنوؤں (بیئر، آبار) وادیوں اور منازل سفر کا بالاستیعاب ذکر کیا گیا ہے۔ شہروں، قصبوں، دیہاتوں اور قبائل کی بستیوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اسی طرح قبائل عرب، ان کے شعوب اور بطون کو بڑے سلیقے سے واضح کیا گیا ہے۔ ایسے اشخاص جن کا کسی انداز میں بھی بیان سیرت طیبہ سے کوئی تعلق بنتا ہے، ان کے متعلق بھی ضروری معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ مؤلف کی محنت اور لگن کا صرف اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ''مالک'' کے تحت ۴۱ /اعلام کا ''سعد'' کے تحت ۳۵ /اعلام کا ''عامر'' کے ذیل میں ۳۲ /اعلام کا ''عمرو'' کے ذیل میں ۳۱ /اعلام کا ''عوف'' کے ضمن میں ۲۶ /اعلام کا ''ربیعہ'' کے ضمن میں ۲۳ /اعلام کا، ''حارث'' کے ذکر میں ۲۳ /اعلام کا، ''ثعلبہ'' کے ذکر میں ۲۱ /اعلام کا اور ''کعب'' کی فرہنگ میں ۱۹/ اعلام کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے۔

میں نے ایسے چند اعلام کا یہاں حوالہ دیا ہے۔ ایسے بہت سے اہم نام، اشخاص وقبائل ہیں جن کی تعداد دسیوں سے زیادہ ہے مگر ان سب کا ذکر یہاں ممکن ومناسب نہیں ہے۔

سیرت کے حوالے سے معاصر اشخاص کی فرہنگ نویسی بڑا مشکل کام ہے۔ قلم کی ذرا سی لغزش سے بھی مفہوم بدل جاتا ہے۔ کتاب میں ابوجہل، ابولہب، ابورافع یہودی اور کعب بن اشرف یہودی جیسے دشمنانِ اسلام کا بھی ذکر ہے اور اسلام کے جان نثاروں میں حضرات سعد بن ابی وقاص، حمزہ بن عبدالمطلب، ابوایوب انصاری اور بلال حبشی رضی اللہ عنہم کا بھی تعارف ہے۔ مصنف نے موثق مآخذ کی مدد سے نہایت ہی احتیاط کے ساتھ قلم اٹھایا ہے اور یہ احتیاط واعتدال پوری کتاب میں کارفرما ہے جس سے کتاب کو استناد حاصل ہوگیا ہے۔

''فرہنگِ سیرت'' میں ان محدثین، مورخین اور سیرت نگاروں پر بھی حاشیہ لکھا گیا ہے۔ جن کی کتابوں سے سیرت، مغازی، فتوحات، رجال رواۃ واحادیث واخبار سے متعلق معارف وعلوم کے بیش قیمت مواد ہم تک پہنچے ہیں، اور انھیں کی کدوکاوش کے نتیجے میں آج ہماری علمی وفکری برتری مستحکم ہوئی ہے۔ ان بزرگوں میں محمد بن اسحاق (م ۱۵۰ھ)، عبدالملک بن ہشام (م ۲۱۸ھ)، محمد بن سعد (م ۲۳۰)، احمد بن یحییٰ بلاذری (م ۲۷۹ھ)، امام بخاری (م ۲۵۶ھ)، امام مسلم (م ۲۶۱ھ) اور ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) کے نام شامل ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر ائمہ، محدثین ومورخین کی ایک بڑی تعداد کا تعارف کتاب میں موجود ہے۔

فرہنگ نگاری مشکل فن ہے۔ اس میں کم سے کم لفظوں میں تمام ضروری باتوں کو درج کرنا پڑتا ہے اسے فن بلاغت میں ''ماقل ودل'' کہتے ہیں۔ یعنی لفظ کم ہوں اور معانی کثیرہ پر دلالت کریں۔ حافظ صاحب کی کتاب ''فرہنگ سیرت'' میں یہ وصف بطورِ خاص موجود ہے۔ اسے ہم چند مثالوں سے واضح کرتے ہیں۔ ان سے فرہنگ نگار کی مشاقی اور موضوع پر عبور کا پتا چلتا ہے اور قاری کو نادر معلومات بھی بہم پہنچتی ہیں:

''۱۔ خلیفہ بن خیاط: وفات ۲۴۰ھ۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط کے مؤلف۔ یہ کتاب فتوحات و غزوات کے سلسلے میں اہم ابتدائی ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس میں ۱۰۰ھ تک کے واقعات ہیں،

''۲۔ یوم العروبہ: جمعہ کا قدیم نام۔ اسلام سے پہلے جمعہ کے دن کو یوم العروبہ کہا جاتا تھا''۔

''۳۔ ابرین: بحرین میں الاحساء کے برابر میں بنی سعد کی ایک بستی۔ یہاں کثرت سے کھجور کے درخت اور میٹھے پانی کے چشمے تھے''۔

''۴۔ اسماء بنت ابی بکرؓ: حضرت ابو بکرؓ کی بڑی صاحبزادی، زبیرؓ بن عوام کی بیوی، عبد اللہ بن زبیر کی ماں۔ ''ذات النطاقین: ان کا لقب ہے۔ ہجرت سے ۲۷ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ جمادی الاولیٰ ۷۳ھ میں سو سال کی عمر میں انتقال ہوا''۔

''فرہنگ سیرت'' میں سیرت طیبہ سے متعلق ۳۰ نقشے بھی شامل ہیں۔ یہ نقشے بڑی محنت سے تیار کے گئے ہیں۔ ان میں ۸؍ نقشے غزوات نبوی ﷺ سے، ۴؍ سرزمین انبیاء واقوام قدیم سے، ۴؍ عرب قبائل اور ۳؍ نقشے قریش کے تجارتی راستے، حجاز کے بازار اور تجارتی وادبی میلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ دیگر نقشہ جات بھی سیرت کے واقعات کی عکاسی کرتے ہیں۔

حافظ سید فضل الرحمٰن صاحب اس اچھی کتاب کی پیش کش کے لئے قابل مبارک باد ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرہنگ سیرت
ایک دنیائے محبت وعلم

ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی☆

حُبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید فضل الرحمٰن صاحب کے لیے سرمایۂ ایمان بھی ہے۔اور میراث پدر بھی۔ پھر نسبی طور پر یہ محبت اُن کے خون میں شامل ہے۔

سید فضل الرحمٰن سلمہٗ کی کتاب ہادیٔ اعظم ﷺ، سیرت وحیاتِ محمدی کا ایک آئینہ خانہ ہے۔اس کتاب کی تالیف کے لیے انہوں نے حدیث، تفاسیر اور اسلامی تاریخ کی اولین کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اُن کے حافظے اور قوتِ اخذ کا کرشمہ ہے کہ ہادیٔ اعظم میں ایسی معلومات ہیں جو عام طور پر سیرت کی کتابوں میں نہیں ملتیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی فضل الرحمٰن صاحب کی زندگی، فکر اور علم کا مرکزی نقطہ ہے۔ وہ اسی نقطے کے گرد دائرے بناتے جارہے ہیں۔ ذاتِ رسولِ عربی ﷺ اُن کا بنیادی حوالہ ہے۔ وہ حیات وکائنات کو اسی حوالے سے دیکھتے ہیں، اور اس کی دستاویز فرہنگِ سیرت ہے۔

آپ ﷺ کے نام میں ہر لفظ کا مفہوم ملے
میرے سرکار ہیں ہر دور کی زندہ فرہنگ

وصل باللہ، مخلوق کی قربت، انسانیت کے لیے غم خواری، امانت، صداقت،

☆ سابق صدر نشین شعبہ اردو، جامعہ کراچی۔ سابق ڈائریکٹر سیرت چیئر، سرسید یونیورسٹی، کراچی

بے غرضی، سخاوت، شجاعت، حُسنِ خُلق، عبادت، عدل و انصاف، حسن معاملہ، ایثار، تحمل، شرم و حیا، مساوات، شفقت، عفوو درگزر، رحم، ایفائے عہد، غرض ہر سعادت اور نیکی اسمِ محمد ﷺ سے عبارت ہے۔ ایسے رسول اور ایسے انسان سے جب آدمی عہد و وفا استوار کر لیتا ہے تو وہ ہر رشتے، ہر تعلق، ہر انسان اور ہر مقام کے حوالے سے انہیں کو تلاش کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ہمیں افراد، مقامات، علوم اور مختلف چیزیں عزیز ہوتی ہیں یا انہیں ہم بغض کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہر چیز سے ہمارے تعلق کی بنیاد حضور ﷺ کی ذات ہے۔ مکہ کی گلیوں سے گزرتے ہوئے آج بھی ہمیں وہ مظالم یاد آتے ہیں جو قریش نے آپ پر اور جماعتِ مومنین پر توڑے تھے۔ آج بھی ایسے لوگ اس اُمت میں موجود ہیں جو رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی خون میں ڈوبی ہوئی پاپوش کے تصور سے اپنے آپ میں سفرِ طائف کی ہمت نہیں پاتے۔ اس تعلق کے باوجود ہمارے معاشرے میں علم اتنا کم ہوگیا ہے اور کم ہوتا جارہا ہے کہ ہم آپ ﷺ سے متعلق تمام باتوں کا علم نہیں رکھتے یا وہ باتیں ہمارے حافظے میں اس طرح محفوظ نہیں کہ وقت پر یاد آسکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کن وادیوں سے گزرے۔ کن پہاڑوں کو عبور کیا، کن کنوؤں اور چشموں سے پانی پیا، کن دور دراز کے مقامات تک سفر کیا۔ ہمیں اس کی خبر نہیں۔ سید فضل الرحمٰن صاحب نے یہ سب کچھ فرہنگ سیرت میں بڑی تحقیق اور تجسس سے جمع کر دیا ہے۔ اس کتاب میں تین ہزار سے زیادہ اندراجات اور تیس نقشے ہیں۔ ان نقشوں کی ماہیت میں بھی تنوع ہے۔ مغازی کے نقشے، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسفار کے نقشے، اوطان انبیائے کرام کے حوالے سے نقشے۔

محبت وہ اسمِ اعظم ہے جس سے بند دروازے کھل جاتے ہیں۔ رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق نے فضل الرحمٰن سلمہٗ کے راستوں کو ہموار کیا ہے۔ محبت اور تعلق کے علاوہ ایک اور حقیقت سے بھی اس تازہ کاری کا رشتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کی رسالت کا دامن دامانِ قیامت سے بندھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ آنے والے ہر دور کے نبی ہیں اور ہر دور کے تقاضوں کے مطابق آپ کی حیات، سیرت اور نبوت کے لئے پہلو گردشِ لیل ونہار سے اُبھر کر سامنے آتے

رہیں گے۔ خوش قسمت ہیں اور ہوں گے وہ لکھنے والے، جنھیں ان پہلوؤں کی نوش کش کے لئے منتخب کیا گیا ہے اور کیا جائے گا۔ ویسے بھی اس بات میں صداقت ہے کہ

راہِ مضمون تازہ بند نہیں
تا قیامت کھلا ہے باب سخن

آیئے ذرا مختلف پہلوؤں سے اس کاوش کا سرسری جائزہ لیں، افراد اور شخصیتوں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق مختلف پہلو رکھتا ہے، ان میں آپ کے رفقا بھی شامل ہیں، آپ کے مخالف بھی ہیں، آپ کے اہلِ خانہ بھی ہیں، آپ کے غلام بھی ہیں، پھر آپ کے خاندانی سلسلے کے بزرگ ہیں۔ عربوں میں کنیت کا رواج عام تھا، اور اس اعتبار سے بہت سی شخصیتوں کی کنیتیں ہمارے سامنے نہیں آئیں، حقیقی کنیتوں کے علاوہ خطابی کنیتیں خصائصی کنیتیں بھی عام تھیں، مثلاً نبی اکرم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب کہنا، پھر اس پر اس بات کا اضافہ کیجئے کہ بہت سے صحابہ کرام کا جو نام مشہور ہے وہ ان کا حقیقی نام نہیں ہے، اس کے علاوہ بعض شخصیتوں کے فضائل ہماری نگاہ میں نہیں ہیں، مؤلف نے ان سب پہلوؤں کے پیش نظر جو فہرست پیش کی ہے، وہ اسم الرجال کا ایک نیا گوشہ ہے، ان افراد میں حضور ﷺ کے تعلق کی وجہ سے بعد میں آنے والوں کے نام بھی شامل ہیں، مثلاً محدثین گرامی کے نام، اس فہرست میں امام مالک، ابن ماجہ، ترمذی اور نسائی بھی شامل ہیں۔ ہم میں سے کتنے لوگوں کے ذہن میں یہ بات تازہ ہوگی کہ ابو الحرث جناب عبدالمطلب کی کنیت تھی، اسی طرح کم سے کم میرے لئے یہ بات انکشاف کا درجہ رکھتی ہے کہ بحیرہ راہب کا نام جرجیس تھا، کئی ناموں کے علم سے یا ان کے بارے میں اطلاع سے مجھے ذاتی طور پر ایک مسرت کا احساس ہوا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام رملہ تھا، جو ذہنوں سے فراموش ہو گیا اور جسے مؤلف کے مطالعے اور کاوش نے تازہ کر دیا، لبابہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اور انہیں یہ شرف حاصل ہے کہ ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے بعد اسلام لانے والی دوسری خاتون ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو بھی ان سے نسبت نے حیاتِ دوام عطا کر دی

ہے، ابوکبشہ حضرت سُلیم کی کنیت تھی، مختصر یہ کہ اس فرہنگ سیرت میں کتنے ہی نام ایسے ہیں، جن کے علم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے تعلق میں وسعت و گہرائی پیدا ہوتی ہے۔

اس فہرست میں انسان ہی نہیں بلکہ فرشتے بھی شامل ہیں، چار مشہور فرشتوں کے علاوہ کسی کا نام یا لقب ہمارے ذہنوں میں نہیں رہا۔ یہ مؤلف کی دیدہ وری اور تعلق بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شہادت ہے کہ انہوں نے ایک ایسے فرشتے کا نام بھی اس فہرست میں شامل کر لیا ہے جو ہم میں سے ہر ایک کے علم میں ہے، لیکن ہم اسے چنداں لائق التفات نہیں سمجھتے اور آسانی سے اس نام سے گزر جاتے ہیں، میری مراد ملک الجبال سے ہے، جس کا طائف کے واقعے میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کا ذکر سیرت کی ہر کتاب میں ملتا ہے۔ اپنے وسیع مطالعے کے دوران مؤلف نے بڑے منظم انداز میں ان ناموں کو یادداشت اور کاغذ کی لڑی میں پرو دیا ہے۔

مقامات حیات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگہی اس فرہنگ کی بدولت نئے انداز میں ہمارے حافظے اور یاد کا حصہ بنتی ہے، ان مقامات میں بستیاں بھی ہیں، پہاڑ بھی، وادیاں بھی ہیں، سفرِ ہجرت، سفرِ تجارت اور غزووں کے سفروں کے مقامات بھی ہیں، ان مقامات سے پہاڑوں کے سلسلے میں یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ عربوں کو کسی سلسلۂ کوہ کے مختلف پہاڑوں اور پہاڑیوں کے نام رکھنے کا ذوق تھا، یہ بات ہر زبان کے مزاج میں شامل ہے، مثلاً کوہ ہمالہ کی مختلف چوٹیوں اور پہاڑوں کے نام ایورسٹ، قراقرم، کے ٹو، ہندوکش وغیرہ، لیکن کسی پہاڑ کے نہایت قریبی حصوں کا نام رکھنا عربوں کی ہی خصوصیت تھی، مثلاً جبل احد کے نہایت قریب اس کے ایک حصے کو عرب جبل رماۃ کے نام سے یاد کرتے تھے، سیرت کی کتابوں میں احد کے ایک درے کے طور پر اس کا ذکر کیا جاتا ہے، لیکن نام درج نہیں ہوتا، یہ احد کا وہ حصہ ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیراندازوں کا دستہ متعین کیا تھا، جبل الرماۃ اس درجہ اہمیت رکھتا ہے کہ اس کے یاد کرنے سے عبرت کا ایک باب ہمارے سامنے کھل جاتا ہے، کتنے ہی صحابیوں کی شہادت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پورا نہ کرنے کے نتائج۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے پہاڑوں اور بستوں کے علاوہ کنوؤں کے نام بھی

تاریخ کے دامن میں محفوظ ہیں مثلاً بیئر جاسم یا جاسوم، جو راتج کے نواح میں ایک کنواں تھا، اس کنویں کو یہ عزت حاصل ہوگئی کہ یہاں انسانیت کو سیراب کرنے والے نبی رحمت نے اس کا پانی نوش فرمایا تھا، بعض مقامات کے نام نہایت اہم واقعات کی گم شدہ کڑی کا درجہ رکھتے ہیں، مثلاً آبل الزیت وہ مقام ہے جو شام کے قریب اردن میں واقع ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت اسامہؓ کا لشکر مرتب کیا تھا تو ہدایت کی تھی کہ آبل الزیت کی بستی میں جا کر ٹھہرنا، اس سے اندازہ کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی حدود کو ان کے بھیجنے والے نے کس درجہ وسعت دی تھی اور کن جزئیات پر آپ ﷺ کی نظر تھی۔

فرہنگ سیرت میں فقہی اور دینی اصطلاحات اور الفاظ بھی ہیں، اس کی وجہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ کا تعلق ہے، مثلاً صحابہ کے بعد تابعی اور تبع تابعی کی اصطلاحیں فرہنگ میں شامل کی گئی ہیں، یہ ان صحابہ کرام کے جانشین ہیں، جنہوں نے دنیا کے کتنے ہی ملکوں میں فیضانِ نبوت سے انسانوں کو مستفید کیا ہے، ان اصطلاحات میں رمل اور وحی بھی شامل ہے، ان اصطلاحوں میں خود اور میسرہ کا اندراج بھی آپ پائیں گے، ان میں دنوں کے نام بھی ہیں، مثلاً عروبہ جو جمعہ کا قدیم نام ہے۔

فرہنگ سیرت کو ہم بجا طور پر سیرت و حیات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ایک تاریخی تالیف بھی قرار دے سکتے ہیں، افراد کے ذکر میں ہمیں کہیں اختصار نظر آتا ہے اور کہیں قدرے تفصیل۔ یہ تفصیل تاریخی اہمیت رکھتی ہے مثلاً ابو امیہ بن مغیرہ کا ذکر حجر اسود کے نصب کرنے کے واقعے کی ایک ایسی کڑی کو پیش کرتا ہے، جس سے اس اہم واقعہ قبل از رسالت کی شکل زیادہ واضح ہو جاتی ہے، یہی وہ شخص تھا جس نے مشورہ دیا تھا کہ جو شخص کل صبح سب سے پہلے حرم میں آئے اس کو ثالث بناؤ اور اسی کا فیصلہ تسلیم کرلو، اسی طور پر ابو کرش کے ذکر میں تفصیل موجود ہے، یہ تفصیل بھی غزوۂ بدر کے خدوخال کو اُجاگر کرتی ہے، یہ شخص بدر کے معرکے میں اوپر سے نیچے تک لوہے میں غرق تھا، اور یوں باطل کا اشارہ تھا جو سرد سامان پر بھروسہ کرتا ہے، حضرت زبیرؓ نے نشانہ لے کر اس کی آنکھ میں ایک چھوٹا نیزہ مارا جس سے وہ فوراً مر گیا۔ یہ وار اتنا

سخت تھا کہ اس کی آنکھ سے نیزہ نکالنا مسئلہ بن گیا تھا،

• اس فرہنگ کے چند پہلوؤں کی طرف میں نے اختصار کے ساتھ اشارہ کیا ہے، ورنہ یہ فرہنگ نبی رحمت اور صاحب کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر، حضر، امن و جہاد، دوستوں کی محفل اور ایسی تمام انسانی پہلوؤں کا بھی احاطہ کرتی ہے، اور اپنی تفصیلات کی وجہ سے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانی، مکانی اور تحریری طور پر قریب تر کرتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قربت کتنی اہمت رکھتی ہے، اس کا اندازہ ہر صاحب ایمان کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبولِ عام عطا کرے اور مؤلف کے درجات میں اضافہ فرمائے اور انہیں سیرت کے لٹریچر میں مزید مفید اضافے کرنے کی توفیق دے، جو ہماری زبان کی آبرو میں اضافہ ہوگا۔

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم O

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم. اما بعد

اردو میں سیرت طیبہ کے حوالے سے علمی اور تحقیقی اسلوب اختیار کرنے کی جس روایت کا آغاز علامہ شبلی نعمانیؒ، مولانا سید سلیمان ندویؒ اور مولانا قاضی سلیمان منصور پوری سے ہوا تھا۔ الحمدللہ وہ روایت اب پختہ ہو چکی ہے، اور اردو میں سیرت طیبہ کے حوالے سے شائع ہونے والا مواد اپنی وسعت، تنوع اور معیار کے لحاظ سے دیگر تمام اہم زبانوں کے مقابلے میں کسی اعتبار سے کم تر نہیں۔

سیرت طیبہ کے حوالے سے لکھنے والے حضرات جہاں روایتی عنوانات پر اپنی صلاحیتوں کا اظہار کر رہے ہیں وہیں نئے اسلوب بھی دریافت ہو رہے ہیں اور نئے عنوانات بھی سامنے آ رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ سیرتی ادب کی ثروت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے بہت سی چیزیں ہمارے لئے اہمیت اختیار کر جاتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جن راستوں سے گزرے، جن مقامات پر ٹھہرے، جن شخصیات سے آپ کا واسطہ پڑا، جن لوگوں نے آپ سے عقیدت کا تعلق استوار کیا، جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر کے دنیا و آخرت کے خسران ونقصان کے مستحق ہوئے اور اسی طرح کے دیگر معاملات ہمارے لئے اسی بنا پر اہم ہیں کہ ان کا تعلق آپ ﷺ سے ہے، لیکن سیرت کی روایتی کتب میں ان کا ذکر نہ ملتا ہے، اور نہ ہی ان تمام چیزوں کو اس طرح کی کتب میں ذکر کرنا ممکن ہے،

پھر سیرت میں جن بہت سے مقام، پہاڑ، وادیاں، بستیاں، چشمے، قبائل، مردوں اور خواتین وغیرہ کا تذکرہ ملتا ہے، ان کے تلفظ اور ادائیگی میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے۔ اس لئے سیرت طیبہ کی ڈکشنری ترتیب دینا اور اس کی لغات مرتب کرنا ایک بنیادی ضرورت تھی۔ یہی

ضرورت اس کتاب کی وجہ تالیف ہے۔

جب اس موضوع پر کام کا آغاز کیا گیا تھا اس وقت چار سو، پانچ سو الفاظ کا اندازہ تھا۔لیکن جب کام آگے بڑھا تو پہلے ہی مرحلے میں الفاظ کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ گئی۔ پھر وقفے وقفے سے یہ کام ہوتا رہا اور الفاظ کی تعداد بڑھتے بڑھتے تین ہزار کے قریب ہوگئی، اور یوں ۳۲۸ صفحات کی یہ کتاب آپ کے سامنے ہے، اس کا کچھ حصہ دو قسطوں میں فرہنگ سیرت کے ہی نام سے السیرہ عالمی شمارہ ۸ اور ۹ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

اس فرہنگ میں محدثین، مورخین، سیرت نگاروں، آپ ﷺ کی ازواج و اولاد آپ کے غلام، گھوڑے خچر، ہتھیار، غزوات، سرایا، وفود، قبائل اور ان کے شعوب و بطون، پہاڑ، وادیاں، گھاٹیاں، راستے، اعلام، اماکن، کنویں، چشمے، تالاب، قلعے، بت، ناپ تول کے پیمانے، عرب کے بازار وغیرہ کے بارے میں نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

کسی لفظ کی تشریح کے ضمن میں اگر کسی دیگر مقام یا مقامات کا حوالہ یا ذکر آیا ہے تو اس کو بھی اپنے مقام پر علیحدہ طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً

۱۔ اُثَایَۃ: ذوالحلیفہ کے بعد جحفہ کے راستے میں رویثہ اور عرج کے درمیان ہے۔ یہاں چار اضافی لفظوں ذوالحلیفہ، جحفہ، رویثہ اور عرج کا ذکر ہے۔ ان چاروں لفظوں کو باب الزا، باب الجیم، باب الرا اور باب العین میں علی الترتیب علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ سِنْجَارُ: عراق کا ایک مشہور شہر جو شام کے راستے میں آتا ہے۔ موصل اور سنجار کے درمیان تین دن کی مسافت ہے۔ یہاں موصل کا لفظ اضافی ہے۔ اس کی تشریح باب المیم میں علیحدہ دی گئی ہے۔

۳۔ لِحْیَانُ (بنو): یہ لوگ امج کے مشرق میں عُسفان کی جانب آباد تھے، یہاں امج اور عُسفان تشریح طلب ہیں۔ ان دونوں کی تفصیل باب الہمزہ اور باب العین میں دیکھی جا سکتی ہے۔ علی ھذا القیاس۔

تمام الفاظ پر اعراب لگائے گئے ہیں تاکہ صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنے میں آسانی ہو۔

کتاب میں تیس نقشے دیے گئے ہیں جو غزوات و سرایا، قبائل، وفود، اماکن، مشہور بازاروں، قریش کے تجارتی اسفار، حدود میقات، مسجد نبوی اور عمرۃ الحدیبیہ وغیرہ سے متعلق

ہیں۔ اکثر نقشوں میں جہاں ضروری ہوا تشریح نوٹ بھی دیئے گئے ہیں۔

چند نقشے ڈاکٹر حسن مونس کی کتاب اطلس تاریخ الاسلام اور محمود عصام المیدانی کی الاطلس التاریخی للعالم الاسلامی سے مناسب اور ضروری ترمیم کے بعد اخذ کیے گئے ہیں، جب کہ بعض نقشے دیگر کتب ڈاکٹر حمید اللہ کی الوثائق السیاسیہ، عہد نبوی کے میدان جنگ اور رسول اکرم کی سیاسی زندگی، ڈاکٹر نثار احمد کی مرتب کردہ کتاب نقش سیرت وغیرہ کی مدد سے تیار کیے گئے ہیں۔ ان کتب کی تفصیل کتاب کے آخر میں دی گئی فہرست کتب ماخذ مصادر میں ذکر کر دی گئی ہے، کئی ایک نقشے از سر نو ترتیب دیئے گئے ہیں۔

راقم حضرت ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب مدظلہ العالی اور ڈاکٹر مفتی محمد مظہر بقا صاحب مدظلہ کا دل کی گہرائی سے ممنون ہے کہ انہوں نے ضعف و ناتوانی اور خرابیِ صحت کے باوجود کلمات خیر سے نوازا۔

راقم محترم ڈاکٹر ابوالخیر کشفی صاحب مدظلہ کا بھی تہ دل سے ممنون ہے کہ انہوں نے اپنی گوناگو مصروفیات میں سے وقت نکال کر مسودے کا مطالعہ کیا، نہایت مفید مشوروں سے نوازا اور کتاب کا تفصیلی جائزہ تحریر فرمایا۔

راقم خاص طور سے محترم و مکرم جناب پروفیسر علی محسن صدیقی صاحب کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے علالت طبع کے باوجود نہ صرف پوری کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ فرمایا اور اغلاط کی نشاندہی کی، کمزوریوں سے آگاہ فرمایا اور مفید مشوروں سے نوازا بلکہ کتاب کے لئے موضوع کی مناسبت سے نہایت مناسب اور جامع نام فرہنگ سیرت تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دارین میں بہترین جزا عطا فرمائے اور صحت و توانائی کے ساتھ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

سید فضل الرحمٰن

کراچی

۱۵/صفر ۱۴۲۴ھ/ ۱۸/اپریل ۲۰۰۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿الف۔ ء﴾

آب کوثر: دیکھئے کوثر۔

آبارِ زَاھِرْ: یہ وادیٔ ذی طویٰ کا نیا نام ہے۔

آبِلُ الزَّیت: شام کے قریب اردن میں ایک بستی۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے بعد اور اپنی وفات سے قبل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی امارت میں ایک لشکر بھیجا اور ان کو آبل الزیت پر پہنچ کر قیام کرنے کا حکم دیا۔

آبِلُ السُّوق: شام کے نہایت سرسبز وشاداب مقام، غُوطَة میں ایک بڑی بستی۔

آبِلُ القَمْح: دمشق کے علاقے میں ساحلِ سمندر اور دمشق کے درمیان ایک بڑی بستی۔

آفَاقِيْ: حدودِ میقات سے باہر کسی بھی ملک کا رہنے والا جیسے مدینے کے رہنے والے، پاکستان، ہندوستان، مصر اور شام وغیرہ کے رہنے والے۔

أبَا صَيْفِي بن هَاشِم: ہاشم بن عبد مناف کے بیٹے کا نام۔

أبَانُ: عدنانیوں میں سے کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صَعْصَعَة کا فَخِذ۔

اَبَان بن دَارِم: عدنانیوں میں قبیلہ تمیم کے مالک بن حَنظَلَہ کا فخذ۔

اَبَان بن عثمان: عدنانیوں کے قریش میں سے بنی امیہ کا ایک بطن۔

ابراھیم: یہ آپ ﷺ کی آخری اولاد ہیں۔ یہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ۸ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۰ھ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

الابْرَق: ابن اعرابی کہتے ہیں کہ یہ رمل سے ملا ہوا ایک پہاڑ ہے۔

اَبْـرَقُ العزّاف: بنی اسد بن خزیمہ بن مدرکہ کا مشہور کنواں جو بصرہ سے مدینے جانے والوں کے راستے میں آتا ہے۔ اس کے بطن نخل آتا ہے، پھر الطرف آتا ہے، پھر مدینہ۔

الابْرَقَان: اَبْرَق کا تثنیہ ہے۔

اَبْرَھَہ بن الصَّباح: حبشہ کا ایک سردار۔

اَبْرِیْنُ: بحرین میں احساء کے برابر میں بنی سعد کی ایک بستی جہاں کثرت سے کھجور کے درخت اور میٹھے پانی کے چشمے تھے۔

اَلابْطَح: وادی جب پہاڑی خطہ میں ہو تو اس کو اَبْطح یا بَطحاء کہتے ہیں جیسے ابطح مکہ یا بطحاء مکہ یعنی وہ وادی جس میں مکہ شہر واقع ہے۔ حدیث اور سیرت میں اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے مکہ میں داخلے کے ضمن میں آتا ہے کہ آپ ہجرت مدینہ کے بعد تین مرتبہ یہاں سے مکے میں داخل ہوئے۔ پہلی مرتبہ ۷ ہجری میں عمرۃ القضا کے موقع پر، پھر ۸ ہجری میں فتح مکہ کے دن اور ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے موقع پر۔

اُبْلی: مدینے سے مکہ کے راستے میں عُرَیْفطان نامی وادی کے مقابل ایک پہاڑ ہے۔ یہیں بئر معونہ نامی مشہور کنواں ہے۔ یہ بنی سلیم کا علاقہ تھا اور اَرْحَضِیَۃ اور قَـرّان کے مابین واقع تھا۔

ابن حِبَان: دیکھیے حبان۔

ابن حَجَر: دیکھیے عسقلانی۔

ابن خَلْدُوْن: دیکھیے خلدون۔

ابن دِحْيَةُ بن خليفه بن فَرْوَةُ كَلْبِيُ: دیکھئے دِحْيَةُ كَلْبِيُ.

ابن دُغْنَه: دیکھئے دغنہ۔

ابن الذَّبِيْحَيْن: دیکھئے الذَّبِيْحَيْن.

ابن زَغْبَاءُ: دیکھئے زغباء۔

ابن زُنَيْم: دیکھئے زُنَيْم

ابن سَعْد: دیکھئے سعد۔

ابن صُوْرِيَا: دیکھئے صوریا۔

ابن قُتَيْبَه: دیکھئے قُتَيْبَه۔

ابن قَمِئَةُ: دیکھئے قَمِئَة

ابن قَيِّم: دیکھئے قیم۔

ابن كثير: دیکھئے کثیر۔

ابن ماجه: دیکھئے ماجہ۔

ابن هِشَام: دیکھئے ہشام۔

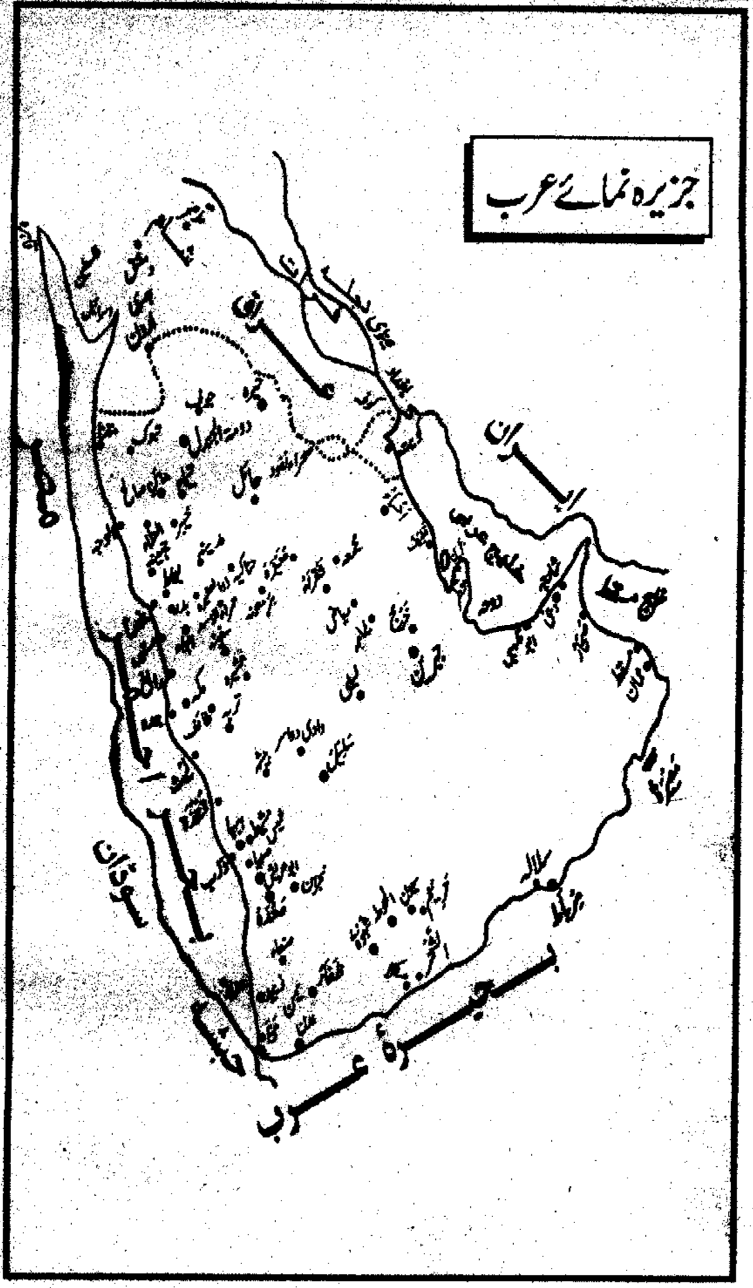
ابن اَثِيْر: دیکھئے اثیر۔

ابن اسحاق: دیکھئے اسحاق۔

اُبْنیٰ: شام کے علاقے میں بلقاء کی جانب سرزمینِ شَرَاۃُ کی ایک جگہ کا نام۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابنیٰ پر حملے کے لئے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو امیرِ لشکر بنا کر شام کی طرف بھیجا تھا۔ نصر کہتے ہیں کہ مؤتہ میں بھی اس نام کی ایک بستی ہے۔

اَبْوَاءُ: مکے اور مدینے کے درمیان جحفہ سے ۲۳ میل کے فاصلے پر فرع کے علاقے میں ایک مقام کا نام جہاں آپ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ کا انتقال ہوا اور وہ وہیں دفن ہوئیں۔

اَبْوَاء (غزوہ): اس کو غزوۂ وَدَّان بھی کہتے ہیں۔ ابواء اور ودان دو علیحدہ علیحدہ بستیوں کے نام


جزیرہ نمائے عرب
ایران
سوڈان
بحیرۂ عرب

ہے جن کی طرف یہ غزوہ منسوب ہے۔ یہ سب سے پہلا غزوہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۶۰ مہاجرین کو لے کر ۱۲ صفر ۲ ہجری کو مدینے سے نکلے۔ آپ قریش کے ایک تجارتی قافلے کے تعاقب میں نکلے تھے جو شام سے مکے جا رہا تھا۔ قافلہ نکل چکا تھا اس لئے لڑائی کی نوبت نہیں آئی البتہ آپ نے بنوضمرہ کو صلح نامہ لکھ کر دیا۔

ابو بَصِیر عُتبہ بن اَسَد ثَقفِیْ: دیکھئے بصیر۔

ابو تُرَابُ: دیکھئے تراب (ابو)۔

ابو جَنْدَلْ بن سُہَیل بن عَمْرو: دیکھئے جندل۔

ابو جَھل: دیکھئے جہل۔

ابو الحرِث: دیکھئے الحرث۔

ابو الُحَیْسَرُ انس بن رافع: دیکھئے الحیسر۔

ابو داؤد: دیکھئے داؤد۔

ابو داؤد طیالسی: دیکھئے طیالسی۔

ابو رَافِعْ: دیکھئے رافع۔

ابو رِغَالْ: دیکھئے رِغال۔

ابو رُھْمْ: دیکھئے رُھم۔

ابو سفیان بن حرب (سریه): دیکھئے سفیان (ابو) بن حرب (سریہ)۔

ابو سلمه بن عبد الاسد (سریه): دیکھئے سلمہ (ابو) بن عبدالاسد (سریہ)۔

ابو سِنَانْ اَسَدِیْ: دیکھئے سنان اسدی (ابو)۔

ابو طالب بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے لڑکے کا نام۔

ابو طَلحه: دیکھئے طلحہ۔

ابو عامر راھب: دیکھئے عامر راہب۔

ابو عزة عمرو بن عبد الله الجمحي: دیکھئے عزۃ (ابو) عمرو بن عبداللہ۔

ابو فُکَیْھَہ: دیکھیے فکیہہ۔

ابو القاسم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت۔ یہ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت قاسم کے نام پر تھی۔

ابو قُبَیْس: دیکھیے قبیس۔

ابو قتادہ بن ربعی الانصاری (سریہ ۱): دیکھیے قتادہ (ابو) بن ربعی الانصاری (سریہ ۱)

ابو قتادہ بن ربعی الانصاری (سریہ ۲): دیکھیے قتادہ (ابو) بن ربعی الانصاری (سریہ ۲)

ابو قُحَافَۃ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کی کنیت۔ فتح مکے کے موقع پر اسلام لائے۔

ابو کَبْشَہ: دیکھیے کبشہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کی کنیت۔ اس کا نام سُلَیم تھا اور ۱۳ ہجری میں انتقال ہوا۔

ابو کَرَش: دیکھیے کرش۔

ابو لَھَبْ: دیکھیے لہب۔

ابو مَحْذُوْرَۃ: دیکھیے محذورہ۔

ابو مَرْثَد الغنوِیْ: سریۂ حمزہ میں یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ماتحت علم بردار تھے۔ بدری صحابی ہیں۔

ابو مُوَیْھِبَۃ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کا نام۔

ابو نَائِلَۃ: یہ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ محمد بن مسلمہ جب کعب کو قتل کرنے گئے تھے تو ابونَائِلَۃ ان کے ساتھ تھے۔

ابو الوَلِیْد: دیکھیے الولید۔

ابو الْھَیْثَم بن التَّیِّھَان: دیکھیے الْھَیْثَم بن التَّیِّھَان۔

ابو اُمَیَّۃ بن مُغِیْرَۃ: دیکھیے اُمیہ بن مغیرہ۔

ابو ایوب انصاری: دیکھیے ایوب انصاری۔

اَبْوَی: ان دو بستیوں کا نام جو بصرہ سے مکے کے راستے پر ہیں اور طسم وجدیس کی طرف

منسوب ہیں۔

اَبَوَی: شام میں ایک پہاڑ یا ایک جگہ کا نام۔

ابو یُسْر: دیکھئے یسر (ابو)۔

ابی عَفَک: دیکھئے عفک۔

اَثَایَۃ: ذُوالْحُلَیْفَۃ کے بعد جحفہ کے راستے میں رُوَیْثَۃ اور عَرْج کے درمیان ہے۔ محلی میں تحریر ہے کہ یہ جُحْفَہ کے راستے میں مدینے سے ۷۷ میل کے فاصلے پر ہے اور معجم البلدان میں ۲۵ فرسخ (۷۵ میل) کا فاصلہ مذکور ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر مدینے سے روانہ ہو کر یہ آپ ﷺ کی تیسری منزل تھی۔

الاَثْبِرَۃُ: یہ ثبیر کی جمع ہے۔ جیسے جریب کی جمع اَجْرِبَہ ہے۔ مکہ میں بہت سے پہاڑ ہیں جن میں سے ہر ایک کو ثبیر کہا جاتا ہے۔

اَثْل: یہ درخت ہے جو طرفاء کے مشابہ ہوتا ہے مگر اس سے بڑا ہوتا ہے۔ اردو میں طرفاء کو جھاؤ کہتے ہیں، جو جھاڑی نما ہوتا ہے۔

اَثِیــر (ابن): عزالدین ابوالحسن علی بن محمد المعروف ابن اثیر الجزری۔ ولادت ۴ جمادی الاولیٰ ۵۵۵ ہجری، وفات ۶۳۰ ہجری، عمر ۷۵ سال۔ ان کی دو کتابیں مشہور ہیں۔ ۱۔ الکامل فی التاریخ۔ یہ بارہ جلدوں میں ہے اور اس میں ۶۲۶ ہجری تک کے واقعات ہیں۔ ۲۔ اسد الغابہ۔ اس میں ساڑھے سات ہزار صحابہ کرام کا حروف تہجی کی ترتیب سے تذکرہ ہے۔

الاَثِیل: تہامہ میں بلادِ ہذیل میں ایک جگہ۔

الاُثَیل: بدر اور وادی الصفراء کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔

اَجْدَالُ یا اَجْدَالُ (ذَاتُ): مضیق الصفراء کے قریب ایک جگہ۔ بدر جاتے ہوئے ۵ برید پر ایک جگہ۔ مدینے اور بدر کے درمیان ۷ برد کی مسافت ہے۔ غزوۂ بدر میں اس کا ذکر آتا ہے۔ حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی تدفین بھی ذات اجدال میں ہوئی۔

اَجْرَادُ: مدینے اور شام کے درمیان جُهَيْنَة کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام۔ اَجْرَدْ

ایسی زمین کو بھی کہتے ہیں جس میں کوئی چیز نہ اُگتی ہو۔

اَجْیَادْ: ابوالقاسم خوارزمی کہتے ہیں کہ مکے میں صفا پہاڑی سے متصل ایک مقام کا نام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں۔

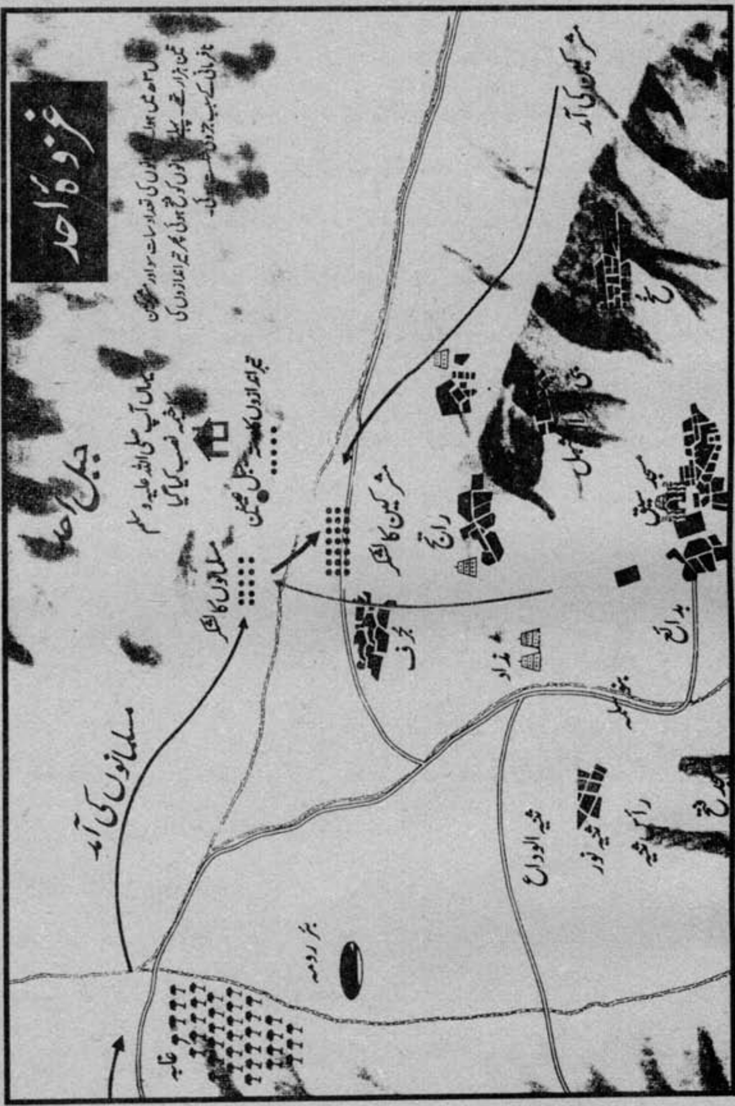
اَلْاَجْیَاذَان: یہ اجیاد کا تثنیہ ہے۔ اور مکے کے دو محلے ہیں۔ ایک کو اجیاد الکبیر کہتے ہیں اور دوسرے کو اجیاد الصغیر۔

اَحْبَارْ: یہود کے مذہبی پیشوا۔ واحد حبر۔

الاَحْبَشْ: ابن ہشام کہتے ہیں کہ یہ اسفل مکہ میں ایک وادی کا نام ہے۔

اُحُدْ: مدینہ منورہ کا ایک پہاڑ جہاں ۳ ہجری میں غزوۂ احد ہوا۔ یہ مشرق سے مغرب کی سمت میں ۶ کلومیٹر طویل ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ۹ یا ۱۰ کلومیٹر طویل ہے۔ دور سے دیکھنے میں یہ کئی پہاڑوں کا مجموعہ لگتا ہے۔ مدینے اور احد کے درمیان تین یا چار میل کا فاصلہ ہے۔ اسی پہاڑ کے دامن میں وادیٔ قناۃ ہے۔

اُحُدْ (غزوہ): یہ غزوہ احد پہاڑ کے دامن میں شوال ۳ ہجری میں ہوا۔ ابتدا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہزار افراد تھے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے تین سو آدمیوں کو لے کر راستے ہی سے لوٹ گیا۔ اس طرح آپ ﷺ کے ساتھ صرف سات سو آدمی رہ گئے جب کہ مشرکین کی تعداد تین ہزار تھی۔ ان کے پاس ۷۰۰ زرہ پوش جوان، ۲۰۰ گھوڑے اور ۳۰۰۰ اونٹ تھے۔ جنگ شروع ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچاس تیر اندازوں کا ایک دستہ ایک پہاڑی درّے پر متعین فرمایا تھا اور ان کو کسی قیمت پر درّہ نہ چھوڑنے کی تاکید فرمائی تھی۔ جنگ میں پہلے مسلمانوں کو فتح ہوئی جسے دیکھ کر تیر انداز دستے نے درّے کو چھوڑ دیا اور مال غنیمت جمع کرنے میں لگ گئے۔ چنانچہ کفار کے ایک دستے نے اس درّے کو خالی دیکھ کر مسلمانوں پر پیچھے سے حملہ کر دیا جس سے ان میں بھگدڑ مچ گئی۔ بہت سے مسلمان شہید ہو گئے اور مسلمانوں کو جزوی طور پر شکست ہوئی۔


غزوۂ احد
جبل احد
مسلمانوں کی آمد
مشرکین کی آمد
مسلمانوں کا لشکر
مشرکین کا لشکر

اِحْرَام: حاجی جب دو سفید چادریں پہن کر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اس کا احرام بندھ جاتا ہے اور اس پر شرعی احکام کے مطابق بعض حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ مثلاً خوشبو لگانا، سلا ہوا کپڑا پہننا، ناخن کاٹنا وغیرہ۔

اَحْزَابْ (غزوہ): احزاب حزب کی جمع ہے۔ حزب جماعت یا گروہ کو کہتے ہیں۔ اس غزوے میں کفار کی مختلف جماعتیں متحد ہو کر مدینے پر حملہ آور ہوئی تھیں اس لئے قرآن کریم نے اس کو غزوۂ احزاب کا نام دیا ہے۔ اس غزوے میں دشمن کے راستے میں خندق کھودی گئی تھی۔ اس لئے اس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں۔ خندق کی لمبائی ساڑھے تین میل تھی جو چھ روز میں مکمل ہوئی۔ خندق کی گہرائی اور چوڑائی کی صحیح مقدار کسی روایت میں مذکور نہیں۔ یہ غزوۂ شوال یا ذیقعدہ ۵ ہجری میں ہوا۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار تھی اور مشرکین کی تعداد ۱۰ یا ۱۲ یا ۱۵ ہزار تھی۔ محاصرہ ۳ ہفتے سے زیادہ عرصے تک رہا۔ آخر مشرکین بغیر لڑے بھاگ نکلے۔

اَحْسَاء: اس پانی کو کہتے ہیں جو ریتیلی زمین سے پھوٹتا ہے۔

الاَحْسَاءُ: بحرین کا ایک مشہور و معروف شہر جسے ابو طاہر سلیمان بن ابی سعید الجنّابی القرمطی نے آباد کیا تھا۔

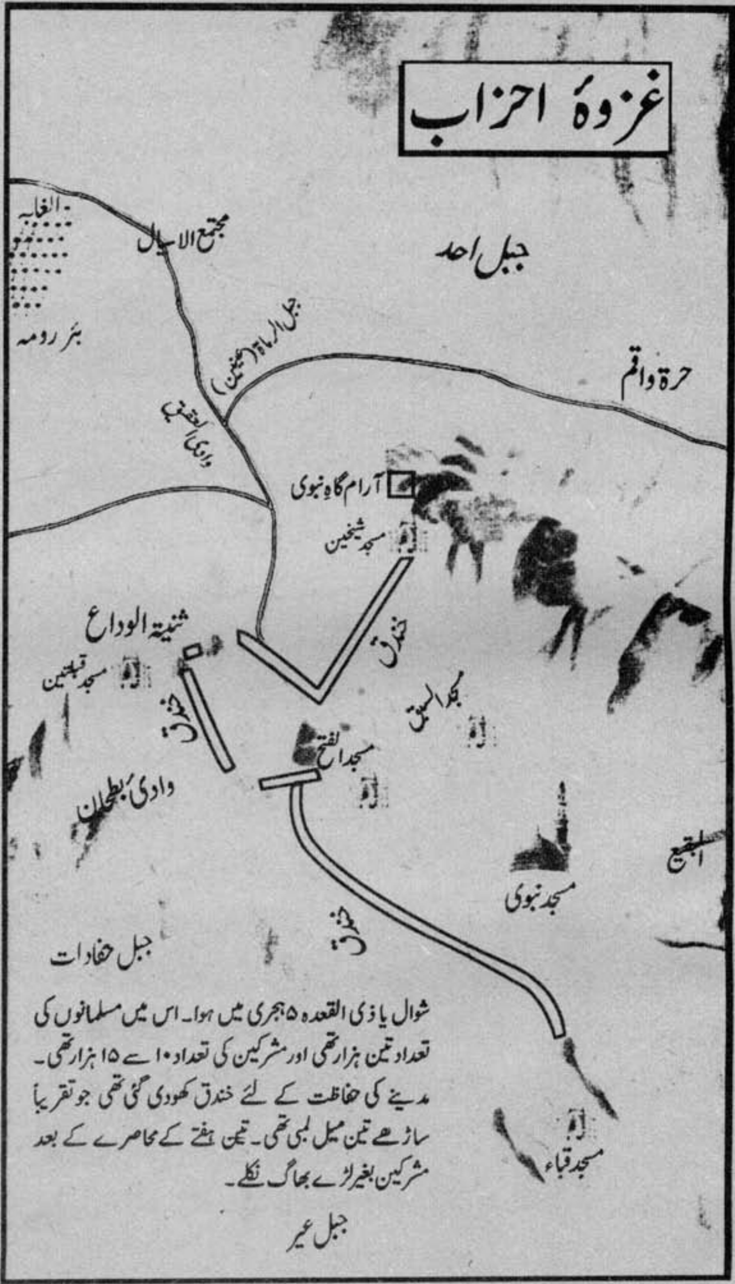
الاَحْسِيَةُ: یمن کا ایک مقام۔ یہ جمع الجمع ہے یعنی یہ حساء کی جمع ہے جس کے معنی قلیل پانی کے ہیں۔ اور حساء، حِسْیٌ کی جمع ہے۔

اَحْقَاف: یمن کا ایک علاقہ۔

اَحْمد ابن حَنْبَلْ: دیکھئے حَنْبَلْ۔

اَحْمَسْ کا وفد: قیس بن غرْبَۃ الاَحْمَسِیّ نے اپنے ۲۵۰ ساتھیوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو بھی حسب دستور زاد راہ دیکر رخصت فرمایا۔

اَحْیَاءُ: یہ حَیٌّ کی جمع ہے۔ ثنیۃ المرۃ کے نشیب میں ایک چشمہ بطن رابغ میں بھی اسی نام کا



شوال یا ذی القعدہ ۵ ہجری میں ہوا۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار تھی اور مشرکین کی تعداد ۱۰ سے ۱۵ ہزار تھی۔ مدینے کی حفاظت کے لئے خندق کھودی گئی تھی جو تقریباً ساڑھے تین میل لمبی تھی۔ تین ہفتے کے محاصرے کے بعد مشرکین بغیر لڑے بھاگ نکلے۔

ایک چشمہ ہے اور رابغ جحفہ سے دس میل پر ہے۔

اَخْرَمُ بن ابی العَوجاءُ: ایک صحابی کا نام ہے جن کی سربراہی میں سَرِیَّۃُ اَخرَمْ نجد کے علاقے میں بنو کِلابْ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

اَخشَبَیْن: یہ لفظ مکہ کے دو مشہور پہاڑوں ابوقُبَیس اور قُعَیقِعانْ پر بولا جاتا ہے۔ یہ دونوں پہاڑ علی الترتیب حرم کے مشرق اور مغرب میں آمنے سامنے واقع ہیں۔ اس وقت مکہ کی عام آبادی ان ہی دو پہاڑوں کے درمیان میں تھی۔

الاَخْضَرُ: تبوک اور وادی القریٰ کے درمیان تبوک کے نزدیک ایک منزل ہے رسول اللہ ﷺ نے تبوک جاتے ہوئے یہاں قیام فرمایا تھا۔ یہاں ایک مسجد بھی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھی تھی۔ بکری کہتے ہیں کہ تبوک سے چار مرحلوں پر ایک مقام ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ تبوک کے علاقے میں ایک وادی ہے جہاں اسی نام کی بستی ہے۔

اَخْنَسْ بن شُرَیْق: مکہ کے ایک مشرک سردار کا نام۔ طائف سے واپسی پر آپ ﷺ نے پناہ کے لئے اس کو پیغام بھیجا تھا مگر اس نے یہ کہہ کر معذرت کر لی تھی کہ وہ قریش کا حلیف ہے اس لئے پناہ دینے کا اسے حق نہیں ہے۔

اُدّ بن طَابِخہ: عدنانیوں میں سے طابخہ بن الیاس بن مضر کا ایک بطن۔

اُدَدْ: قحطانیوں میں سے کہلان کا ایک بطن۔

اَذَاخِرُ: مکہ کے قریب ایک مقام۔ اس کو ثنیۃ اذاخر بھی کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مکہ میں ایک ثنیۃ العلیا ہے اور دوسری ثنیۃ السفلیٰ ہے اور ثنیۃ العلیا کو اذاخر کہتے ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ اَذَاخِر سے داخل ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے مکہ کے بالائی علاقے میں قیام فرمایا اور وہاں آپ ﷺ کے لئے ایک قبہ بھی بنایا گیا۔

اِذْخِر: ایک خوشبودار گھاس۔

اَذْرُحْ: ایک شہر کا نام جو شام کے اطراف اور بلقاء کے نواح میں تھا۔ فلسطین سے پہلے شام

کے نواح میں الشَّرَاۃ کے قریب ایک شہر کا نام۔ عمان میں ارض حجاز سے ملحقہ علاقے میں بھی ایک شہر تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دُوْمَۃُ الْجَنْدَلْ کے پاس تھا۔ غزوہ تبوک میں اس کا ذکر آتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تبوک پہنچ گئے تو اہل جَــرْبَــاء اور اذرح نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر صلح کر لی اور جزیہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے معاہدہ تحریر فرمایا۔

اِرَاشْ: قحطانیوں میں سے کہلان کا ایک بطن۔

اِرَاشِیْ: قبیلہ خثعم کی ایک شاخ اِرَاشَۃ کی طرف منسوب ایک شخص۔ ایک بار ابوجہل نے اراشی نامی شخص سے کچھ اونٹ خریدے اور اس کو قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے قریش کی مجلس میں آ کر کہا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو ابوجہل سے میرا حق دلا دے کیونکہ میں غریب مسافر ہوں۔ قریش نے تمسخر کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان کے پاس جاؤ وہی تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ اراشی کی بات سن کر اس کے ساتھ ابوجہل کے گھر کی طرف چل دیئے۔ ابوجہل آپ کی آواز سن کر باہر نکلا تو اس کا رنگ فق تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو کہا کہ اس غریب کا حق ادا کر دو۔ ابو جہل نے فوراً اس کا حق ادا کر دیا۔ پھر اراشی نے قریش کے پاس آ کر کہا کہ اللہ ان کو جزائے خیر دے، انہوں نے میرا حق دلا دیا۔ بعد میں قریش کے استفسار پر ابوجہل نے کہا خدا کی قسم جب انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور میں نے ان کی آواز سنی تو مجھ پر رعب طاری ہو گیا۔ پھر میں نے باہر نکل کر دیکھا کہ میرے سر پر ایک نر اونٹ کھڑا ہے۔ اس جیسا اونٹ میں نے آج تک نہیں دیکھا تھا۔ اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے کھا جاتا۔

اَرْبَدْ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم کا نام۔

الاَرْحَضِیَّۃُ: مکہ اور مدینہ کے درمیان بئر معونہ اور انثی کے قریب ایک جگہ۔

اَرْقَمْ (دَارْ): یہ حضرت عبداللہ بن الارقم مَخزومیؓ کا گھر تھا اور کوہ صفا کے دامن میں حرم سے متصل تھا۔ علانیہ تبلیغ اسلام سے پہلے مسلمان یہاں جمع ہوتے تھے اور چھپ کر عبادت

کرتے تھے۔ خفیہ تبلیغ اور عبادت کا یہ سلسلہ تین برس تک جاری رہا۔ اس کے بعد علانیہ تبلیغ کا حکم نازل ہوا۔ بعد میں اسے منصور خلیفہ عباس نے چھین لیا اور اس کی بہو خیزران کے نام پر دَارُ الخَیزُرَان کہا جانے لگا۔

اِرَمْ: عادؔ ایک شخص کا نام تھا جس کی طرف قوم عادؔ منسوب ہے۔ اس کے اجداد میں ایک شخص کا نام "اِرَمْ" تھا۔ قوم ارم اسی کی طرف منسوب ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ قوم عادؔ میں جو شاہی خاندان تھا اسے ارم کہتے تھے۔ واللہ اعلم۔

اَرْمِیَاءُ: بخت نصر کے زمانے میں پیغمبر تھے۔

اُرْوٰی: عبدالمطلب کی لڑکی کا نام۔ یہ مکے میں اسلام لائیں اور مدینے ہجرت کی۔ عبدالمطلب کی نواسی اور حضرت عثمانؓ کی ماں کا نام بھی اُروئی تھا۔

اِرْیَاطْ: حبشہ کا ایک سردار۔

اُرَیْش بن اِرَاش: قحطانیوں میں سے لَخْم کا ایک بطن۔

الاَزْدُ: عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ جو قحطان کے الازد بن الغوث بن نبت بن مالک بن کہلان کی طرف منسوب ہے۔ یہ لوگ السراۃ میں رہتے تھے۔

اَزْد شَنُوئَۃ: ان کی نسبت کعب بن الحارث بن کعب بن عبداللہ بن مالک بن نصر بن الازد کی طرف ہے۔ یہ لوگ جبل السراۃ میں رہتے تھے۔

اَزْد شَنُوئَۃ کا وفد: اس وفد میں ۱۰ یا ۱۹ آدمی تھے ان کا سردار صُرَد بن عبداللہ الازدی تھا۔ یہ لوگ اسلام کی دولت سے مشرف ہو کر ۱۰ روز تک آپ ﷺ کی خدمت میں رہے پھر واپس چلے گئے۔

اَزْد غَسَّان: یہ لوگ بلادِ شام میں رہتے تھے۔

اَزْد عُمَان: یہ لوگ عمان میں رہتے تھے۔

اَزْد عُمَان کا وفد: اہل عمان کے اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف العَلاءَ بن الحَضْرَمِیُّ کو احکام اِسلام کی تعلیم اور صدقات کی وصولی کے لئے

بھیجا۔ پھر ان کا ایک وفد آیا جس میں اسد بن ہُبَیرَخ الطَّاحِیُّ بھی تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو دعوت اسلام دی اور وہ سب مسلمان ہو گئے۔

اَزْلَامْ: فال کے لئے مخصوص تیروں کو اَزْلَامْ کہتے ہیں۔ ان تیروں کے پَر نہیں ہوتے۔ یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اس کا واحد زُلَمْ ہے۔

اَسَاطِیْنِ رحمت: قدیم مسجد نبوی ﷺ میں روضہ جنت (ریاض الجنۃ) کے اندر ۸ ستون ہیں۔ ان کو اساطین رحمت کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ نماز و دعا کے ساتھ ان سے برکت حاصل کرنا ماثور ہے۔

اِسَاف: ایک بت کا نام جو حرمِ کعبہ میں قربان گاہ کے قریب نصب تھا۔

اُسَامَۃُ بن زید (سریہ): یہ آخری سریہ تھا جو ابنیٰ کی جانب روانہ فرمایا گیا۔ یکم ربیع الاول ۱۱ھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے حضرت اسامہ کے لئے جھنڈا تیار فرمایا اور انہیں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت سعد بن وقاص، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم جیسے اکابر مہاجرین و انصار کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ ابنیٰ روانہ فرمایا۔ لشکر نے مقامِ جرف میں جو جبل احد کے پیچھے ہے قیام کیا۔ جب اِن لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی شدت کا پتہ چلا تو حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم اور کچھ دوسرے لوگ مدینے واپس آ گئے۔ ۱۲ ربیع الاول کو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جہاد کے لئے جرف روانہ ہونے والے تھے کہ اچانک آپ ﷺ کی رحلت کی اطلاع آ گئی۔ اس لئے سب لوگ مدینے واپس آ گئے۔

اَسْبَذ: اس کی جمع اَسَابِذَۃٌ ہے۔ بحرین میں ایک بستی، جہاں تمیم کے بنی عبداللہ بن دارم کے لوگ رہتے تھے۔ انہیں میں سے المنذر بن ساوی العبدی صاحب ھَجَرْ بھی تھے۔ جن کو رسول اللہ ﷺ نے ایک خط لکھا تھا۔ آپ کا خط المنذر بن ساوی کو العلا بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے پہنچایا تھا۔ اس خط کی اصل محفوظ ہے۔ اور اس کا عکس بعض کتابوں اور

رسالوں میں شائع ہو چکا ہے۔

اِسْتَار: وزن کا ایک پیمانہ جو درہم کے حساب سے ایک تولہ آٹھ ماشے اور تقریباً چار رتی کے برابر ہوتا ہے۔ اور مثقال کے حساب سے ایک تولہ آٹھ ماشے دو رتی کے برابر ہوتا ہے۔

اِسْتِلَام: حجر اسود کو بوسہ دینا۔ یعنی دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے کناروں پر رکھ کر حجر اسود کو اپنے منہ سے آہستہ سے چومنا یا ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چومنا یا ہاتھوں کو حجر اسود کی طرف کر کے ہاتھوں کو چومنا۔ رکن یمانی کے استلام میں رکن یمانی کو صرف ہاتھ لگانا۔

اِسحاق (ابن): ابو عبداللہ محمد بن اسحاق۔ ولادت مدینہ منورہ ۸۵ ہجری۔ وفات بغداد ۱۵۰ ہجری، عمر ۶۵ سال یہ اولین سیرت نگاروں میں سے ہیں۔ ان کی کتاب سیرت ابن اسحاق ایک زمانے تک دستیاب نہیں تھی۔ لیکن اب اس کے کچھ حصے کتابی شکل میں دستیاب ہیں۔ امام شافعی کہتے ہیں جو شخص غزوات کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہے وہ ابن اسحاق سے رجوع کرے۔

اَسَد: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہویں پشت میں فہر بن مالک کے لڑکے کا نام۔

اَسَد بن خُزَیْمَه: عدنانیوں کا ایک بڑا قبیلہ۔ یہ لوگ نجد کے علاقے میں رہتے تھے۔

اَسَد بن خُزَیْمَه کا وفد: ۱۰ افراد پر مشتمل یہ وفد ۹ ہجری کے شروع میں آیا تھا۔ اس میں حضرمی بن عامر، ضرار بن الاَزْوَر، وَابِصَةُ بن معبد، طُلَیْحَةُ بن خُوَیْلَد، قتادۃ بن القائف، سلمہ بن حُبَیْش بھی تھے۔ انہوں نے بڑے فخر سے اور احسان جتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اپنا کوئی نمائندہ ہماری طرف نہیں بھیجا۔ ہم خود اسلام لانے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ بات ناگوار گذری اور الحجرات کی آیت ۱۷ نازل ہوئی۔

اَسَد بن عبد العُزّٰی: قریش کا ایک قبیلہ۔

اَسَد بن مُرّ: قحطانیوں میں سے مذحج کا ایک بطن۔

اَسَد بن مَنَاة: قحطانیوں میں سے مذحج کا ایک بطن۔

اَسَد بن وَبَرَة: قحطانیوں میں سے قضاعہ کا ایک بطن۔

اَسَد بن هاشم: ہاشم بن عبد مناف کے بیٹے کا نام۔

اُسد: خُزَیْمَۃُ بن مُدْرِکَۃُ کے لڑکے کا نام جو ایک عرب قبیلے کا پدرِ اول ہے۔

اُسدَہ: خُزَیْمَۃُ بن مُدْرِکَۃُ کے لڑکے کا نام جو ایک عرب قبلہ کا پدرِ اول ہے۔

اِسْرَاءُ: رات میں سفر کرنا۔ شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک براق پر سفر کیا۔ اس سفر کو اسراء کہتے ہیں۔

اُسْطُوَانَہ: ستون۔ چوپائے کے ہاتھ پاؤں۔ جمع اَسَاطِیْن۔

اُسْطُوَانَۃُ توبہ: اس کو اُسْطُوَانَۃُ ابی لبابہ بھی کہتے ہیں۔ غزوۂ بنی قریظہ کے موقع پر بتقاضائے بشریت ان سے ایک خطا سرزد ہوگئی تھی جس کا ذکر سورۂ انفال کی آیت ۲۷ میں ہے۔ پھر توبہ قبول ہونے کے بارے میں سورۂ توبہ کی آیت ۱۰۲ نازل ہوئی۔ واقعہ یہ ہے کہ خطا سرزد ہونے کے بعد حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ لیا تھا اور کہا تھا کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود نہیں کھولیں گے، اسی طرح بندھا رہوں گا۔ ۵۰ روز کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ان کو کھولا۔ یہ ستون منبر سے چوتھا اور قبرِ منورہ سے دوسرا ہے۔

اُسْطُوَانَۃ تہجد: اس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور یہ جگہ بیت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے تھی۔ یہ جگہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے کی مسجد اور خلفائے راشدین کی مسجد سے خارج تھی۔ ولید بن عبد الملک کے زمانے میں مسجد میں شامل کی گئی۔ اب اس جگہ ستون کی بجائے ایک محراب ہے جس کو محراب تہجد کہتے ہیں۔

اُسْطُوَانَۃ حنّانہ: یہ ستون کھجور کے تنے کے اس ستون کی جگہ پر ہے جس کے پاس کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے۔ ۲ ہجری میں منبر بننے کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ پڑھا تو کھجور کا وہ تنا زور زور سے رونے لگا تھا۔

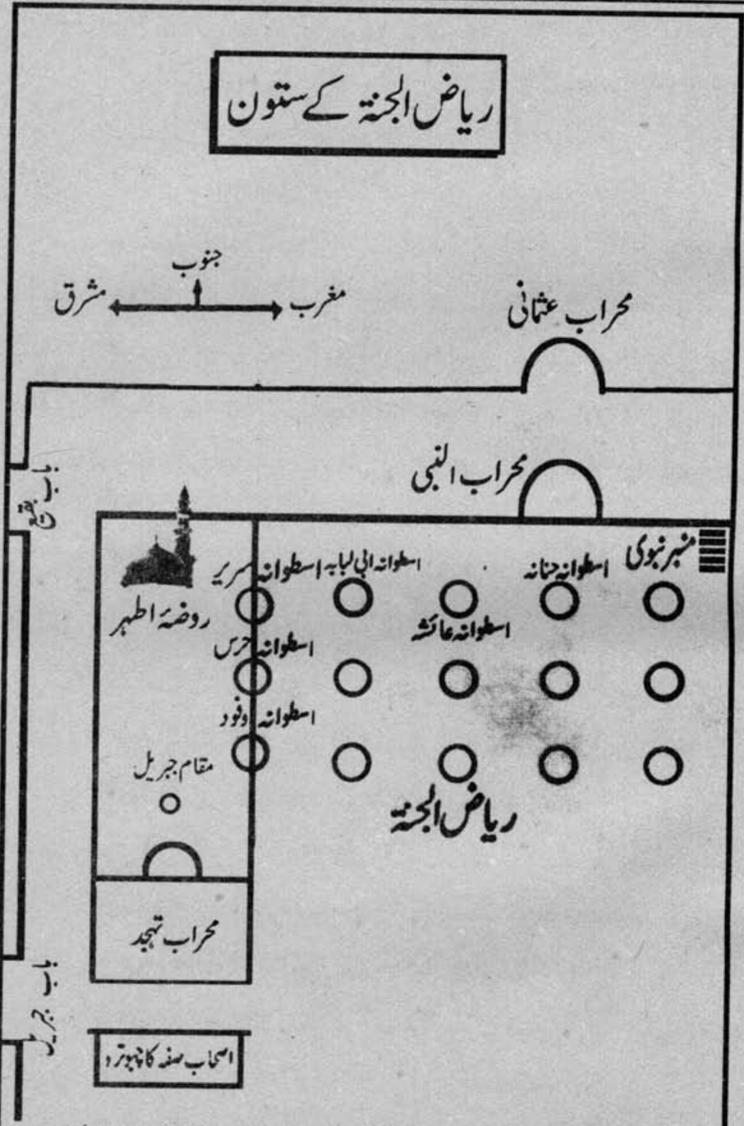
آپ ﷺ نے بچے کی طرح اس کو اپنے جسم اطہر سے لگایا تو وہ سسکیاں لیتا ہوا چپ ہوگیا تھا۔ پھر اس کو اسی جگہ دفن کر دیا گیا تھا۔ اس کی جگہ جو پختہ ستون تعمیر کیا گیا وہ اُسطُوَانَہ حنانہ کہلاتا ہے۔ یہ محراب نبوی کی دائیں جانب ہے۔

اُسطُوَانَہ سَرِیر: یہ ستون اُسطُوَانَہ توبہ سے مشرق کی طرف حجرۂ مبارک کی جالی سے متصل ہے۔ رات کو آرام کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بسترِ مبارک یہاں بچھا دیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے یہاں اعتکاف بھی فرمایا تھا۔

اُسطُوَانَہ عَائشہ: اس کو اُسطُوَانَہ قرعہ بھی کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو جائیں تو آپس میں ترجیح کے لئے انہیں قرعہ اندازی کی نوبت پیش آئے۔ صحابہ کرام اس جگہ کو معلوم کرنے کی جستجو میں رہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ جگہ بتائی۔ اسی بنا پر اس جگہ جو ستون بنا ہوا ہے وہ حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب ہے۔ یہ ستون منبر سے مشرق کی جانب تیسرا ہے اور قبرِ منورہ سے بھی تیسرا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ تحویل قبلہ کے بعد آپ ﷺ نے ۱۰ ماہ اور چند روز اس جگہ نماز پڑھائی۔ اس کے بعد (امام کے لئے) محراب نبوی کی جگہ مقرر فرمائی۔

اُسطُوَانَہ علی: اس کو اُسطُوَانَہ حرس بھی کہتے ہیں۔ یہ اُسطُوَانَہ سریر کے پیچھے شمال کی طرف روضہ مبارک کی جالی سے ملا ہوا ہے۔ جب آپ گھر میں تشریف لے جاتے تو کوئی صحابی، خاص طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ پہرا دینے کی غرض سے یہاں آکر بیٹھ جاتے تھے۔ یہ جگہ اس کھڑکی کے مقابل تھی جس سے آپ مسجد کی طرف نکلتے تھے۔

اُسطُوَانَہ مُرَبعَةُ القبر: اس کو اُسطُوَانَہ جبرئیل بھی کہتے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام جب وحی لے کر حضرتِ وحیہ کلبی صحابی کی صورت میں تشریف لاتے تو اکثر اسی جگہ بیٹھے نظر آتے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دروازہ اسی ستون کے پاس تھا۔



آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی مسجدِ نبوی میں آپ کی قبر مبارک اور منبر کے درمیان کی جگہ کو ریاض الجنۃ کہتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری قبر (یا گھر) اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یہ جگہ مستطیل شکل کی ہے۔ اس کا طول (مشرقی جانب سے مغربی جانب تک) بائیس میٹر اور عرض ۱۵ میٹر ہے۔

اُسْطُوَانَۂ وفود: آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے آنے والے وفود سے اس جگہ ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ یہ اُسْطُوَانۂ علی کے پیچھے شمال کی طرف واقع ہے۔ یہ بھی حجرہ مبارکہ کی جالی سے متصل ہے۔

اَسْعَد: قحطانیوں میں سے الازد کا ایک عظیم بطن۔

اَسْعَد: عدنانیوں میں سے ربیعہ بن نزار کا ایک بطن۔

اَسْعَدْ بن زُرَارَہْ: یہ مدینے کے نہایت معزز رئیس تھے۔ مدینے پہنچ کر حضرت مُصْعَبْ بن عُمَیْرؓ نے ان ہی کے مکان پر قیام کیا تھا۔

اَسْلَع: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم کا نام۔

اسلم کا وفد: عمرو بن افصی اپنے قبیلے کی ایک جماعت کے ساتھ آ کر اسلام لائے اور عرض کیا کہ ہمارے لئے کوئی ایسا امتیاز مقرر فرما دیجئے جس کو عرب بھی جان لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اسلم کو سلامت رکھے اور غِفار کی مغفرت فرمائے۔

اسماء بنت عُمَیْس: صحابیہ ہیں۔ ابتدائی دنوں میں مسلمان ہوئیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا، حبشہ کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ خیبر کے بعد مدینے آئیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ۶ ماہ بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں، ان کی وفات کے بعد حضرت علی سے نکاح کر لیا۔

اسماء بنت ابی بکر: حضرت ابوبکر کی بڑی صاحبزادی، زبیر بن عوام کی بیوی اور عبداللہ بن زبیر کی والدہ۔ ذَاتُ النِّطَاقَیْن ان کا لقب تھا۔ ہجرت سے ۲۷ سال پہلے پیدا ہوئیں اور جمادی الاولیٰ ۷۳ ہجری میں ۱۰۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

اسود بن کعب عَنْسِی: نبوت کا مدعی، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا، بعد میں مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔

اُسَیْبُخت بن عبد اللہ: یہ ھَجَر کا بادشاہ تھا جو کسی زمانے میں بڑا اور مشہور شہر تھا۔ یہ بحرین کا پایۂ تخت بھی رہ چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نامۂ مبارک کے ذریعہ

پیغام اسلام دیا اور وہ بخوشی اسلام لے آیا۔

اُسَیْد بن حُضَیْر: قبیلۂ بنی عبدالْاَشْهَلْ کے سردار۔(مشہور صحابی)

اُسَیر بن رِزَامْ: ایک یہودی کا نام جو خیبر میں رہتا تھا۔

اُسَیْلَة: یمامہ کے قریب بنی مالک بن امرئ القیس کے پانی کے چشمے۔

اَشْجَعْ: عدنانیوں میں سے قیس بن عَیْلان کے عطفن کا ایک قبیلہ جو مدینے کے قریب رہتا تھا۔

اَشْجَعُ بن عمرو: قحطانیوں میں سے کہلان کے قبیلہ طی کا ایک بطن۔

اَشْجَعْ کا وفد: مسعود بن اُخَیْلَه کی سربراہی میں ۱۰۰ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد خندق کے سال یعنی ۵ ہجری میں آکر مشرف باسلام ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اَشْجَع کا وفد غزوۂ بنی قریظہ سے فراغت کے بعد آیا اور اس میں ۷۰۰ آدمی تھے۔

اَشْرَمْ: وہ شخص جس کی ناک اور ہونٹ کٹے ہوئے ہوں۔ ابرہہ کا لقب

اِشْعَارْ: اونٹ کی کوہان کو دائیں جانب سے شق کرنا۔ زمانہ، جاہلیت میں یہ بھی قربانی کا جانور ہونے کی علامت تھی۔

الاَشعر: قحطانیوں میں سے کہلان کا ایک قبیلہ

اَشْعَرِیِّیْن کا وفد: یہ وفد ۵۰ آدمیوں پر مشتمل تھا۔ اس میں قبیلۂ عَکّ کے دو آدمی بھی تھے۔ انہی میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے سفر پر تھے۔ یہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے اور اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔ بیعت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا اشعریین لوگوں میں اس تھیلی کی مانند ہیں جس میں مشک ہو۔

اُشْنَاق: خون بہا اور مالی تاوان کا انتظام۔ قریش کی شہری ریاست کا ایک عہدہ

اَشِیْر: افریقہ کے مغربی جانب جبال البَرْبَرْ میں ایک شہر۔

الاَصَافِرْ: یہ اصفر کی جمع ہے۔ بکری کہتے ہیں مدینے سے مکہ کی طرف جاتے ہوئے جُحْفَة کے قریب دائیں طرف ایک پہاڑی سلسلہ ہے۔ بدر جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ یہاں

سے گزرے تھے۔

اَصْحَابِ صُفَّۃ: جو لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور دین سیکھنے کے لئے مسجد نبوی میں واقع صُفَّۃ پر رہتے تھے ان کو اصحاب صفہ کہتے ہیں۔

اَلصُّعِید: وادی القریٰ کے قریب ایک وادی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسجد ہے جو آپ ﷺ نے تبوک جاتے ہوئے بنائی تھی۔

اَصْحَمَۃ: حَبْشَۃ کے اس بادشاہ کا نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حَبْشَۃ کا بادشاہ تھا۔ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اسیُ کے زمانے میں صحابہ کرام کی ایک جماعت نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔

اُصَیْرِم: ان کا نام عمرو بن ثابت تھا اور اُصَیْرِمْ لقب تھا۔ یہ قبیلہ بنی عبدالاَشْہَلْ سے تھے۔ ہمیشہ اسلام سے منحرف رہے۔ غزوۂ احد کے دن ان کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی، مسلمان ہوئے اور تلوار لے کر قتال میں شریک ہو گئے۔ کافروں سے خوب قتال کیا اور شہید ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں سے دریافت فرمایا کرتے تھے کہ وہ کون شخص ہے جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور جنت میں داخل ہو گیا۔ جب لوگ جواب نہ دے پاتے تو حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے کہ وہ بنی عبدالاَشْہَلْ کے اصیرم تھے۔

اَضَاخ: یمامہ کی بستیوں میں سے بنی نُمَیْر کی ایک بستی۔

اَضَاءَۃٌ و اَضَاۃٌ: ایک چھوٹا تالاب۔ سیلاب کا جمع شدہ پانی۔ مکہ کے قریب سرف سے اوپر کی جانب اَلتَّنَاضِبْ کے قریب ایک مقام۔ مغازی میں اس کا ذکر آتا ہے۔

اَضَاءَۃُ بنی غِفَار: کنانہ کے قبیلے بنی غفار کا علاقہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی سفر میں) یہاں قیام فرمایا تھا۔ بکری کہتے ہیں کہ ایک اضاءۃ بنی غفار مدینے میں بھی ہے۔ فاکہی کہتے ہیں کہ سرف کے قریب جو اضاءۃ ہے وہ اضاءۃ بنی نُفار (نٌ کے ساتھ) ہے اور جو یمن کے راستے میں ہے وہ اضاءۃ بنی غِفار ہے۔

اَضَاءَۃُ لِبْنٍ: یمن کے راستے پر، حدودِ حرم میں سے ایک حد۔

اِضْطِبَاعْ: احرام کی چادر کا وہ حصہ جو داہنے کندھے پر ہوتا ہے اس کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

اِضَمْ: مدینے کی ایک وادی یا ایک پہاڑ کا نام ہے۔ جو مدینے سے ۳۶ میل کے فاصلے پر ہے۔

اَطْلَاحْ (ذَاتُ): ارضِ شام میں وادی القریٰ کے پیچھے مدینے کی طرف ایک جگہ۔ ۸ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عمیر غفاری کو ۲۵ آدمیوں کے ہمراہ ارضِ شام میں ذات اطلاح کی جانب بھیجا۔ یہاں شدید قتال ہوا یہاں تک کہ کعب اور ان کے تمام ساتھی شہید ہو گئے۔

اَعَاجِیْب (غزوہ): اس کو غزوۂ ذات الرقاع، غزوۂ نجد، غزوۂ محارب، غزوۂ بنی ثعلبہ، غزوۂ بنی انمار اور غزوۂ صلوٰۃ الخوف بھی کہتے ہیں۔ تفصیل کے لئے غزوۂ ذات الرقاع دیکھیے۔

اَعْصَمْ: (غُرَابٌ اَعْصَمُ) ایسا کوّا جس کے ایک پیر میں سفیدی ہو۔

الاَعْوَصْ: مدینے کے قریب ایک وادی۔ آج کل مدینے کا ہوائی اڈہ اسی وادی میں ہے۔

الاَعْوَصْ: تہامہ میں بنی ہذیل کا درّہ (شعب)

اَلْفَاضِحَۃُ: غزوۂ تبوک کو غزوۃ الفاضحۃ بھی کہتے ہیں۔

اِفْرَادْ: جب حج کے ساتھ عمرہ نہ کیا جائے یعنی حج کے دنوں میں میقات یا اس سے پہلے صرف حج کا احرام باندھ کر صرف حج کے مناسک واعمال ادا کرنا۔

اِفْک: تہمت۔ بہتان۔ اصطلاح میں اس سے وہ واقعہ مراد ہے جو غزوۂ بنی مصطلق کے موقع پر پیش آیا اور جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگایا گیا، پھر حضرت عائشہ کی برأت میں سورۂ نور کی ۱۱ آیتیں (۱۱۔۲۱) نازل ہوئیں۔

اَفْلَحْ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کا نام۔

الاَقْرَعْ: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کے خفاجہ کا فخذ۔

اَقُوْر: موصل اور فرات کے درمیان ایک جزیرہ جو فرات کے کنارے پر واقع ہے۔

اُکَیْدَرْ: ہرقل کی طرف سے دُوْمَۃُ الْجَنْدَل کا گورنر۔

اَلاَئْ: تبوک سے پانچ مرحلے پر ایک جگہ۔

اِلْیَاسْ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنیسویں پشت میں مُضَر کے لڑکے کا نام۔ ان کی کنیت ابوعمرو اور لقب کبیر قوم تھا۔ یہ بھی دین حنیف پر تھے۔

اُمَامَہ: قبیلہ جذام کا ایک بطن۔

اَمَجْ: بنی سُلَیم کے پتھریلے علاقے میں ایک وادی۔ خُلَیْص سے مکہ کی طرف جاتے ہوئے، خلیص سے دو میل کے فاصلے پر ایک مقام۔ امج اور عسفان کے درمیان ۱۲ میل کا فاصلہ ہے۔ بکری کہتے ہیں کہ وادیٔ ساریہ میں ایک بڑی بستی جہاں کثرت سے کھجور اور کھیتی باڑی ہوتی ہے۔ وفاء الوفاء میں ہے کہ یہ بنی خزاعہ کی جگہ ہے اور عسفان اور قدید کے درمیان ہے۔ یہاں تقریباً ۲۰ کنوئیں ہیں جن سے کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔ سیرت کی کتابوں میں اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت کے ذیل میں آتا ہے۔

ام جَمِیْل: دیکھیے جمیل۔

اُمّ حَبِیْبَہ: دیکھیے حبیبہ

اُمّ حکیم البَیْضَاءْ: دیکھیے حکیم۔

اُمّ رُوْمَانْ: دیکھیے رومان۔

اُمّ سلمہ: دیکھیے سلمہ۔

اُمّ ضُمَیْر: دیکھیے ضمیر۔

اُمّ عُنَیْس: دیکھیے عنیس۔

اُمّ الفضل لُبَابَۃ بنت الحَارِث: دیکھیے لبابہؓ۔

اُمّ قِرْفَۃْ: دیکھیے قرفہ۔

اُمّ کُلْثُوم: دیکھیے کلثوم

اُمّ مَعْبَدْ: دیکھیے معبد۔

اُمِّ مَکْتُوم (ابن): دیکھیے مکتوم۔

اُمِّ ھَانِیٔ: دیکھیے ھانی۔

اُمِّ اَیْمَنْ: دیکھیے ایمن۔

اِمْرُؤُ القَیْس: کہلان کے قبیلہ کندہ کا ایک بطن۔

اَمَرّ یا اَمَرُّ (ذو): نجد کے علاقے میں ایک چشمے کا نام۔ دیار غطفان میں ایک جگہ۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مقام النخیل کے نواح میں تھا۔

اُمّی: ان پڑھ۔ جو لکھنا اور پڑھنا نہ جانتا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب۔

اُمَیْمَۃ: عبدالمطلب کی لڑکی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی کا نام۔

الاَمِین: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب۔ آپ ﷺ کی امانت و دیانت، راست بازی و حسن معاملہ اور پاکیزہ اخلاق کی بنا پر لوگ آپ ﷺ کو الامین کہتے تھے۔

اُمَیَّہ بن عبد شمس: عدنانیوں میں سے قریش کا ایک عظیم بطن۔ یہ لوگ حجاز میں آباد تھے، بعد میں منتشر ہو کر شام، مصر اور اندلس وغیرہ میں پھیل گئے۔

اُمَیَّہ (ابو) بن مُغِیْرَۃ: یہ کعبہ کی جدید تعمیر کے وقت قریش کا سب سے معمر شخص تھا، جب حجر اسود کی تنصیب پر قریش میں سخت اختلاف پیدا ہوا اور لوگ باہم قتال پر آمادہ ہو گئے اور چار روز اسی طرح گزر گئے تو پانچویں روز اسی شخص نے یہ رائے دی تھی کہ کل صبح جو شخص سب سے پہلے حرم میں آئے اسی کو ثالث بنا کر فیصلہ کرا لو۔ سب نے اس سے اتفاق کیا۔ اگلے روز صبح کو لوگوں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے حرم میں تشریف فرما ہیں۔ آپ کو دیکھتے ہی سب نے کہا کہ یہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، یہ تو امین ہیں، ہم ان کی ثالثی پر راضی ہیں۔

اَنَس: دیکھیے مونس۔

اَنَسَۃ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کا نام۔ ان کی کنیت ابو مِسْرَح یا ابو مُسَرِّح تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

انصار: مدینے کے دو قبیلوں اوس اور خزرج کے لوگوں کا لقب۔ ان لوگوں نے اسلام کی بڑی مدد کی تھی۔

اَنصِنا: نیل کے مشرق میں الصعید کے نواح میں ایک شہر۔ بہت سے اہل علم اسکی طرف منسوب ہیں۔

اَنطابُلُس: اسکندریہ اور بَرْقَة کے درمیان ایک شہر۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ شہر بَرْقَة کے نواح میں ہے۔

اَنمَار: مَعَد کے لڑکے کا نام۔ ایک عرب قبیلہ کا پدر اول۔

اَنمَار (غزوہ): دیکھیے غزوۂ ذات الرقاع اور غزوۂ بنی ثعلبہ۔

اُنَی: الصفلا اور مدین کے درمیان ساحل کے قریب ایک وادی جہاں سے مصر کے حجاج گزرتے ہیں۔ اس وادی میں ایک چشمہ ہے جس کو عینِ اُنَی کہتے ہیں۔

اَنوَاط (ذات): انواط ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کو لٹکا دیا جائے۔ مکہ مکرمہ کے قریب ایک عظیم اور سرسبز درخت۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ اس کو پوجتے تھے۔ لوگ ہر سال ایک مقررہ اور معلوم دن میں اس درخت کے پاس جا کر اس کی تعظیم کرتے تھے، اپنے ہتھیار اس پر لٹکاتے تھے، اس کے پاس جانور ذبح کرتے تھے، اور اس کے گرد اعتکاف کرتے تھے۔ یہ بھی مذکور ہے کہ جب وہ لوگ حج کے لئے آتے تو وہ اپنی چادریں اتار کر اس پر لٹکا دیتے اور وہ لوگ بیت اللہ کی تعظیم کے لئے اس میں چادروں کے بغیر داخل ہوتے تھے۔ اسی لئے اس درخت کو ذات اَنوَاط کا نام دیا گیا۔ اس کا ذکر غزوۂ حنین میں آتا ہے۔

اَوَانُ (ذو): شام کے راستے پر مدینے کے قریب ایک جگہ۔

اَوَانَا: بغداد میں دُجَیل کے نواح میں ایک شہر جہاں باغات اور درختوں کی کثرت ہے۔ تکریت کی جانب سے اوانا اور بغداد کے درمیان دس فرسخ کا فاصلہ ہے۔

اَوس: مدینے کا ایک مشہور قبیلہ جس کا سلسلہ قحطان سے جا ملتا ہے۔ اور انصار مدینہ کی ایک

شاخ۔

الاوس بن حارثہ: قحطانیوں میں سے الازد کا ایک عظیم بطن۔ یہ لوگ یثرب (مدینہ) میں رہتے تھے۔

اَوْطَاسْ (وادی): ھَوَازِنْ کے علاقے میں حُنَیْن کے قریب ایک وادی جہاں غزوہ اَوْطَاسْ ہوا۔ بعض حُنَیْن اور اوطاس کو ایک ہی وادی کہتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ اَوْطَاسْ اور حنین دو علیحدہ وادیاں ہیں۔

اُوْقِیَّۃ: ایک پیمانہ۔ ساڑھے دس تولے۔ جمع اَوَاقِی۔

اُولَاتُ الْجَیْشِ: ذُوالْحُلَیْفَۃ سے آگے ایک وادی۔ غزوہ بدر کے موقع پر بدر جاتے ہوئے اور غزوۂ بنی مُصْطَلِق سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا تھا۔ یہیں سے آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گمشدہ ہار تلاش کرنے کے لئے آدمی بھیجے تھے۔ اور یہیں تیمم کی آیت نازل ہوئی۔

اَھْرَمَنْ: فاعل شر۔ خالق شر۔ زردشتیوں کا برائی کا دیوتا۔

اَیَادْ: مَعَدْ کے لڑکے کا نام۔

اَیَاسْ بن بُکَیْر: بکیر لیثی کے بیٹے اور صحابی ہیں۔ ہجرت سے پہلے دارارقم میں اسلام لائے۔ ۳۴ ہجری میں وفات پائی۔

اَیَاسْ بن مُعَاذ: حج کے دنوں میں یہ ابوالحَیْسَرْ کے ہمراہ مدینے سے آنے والے نوجوانوں میں سے تھے۔ آپ ﷺ کی دعوتِ اسلام سنتے ہی بولے اے میری قوم خدا کی قسم جس کام کے لئے تم یہاں آئے ہو یہ تمہارے لئے اس سے کہیں بہتر ہے۔ اس پر ابوالحَیْسَرْ انس بن رافع نے کنکریاں اٹھا کر اَیَاسْ کے منہ پر ماریں اور کہا کہ ہم اس کام کے لئے یہاں نہیں آئے۔ اَیَاسْ خاموش ہو گئے اور مدینے واپس جانے کے چند روز بعد انتقال کر گئے، مرتے وقت ان کی زبان پر تسبیح، تحمید اور تکبیر کے کلمات جاری تھے۔

اَیَّامِ بِیْضْ: روشن دن۔ اس سے ہر قمری مہینے کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخیں مراد ہیں۔ ان تاریخوں میں چونکہ چاند پورا ہوتا ہے اس لئے ان کی راتیں خوب روشن ہوتی ہیں۔ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے بھی رکھا کرتے تھے۔

اَیَّامُ تَشْرِیْق: تشریق کے معنی تکبیر کے ہیں اس لئے ۹ سے ۱۳ ذی الحجہ تک ۵ دنوں کو جن میں تکبیر پڑھی جاتی ہے ایام تشریق کہتے ہیں۔

اَیَّامُ نَحْر: نحر قربانی کو کہتے ہیں اس لئے دس ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک تین دنوں کو جن میں قربانی کی جاتی ہے ایام نحر کہتے ہیں۔

اِیْسَار: بتوں سے استخارے کی خدمت۔

اِیْسَالَہ: مدینہ سے تقریباً پچاس کلومیٹر پر ایک جگہ کا نام۔

اِیْکْسُوْم: ابرہہ کا بیٹا جو ابرہہ کے مرنے کے بعد یمن کے تخت پر بیٹھا۔

اِیْلَاء: قسم کھانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ناخوش گوار واقعہ جو ۹ ہجری میں پیش آیا۔ اس کا تعلق ازواج مطہرات سے ایک ماہ تک قطع تعلق کر لینے اور شہد استعمال نہ کرنے کی قسم کھا لینے سے ہے۔

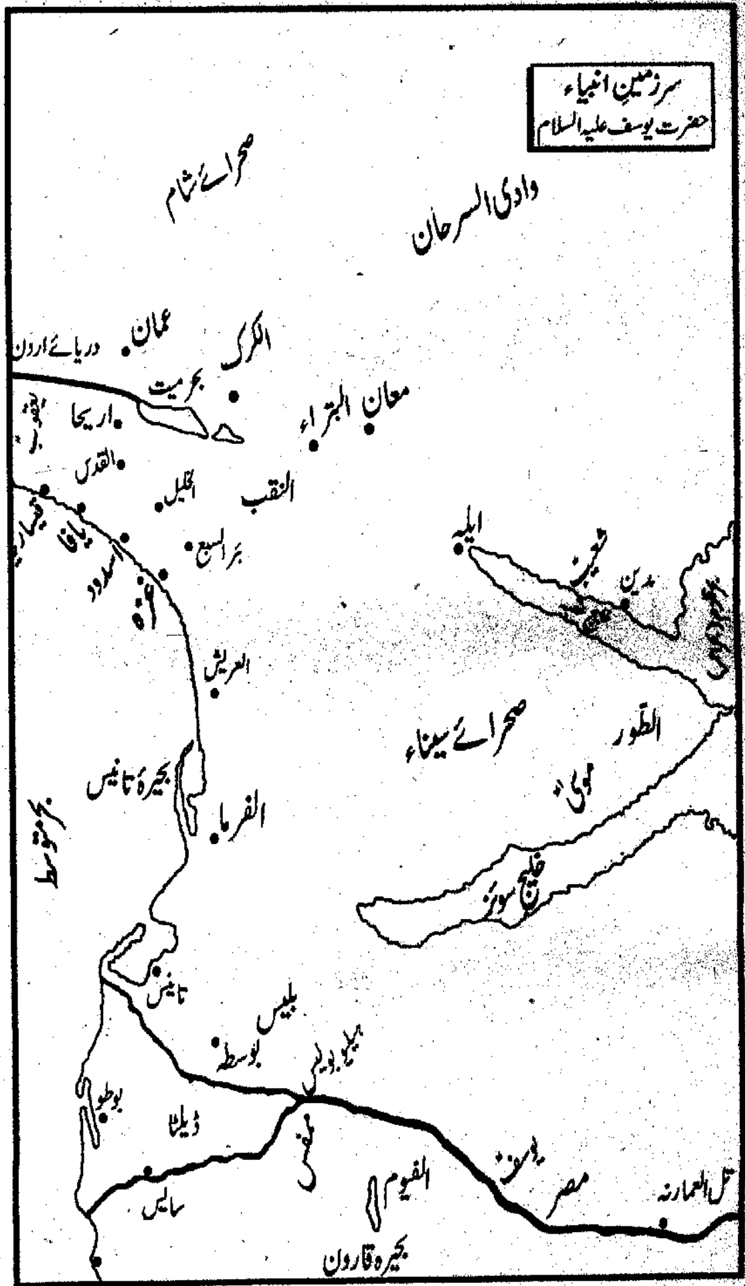
اَیْلَہ: بحر قلزم کے ساحل پر شام کے قریب ایک چھوٹا شہر۔ یہ حجاز کی آخری حد پر اور سرزمین شام کے شروع میں واقع ہے۔ یہی اصحاب السبت کی بستی ہے جن کا قرآن میں ذکر ہے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر یہاں کے حاکم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جزیہ دینا قبول کیا۔

اِیْلِیَاء: بیت المقدس کو کہتے ہیں۔ اس کے معنی بیت اللہ کے ہیں۔

اَیْمَن (اُمّ): آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی کا نام جو آپ ﷺ کو اپنے والد کے ترکے میں ملی تھیں۔

اَیْمَنُ بن عُبَیْد بن زید: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کے نام جو ام ایمن کے بیٹے اور ماں کی طرف سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔

ایوب انصاری (ابو): جہاں اب مسجد نبوی ہے اس سے متصل حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر تھا۔ یہاں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی خود بخود رکی اور گردن زمین پر ڈال دی۔ پھر آپ ﷺ اونٹنی سے اترے اور حضرت ابو ایوب انصاریؓ آپ ﷺ کو اپنے گھر لے گئے۔



سرزمینِ انبیاء
حضرت یوسف علیہ السلام
صحرائے شام
وادی السرحان
عمان
دریائے اردن
الکرک
بحر میت
معان
البتراء
اریحا
القدس
الخلیل
النقب
بئر السبع
ایلہ
مدین
العریش
صحرائے سیناء
الطور
بحیرہ تانیس
الفرما
خلیج سوئز
تانیس
بلبیس
بوسطہ
ڈیلٹا
سائیس
الفیوم
مصر
تل العمارنہ
بحیرہ قارون

﴿ب﴾

بَاذَانْ: یمن کا گورنر جس کو خسرو پرویز نے حکم دیا تھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر کے اس کے دربار میں لائے۔

بَارِق کا وفد: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ وفد کو دعوت اسلام دی تو انہوں نے فوراً اُس کو قبول کرلیا۔

بَاقُوم: ایک رومی معمار کا نام جو بیت اللہ کی جدید تعمیر کے زمانے (سن ۳۵ میلادی) میں جدہ کی بندرگاہ سے ٹکرا کر ٹوٹنے والے جہاز میں سوار تھا۔ جدہ پہنچ کر ولید بن مغیرہ نے کعبہ کی چھت کے لئے اس تباہ شدہ جہاز کے تختے حاصل کئے اور اس رومی معمار کو بھی ساتھ لے لیا۔ اس نے بیت اللہ کی تعمیر میں حصہ لیا تھا۔

بَانَتْ سُعَادُ: حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا وہ مشہور قصیدہ جو انہوں نے فتح مکہ کے بعد مدینے حاضر ہو کر اپنے قبول اسلام کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا تھا۔ قصیدہ سننے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعبؓ کو اپنی چادر مبارک عطا فرمائی تھی۔

بَاهِلَة کا وفد: فتح مکہ کے بعد مُطَرِّف بن الکاہن الباہلی اپنی قوم کی طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور اپنی قوم کے لئے امان لے کر چلے گئے۔ ان کے بعد نَہْشَلْ بن مالک اپنی قوم کی طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔

بَائِدَة: وہ عرب قبائل جو ایک عرصے تک دنیا میں رہنے کے بعد ختم ہو کر بالکل فنا ہو گئے اور ان

کا نام ونشان تک باقی نہ رہا جیسے طَسْم، جَدِیْس جو آپس میں لڑ کر ختم ہوئے۔

البَتّارُ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تلوار کا نام جو بنی قینقاع کے ہتھیاروں میں سے آپ کے حصے میں آئی تھی۔ اس کو البتار القاطع بھی کہتے تھے۔

البَتْرَاء: ایک مقام کا نام۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ چھ ہجری میں غزوۂ بنی لِحْیَانْ کے لئے جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غُــرَابْ سے گزرے پھر مَــخِیْــض سے اور پھر البَتْرَاءُ سے گزرے۔ یہ مدینے سے ایک مرحلے پر واقع ہے۔

بُجَیْر بن زُھَیْر: کعب بن زُھَیْر کے بھائی کا نام جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔ پھر انہوں نے اپنے بھائی کعب بن زُھَیْر کو اسلام کی ترغیب دی اور وہ مدینے پہنچ کر اسلام لے آئے۔

بَجِیله کا وفد: جریر بن عبداللہ البجلی اپنی قوم کے ۱۵۰ آدمیوں کے ہمراہ ۱۰ ہجری میں مدینے آئے اور تمام اہلِ وفد نے اسلام قبول کیا۔

بُحْرَانْ یا بَحْرَانْ: حجاز میں الفرع کے نواح میں ایک جگہ۔ الفرع اور مدینے کے درمیان ۸ برد یعنی ۹۶ میل کا فاصلہ ہے۔ تین ہجری میں غزوۂ بحران اسی جگہ ہوا۔ اس غزوے میں قتال کی نوبت نہیں آئی تھی۔

بُـحْـرَان (غزوہ): یہ غزوہ جمادی الاول ۳ ہجری میں ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تھی کہ بنی سُلَیم کے لوگ حجاز کے مقام بحران میں اسلام کی مخالفت پر جمع ہو رہے ہیں۔ خبر پاتے ہی آپ ﷺ ۳۰۰ صحابہ کرام کو لے کر بحران کی طرف نکلے۔ بنی سُلَیم کے لوگ آپ کی آمد کی خبر سنتے ہی منتشر ہو گئے اور آپ بغیر لڑائی کے مدینے واپس آ گئے۔

بَحْرَۃُ: بحرین میں عبدالقیس کی ایک بستی کا نام۔ لِیَّۃ کے قریب طائف میں ایک جگہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے موقع پر حنین سے روانہ ہو کر نخلۃ الیمانیہ آئے، پھر قرن، پھر مُلَیح پھر لِیَّۃ میں بحرۃ الرُّغاء پہنچے۔ یہاں آپ ﷺ نے ایک مسجد بنائی اور اس میں نماز ادا فرمائی۔

بَحْرَۃُ الرُّغَاءْ: طائف کے علاقے میں وادیٔ لِیَّہ کے قریب ایک جگہ۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے چل کر نخلۃ الیمانیہ آئے پھر قرن پھر المُلَیح پھر لیہ کے قریب بحرۃ الرُّغاء پہنچے۔

بَحرِ قُلزُم: بحر ہند کا ایک حصہ۔ اس کے دور والے کنارے پر مصر کے قریب قُلزُم شہر ہے۔ اسی لئے اس کو بحر قُلزُم کہتے ہیں۔

بَحرِ اَحمَرُ: بحر قُلزُم ہی کو بحر اَحمَرُ کہتے ہیں۔

اَلبَحرَین: بحر ہند کے ساحل البَصرَۃ و عُمَانُ کے درمیان بہت سے شہروں پر مشتمل علاقہ۔ اسلام سے پہلے بحرین حکومت فارس کے تابع تھا۔ یہاں قبائل عبدالقیس و بکر بن وائل اور تمیم کے لوگ کثیر تعداد میں آباد تھے۔

بُحَیرَا: ایک عیسائی راہب کا نام جو شام کے شہر بُصریٰ میں رہتا تھا۔

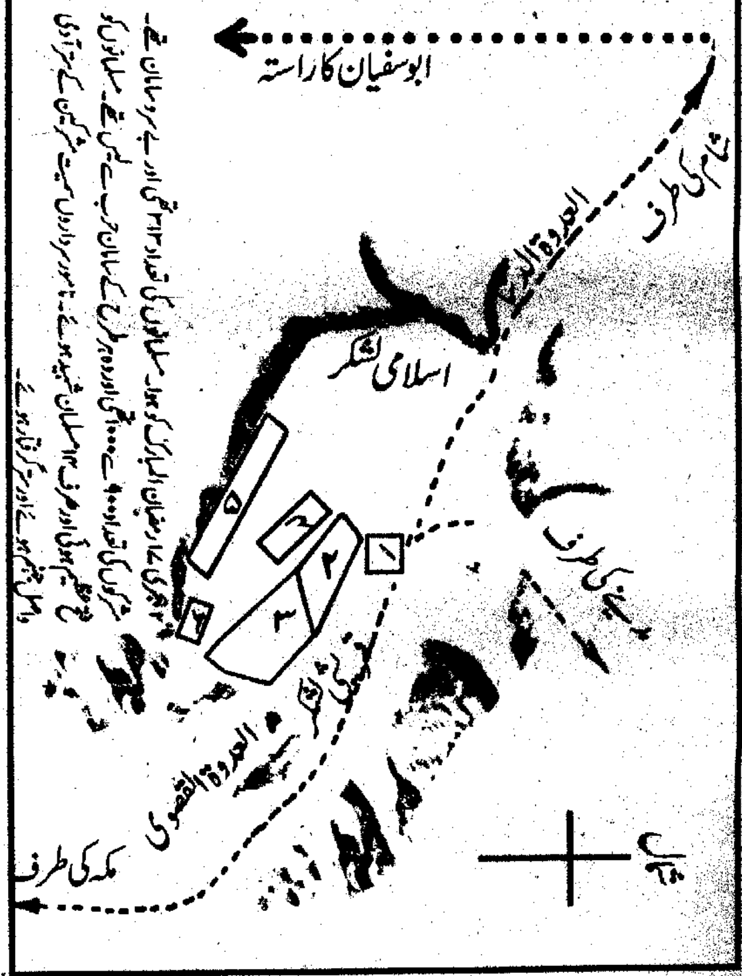
بخاری (امام): ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری۔ ولادت بخارا، جمعہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ، وفات فرتنگ ۱۰ شوال ۲۵۶ھ عمر ۶۲ سال۔ چھ لاکھ حدیثوں میں سے ۷۲۷۵ حدیثیں چھانٹ کر اپنی الجامع الصحیح مرتب کی۔ ہر حدیث درج کرنے سے پہلے غسل کرتے اور دو رکعت نماز نفل ادا کرتے تھے۔

بَدر: مکے اور مدینے کے درمیان وادی الصفراء کے زیریں حصے میں پانی کا مشہور چشمہ۔ مدینے سے ۱۴۸ کلومیٹر پر ایک چھوٹی سی بستی جہاں اسلام کی سب سے پہلی جنگ لڑی گئی۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ اور کفار کی تعداد ۱۰۰۰ تھی۔ اس میں مسلمانوں کو عظیم الشان فتح ہوئی۔

بَدر کُبریٰ (غزوہ): یہ معرکہ ۱۷ رمضان المبارک کو ہوا جو اسلامی تاریخ کا ایک عظیم الشان واقعہ ہے اس کے ذریعے اسلام کو سربلندی اور رفعت حاصل ہوئی اور کفر کی ناک خاک آلود ہوئی۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ اور ان کے ساتھ صرف ۷۰ اونٹ اور ۲ گھوڑے تھے، ایک زبیر بن عوام کا اور دوسرا مقداد بن اسود کا۔ اس کے برعکس مشرکین کی تعداد ۹۰۰ سے ۱۰۰۰ تھی اور ان کے ساتھ ۲۰۰ گھوڑے اور ۶۰۰ زرہیں تھیں جنگ میں صرف ۱۴ مسلمان شہید ہوئے جن میں ۶ مہاجر اور ۸ انصاری تھے جب کہ کفار کے نامور سرداروں سمیت ۷۰ آدمی قتل ہوئے اور ۷۰ ہی گرفتار ہوئے۔

غزوۂ بدر

١۔ قلعہ
٢۔ ترکی کے زمانے میں بدر شہر
٣۔ کھجور کے باغات
٤۔ دیہاتیوں کے مکانات
٥۔ عام قبریں
٦۔ شہداء بدر کی قبریں



بَدْرِي: ان صحابہ کرام کو کہتے ہیں جو اسلام کے پہلے غزوے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ احادیث میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کی بہت فضیلت آئی ہے۔

بُدْنَة: پورا اونٹ یا پوری گائے قربانی کرنا۔

بُدَيْل بن وَرْقَاء خُزَاعِي: قبیلہ خزاعہ کے رئیس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی۔ ابتدا ہی سے مسلمانوں کے حلیف تھے۔ مگر فتح مکہ میں ۹۰ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ ۱۰ ہجری میں وفات پائی۔ حدیبیہ کے قیام کے دوران انہوں نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے بارے میں اطلاع دی کہ وہ حدیبیہ کے چشموں پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ آپ سے جنگ کرنا اور آپ کو بیت اللہ جانے سے روکنا چاہتے ہیں اور ان کا طویل قیام کا ارادہ ہے۔ بدیل اہل تہامہ میں سے آپ ﷺ کے خیر خواہوں میں سے تھا اور فتح مکہ میں مسلمان ہوا۔

بُرَاق: ایک چوپایہ جو گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا، سفید رنگ اور برق رفتار، اپنا قدم وہاں رکھتا تھا جہاں اس کی انتہائے نظر پہنچتی تھی۔ اس کی دونوں رانوں میں دو پر تھے جن سے وہ اپنی ٹانگوں کو ہنکاتا تھا۔ معراج کے موقع پر بیت الحرام سے بیت المقدس تک کا سفر آپ ﷺ نے براق پر کیا تھا۔

بَرَّة: وسیع وکشادہ۔ زمزم کا نام۔

بَرَّة بنت عبد المطلب: عبدالمطلب کی لڑکی کا نام۔ یہ اسلام نہیں لائی۔ ان کی ماں کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھا۔

بَرَّة بنت قُصَيّ: قُصَیّ بن کلاب کی لڑکی کا نام۔

بُرُد: یہ بَرِید کی جمع ہے اور بَرِید چار فَرْسَخ (یعنی ۱۲ میل) کا ہوتا ہے اور فَرْسَخ تین میل کا اور میل چار ہزار ہاتھ کا۔

بَرْزَة: طائف کے رئیس مسعود ثقفی کی بیٹی کا نام۔

بَرْقَة: اسکندریہ اور افریقہ کے درمیان بہت سی بستیوں اور شہروں پر مشتمل ایک علاقہ۔ برقہ

میں کثرت سے پھل اور میوے ہوتے ہیں مثلاً اخروٹ، بادام، لیموں اور بہی وغیرہ۔

بُرْقَة: مدینے میں ایک جگہ جہاں صدقے کے اموال رکھے جاتے تھے۔

بَرْک: ان پتھروں کو کہتے ہیں جو سفید اور حرّہ کے پتھروں کی طرح سخت اور نوکیلے ہوتے ہیں۔ ان میں چلنا بہت دشوار ہوتا ہے۔

بِرْکُ الْغِمَادْ: یمن کا ایک شہر جو مکہ سے آگے پانچ رات کی مسافت پر سمندر سے متصل ہے۔ اسی شہر میں عبداللہ بن جدعان التیمی القرشی مدفون ہیں۔

برهان الدين حَلَبِي: دیکھئے حلبی۔

بَرَهْمَنْ: ہندوؤں میں سب سے اعلیٰ طبقہ۔ پنڈت۔

بُرَيْدَهْ اَسْلَمِيْ: یہ اپنی قوم کا سردار تھا۔ سُرَاقَةُ کی طرح اپنے ستر آدمیوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا تھا تا کہ قریش سے سو اونٹ انعام میں حاصل کرے۔ بُرَيْدَهْ آپ ﷺ کو پہچانتا نہ تھا۔ وہ آپ ﷺ کے قریب پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ سوالات کئے پھر بُرَيْدَهْ اپنے ستر آدمیوں سمیت اسلام لے آیا اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔

بَزْوَاء: مکہ کے راستے میں جُحْفَة کے قریب ایک جگہ کا نام۔

بَسْبَسْ بن عَمْرو: یہ قبیلہ جُهَيْنَة سے تھے اور انصار کے حلیف تھے۔

بُسْر بن سُفْيَانْ: عمرہ حدیبیہ کے سفر کے دوران میں مدینے سے روانہ ہونے کے بعد ذوالحلیفہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قریش کی خبریں معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

بشير بن سعد انصاری (سریہ ۱): یہ سریہ شعبان ۷ ہجری میں بنو مُرَّہ کی طرف فَدَکُ بھیجا گیا۔ ان کے ساتھ ۳۰ سوار تھے۔ یہاں شدید جنگ ہوئی۔ چند اونٹ اور بکریاں غنیمت میں ہاتھ آئیں۔ حضرت بشیر کے تمام رفقاء شہید ہوگئے اور وہ خود بھی زخمی حالت میں مدینے واپس آئے۔ ۸ ہجری میں صحابہ کی ایک دوسری جماعت نے ان سے انتقام لیا اور غنیمت حاصل ہوئی۔

بشیر بن سعد انصاری (سریہ ۲): شوال ۷ ہجری میں یمن اور جبار کی طرف روانہ کیا گیا لشکر میں تین سو افراد تھے۔ یہ لوگ رات کو سفر کرتے تھے اور دن کو چھپے رہتے تھے یہاں تک کہ جِنَابْ کے علاقے میں یمن اور جُبَار پہنچ گئے۔ یمن اور جبار دو علیحدہ علیحدہ مقام تھے اور دونوں خیبر اور وادی القریٰ کے قریب واقع تھے۔ اس سریے میں بہت سے مویشی غنیمت میں ہاتھ آئے اور دو آدمی گرفتار ہوئے جو بعد میں مسلمان ہو گئے۔

بُصْریٰ: شام کا ایک قدیم اور مشہور شہر۔ آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ شام کے تجارتی سفر کے دوران اسی شہر میں قیام کیا تھا۔ شام کے دوسرے سفر میں جب آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سامان لے کر گئے تھے تو آپ کے ہمراہ حضرت خدیجہؓ کا غلام میسرہ بھی تھا۔

بَصِیر (ابو) عُتْبَہ بن اَسَدْ ثَقَفِیْ: صلح حدیبیہ کے بعد یہ مسلمان ہو گئے اور مکہ سے بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ قریش نے ان کو پکڑنے کے لئے ۲ آدمی بھیجے لہٰذا آپ ﷺ نے ابو بصیر کو ان کے حوالے کر دیا۔ قریش کے دونوں آدمی ابو بصیر کو لے کر کے روانہ ہو گئے، پھر ذوالحلیفہ میں اُتر کر کھجوریں کھانے لگے۔ ابو بصیر نے پہلے تو ان میں سے ایک کی تلوار کی تعریف کی پھر دیکھنے کے بہانے لے کر اسی تلوار سے اس کو قتل کر دیا۔ دوسرا شخص بھاگ کر مدینے آ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد میں گھس گیا۔ آپ نے تمام واقع سن کر فرمایا کاش کوئی ابو بصیر کو مکے پہنچا دیتا۔ ابو بصیر یہ سن کر وہاں سے بھاگ نکلے اور سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ پھر جو بھی مسلمان ہو کر مکے سے نکلتا وہ ابو بصیر سے مل جاتا یہاں تک کہ ایک جماعت تیار ہو گئی۔ یہ لوگ قریش کے قافلوں کی گھات میں رہتے اور موقع پا کر ان کے آدمیوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال لوٹ لیتے تھے۔

البُطَاحْ: بنی تمیم کے علاقے میں ایک جگہ۔

بَطْحَانُ (وادی): مدینے کی تین مشہور وادیوں میں سے ایک وادی۔ یعنی وادیٔ بطحانْ، وادیٔ

عقیق اور وادی قناۃ۔

بَطْحَاءُ: دیکھئے ابطح۔

بَطْحَاءُ ابن اَزْھَرْ: مدینے کے نواح میں ذوالحلیفہ کے نزدیک ایک جگہ جو مدینے سے تقریباً ۷ میل پر ہے۔ بعض غزوات میں آتا ہے کہ سفر کے دوران آپ ﷺ یہاں سے گزرے۔

بَطْن: قبیلے کی شاخ۔ خاندان کے افراد جو قبیلے سے کم اور فخذ سے زیادہ ہوں بطن میں تمام افخاذ جمع ہو جاتے ہیں۔ جمع بُطُون۔

بَطْنِ رِیْغ: دیکھئے ریغ۔

بَطْنِ عُرَنَہْ: عرفات کے قریب ایک وادی ہے جس میں وقوف (حج کا وقوف عرفات) درست نہیں کیونکہ یہ حدودِ عرفات سے خارج ہے۔

بَطْنُ الْعَقِیْق: مدینے کی ایک وادی جو مدینے کے جنوب مغرب سے شمال مشرق تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں مدینہ منورہ کی ساری وادیاں آ کر شامل ہو جاتی ہیں۔

بَطْنُ الْقَاحَۃ: مدینے سے تین منزل پر سُقْیَا سے تقریباً ایک میل پہلے ایک شہر ہے۔

بَطْنِ نَخِلْ: مدینے کے قریب (۱۲ میل) بصرہ کے راستے پر ایک بستی۔

بَطْنِ نَخْلَہ: طائف اور مکے کے درمیان مکے سے ۳ میل کے فاصلے پر ایک وادی جہاں طائف سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت قیام فرمایا۔ رات کے آخری حصے یا فجر کی نماز میں قرآن کریم کی کچھ سورتیں پڑھیں اور نصیبین کے ۷ یا ۹ جنوں نے ان سورتوں کو سنا تھا۔

بَطْنِ اِضَمْ: مدینے کی ایک وادی جو مدینے سے ۳۶ میل کے فاصلے پر ہے۔

بَطْنِ یَاجَجْ: یہ مکہ سے آٹھ میل پر واقع ہے۔ عمرۃ القضا کے موقع پر مسلمانوں نے اپنے تمام ہتھیار اسی مقام پر رکھ دیئے تھے۔ کیونکہ معاہدۂ حُدَیْبِیَہْ میں عمرۃ القضا کے لئے ہتھیار نہ لانے کی شرط تھی۔ ہتھیاروں کی حفاظت کے لئے آپ ﷺ نے دوسو آدمیوں کا ایک دستہ بھی متعین فرما دیا تھا۔

بُعَاث: مدینے کے نواح میں دو رات کی مسافت پر جنوب مشرق کی جانب ایک مقام جہاں زمانۂ جاہلیت (تقریباً ۶۱۷ء) میں اَوس اور خزرج کے قبائل کے درمیان ایک مشہور جنگ لڑی گئی تھی۔ اس جنگ کو جنگ بعاث کہتے ہیں۔

بَعْث: جس جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریک نہیں ہوئے اس کو بعث کہتے ہیں۔

بَقِيع: اہل مدینہ کا قبرستان جو مسجد نبوی سے متصل ہے اور جنت البقیع کے نام سے مشہور ہے۔

بُقَيع: یمامہ سے آگے دیار بنی عُقَیل میں ایک جگہ۔

البَكّاء کا وفد: ۱۳ افراد پر مشتمل یہ وفد ۹ ہجری میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا اور آپ نے ان کی اچھی مہمان داری کی پھر یہ لوگ آپ سے اجازت لے کر اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے۔

البَكّاء بن عامر: عدنانیوں میں سے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ بنوالبکاء کہلاتے ہیں۔

بَكَّة: وادیٔ ابراہیم میں بیت اللہ اور اس کے اردگرد کے علاقے کو بکہ کہتے ہیں۔ مکے کا ایک قدیم نام۔

البَكَرَات: البَكْرَةُ کی جمع۔ بنی ذُوَیبَة کا میٹھے پانی کا چشمہ۔ اس کے قریب سرخ سیاہ پہاڑ ہیں جن کو البکرات کہتے ہیں۔ یہ ضریہ کے نواح میں مدینے سے سات رات کی مسافت پر ہے۔ ۶ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے القرطاء کی طرف جو سریہ محمد بن مسلمہ کی سربراہی میں بھیجا تھا، انہوں نے ضریہ کے نواح میں البکرات میں قیام کیا تھا۔

بکر بن سعد: عدنانیوں کے قبیلے ضَبَّة کا ایک بطن۔

بکر بن کِلاب: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کا ایک قبیلہ

بکر بن وائل: عدنانیوں کا ایک بڑا قبیلہ۔ یہ لوگ یمامہ سے بحرین اور سیف کاظمہ تک آباد تھے۔ پھر آہستہ آہستہ عراق کے اطراف میں پھیل گئے۔

بکر بن وائل کا وفد: اس قبیلے کے وفد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور پھر واپس چلے گئے۔ اس میں بشیر بن الخَصَاصِيَّة، عبد

بن مَرثَد اور حسّان بن حَوط شامل تھے۔

بکر بن ھَوَازِن: عدنانیوں کا ایک بطن۔

البَلاَ ذُرِیُ: احمد بن یحیٰ بن جابر بن داؤد۔ بَلاَ ذُرِیُ کے نام سے مشہور تھے اور ابوالحسن ان کی کنیت تھی۔ ولادت بغداد ۲۰۳، ہجری وفات بغداد ۲۷۹ ہجری، عمر ۷۶ سال۔ بڑے نامور مورخ تھے۔ جغرافیہ، تاریخ، ادب اور روایت وانساب کے ماہر تھے۔ تصانیف میں ایک انساب الاشراف ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر ولید بن عبد الملک کے عہد تک کے حالات ہیں۔ فتوح البلدان۔ یہ اسلامی فتوحات پر تاریخی معلومات کا مستند ماخذ ہے۔ سیرت میں دونوں کتابوں کے حوالے آتے ہیں۔

بِلاَلُ: حضرت بلال رضی اللہ عنہ مشہور صحابی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن ہیں۔ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ قریش کا ایک سردار اُمَیّہ بن خلف ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا۔ کبھی دوپہر کے وقت تپتے ہوئے پتھروں پر لٹاتا تھا، کبھی لاٹھیوں سے مارتا، کبھی گائے کی کھال میں لپیٹتا اور کبھی زرہ پہنا کر تیز دھوپ میں بٹھا دیتا مگر وہ کسی طرح متزلزل نہ ہوئے۔ ان کی زبان سے احد احد ہی نکلتا تھا۔ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے ایک غلام کے بدلے میں خرید کر آزاد کر دیا۔

بَلْدَحْ: مکہ سے پہلے مغرب کی طرف ایک وادی۔ مکہ کی طرف جاتے ہوئے تَنْعِیْم کے راستے میں ایک وادی۔ فَخّ اور حدیبیہ کے درمیان ایک وادی اور حدیبیہ بلدح کے آخر میں واقع ہے۔

البلقاء: یہ شام کے علاقے میں واقع ہے۔ دمشق سے دو مرحلوں پر اور مدینے سے اٹھائیس مرحلوں پر ہے۔ یہاں کی تلواریں بہت مشہور تھیں۔ یہاں ایک گرم پانی کا چشمہ تھا جس سے نہانے والا شفایاب ہو جاتا تھا۔ اس کا ذکر سریہ موتہ، غزوۂ تبوک اور سریہ اسامہ رضی اللہ عنہ میں آتا ہے۔

بَلِیّ بن عمرو: قحطانیوں کے قضاعہ کا ایک عظیم قبیلہ۔ مدینہ اور وادی القریٰ کے درمیان آباد تھے

بَلِیّ کا وفد: ربیع الاول ۹ ہجری میں یہ وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔ یہ لوگ تین روز ٹھہر کر واپس چلے گئے۔ چلتے وقت آپ نے ان کو زادِ راہ عطا فرمایا۔

بَلِیعُ الْاَرْضِ: (زمین کا نگلا ہوا) اس سے مراد حضرت خُبَیب ہیں۔ قریش نے جب ان کو سولی دیدی تو حضرت جبرائیل علیہ اسلام نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقع کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم میں سے کون ایسا ہے جو خُبَیب کو سولی سے اتار کر لائے اور اس کے بدلے جنت حاصل کرے۔ حضرت زبیر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور مِقْدَاد بن اَسْوَد اس کام کو کریں گے۔ پھر وہ دونوں روانہ ہو گئے۔ رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے۔ تَنْعِیم پہنچ کر انہوں نے سولی کے پاس ۴۰ پہریداروں کو پایا۔ پھر جب پہرے دار غافل ہو گئے تو وہ حضرت خُبَیب کی لاش کو اتار کر گھوڑے پر رکھ کر روانہ ہو گئے۔ حضرت خبیب کی لاش بالکل تر و تازہ تھی۔ ہاتھ زخم پر تھا۔ زخم میں تازہ سرخ خون اور اس میں مشک کی خوشبو تھی حالانکہ سولی کو چالیس روز ہو گئے تھے۔

جب پہریداروں کی آنکھ کھلی تو انھوں نے لاش کو غائب پایا اور جا کر قریش کو اطلاع دی۔ قریش نے ستر آدمی تعاقب میں دوڑائے۔ جب تعاقب کرنے والے قریب پہنچے تو حضرت زبیر نے حضرت خُبَیب کو زمین پر رکھ دیا۔ فوراً زمین شق ہوئی اور حضرت خُبَیب کی لاش کو نگل گئی۔ اس روز سے حضرت خبیب بَلِیعُ الْاَرْضِ مشہور ہو گئے۔

بِنُزَال (قلعہ): یہ خیبر کے دوسرے حصے شَق کا ایک قلعہ تھا جہاں سخت مقابلہ ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے قلعے پر مٹھی بھر کنکریاں پھینک ماریں جس سے قلعہ لرز اٹھا اور اس کی دیواریں زمین بوس ہو گئیں۔ مسلمانوں نے قلعے کے اندر داخل ہو کر اہل قلعہ کو گرفتار کر لیا۔

بنو تَمِیم بن مُرّ: وَادِیُ الرُّمَّہ کے قریب نجد اور بُرَیْدَہ کے شمال میں آباد تھے۔ یہ عدنانیوں (مضریوں) کا ایک عظیم قبیلہ ہے ان کے متعدد بطون ہیں مثلاً الحارث بن تمیم، بنو الھجیج بن عمرو بن تمیم۔ بنو مالک بن عمرو بن تمیم بنو اسید بن عمیر وغیرہ۔

بنو تَمِیم کا وفد: چندرو ساسمیت اس وفد میں بنی تمیم کے دس آدمی تھے۔ ان میں عُطارِدُ بن حاجِب بن زُرارَہْ، میں سے ابن مَرْدَوِیہ، اَقْرَعْ بن حَابِس، زِبرِقانُ بن بَدْر اور عُیَیْنَہ بن حِصْن وغیرہ تھے۔ یہ لوگ اعرابی تھے اور سُقیا کے قریب آباد تھے۔ اور آداب رسالت سے واقف نہ تھے۔ مدینے پہنچ کر انہوں نے حجرۂ شریفہ کے پیچھے کھڑے ہوکر آپ ﷺ کو آواز دی۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی اور یہ آیتیں نازل ہوئیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔

تحقیق جو لوگ حجروں کے پیچھے سے آواز دیتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ﷺ نکل کر ان کے پاس جاتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔ (حجرات آیات ۴،۵)

پھر سب اہل وفد مسلمان ہوگئے اور آپ ﷺ نے ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا یہ وفد ۹ ہجری میں آیا تھا۔

بنو ثقیف: دیکھئے ثقیف۔

بنو جُذَامْ بن عدی: قحطانیوں میں سے کَہْلانُ کا ایک بطن۔ یہ وادی القریٰ سے آگے جبالِ حِسْمیٰ کے علاقے میں رہتے تھے۔ ۶ھ میں زید بن حارثہ اور ۸ھ میں عبد اللہ بن رواحہ کے لشکروں سے مقابلہ ہوا۔

بنو جَذِیمَۃ: بنو کِنانَہ کی ایک شاخ۔ یہ لوگ یَلَمْلَمْ کی جانب مکہ سے ایک دن کی مسافت پر آباد تھے۔

بنو خزاعۃ: یہ لوگ جُدّہ اور عُسفان کے درمیان آباد تھے۔

بنو دَوْس: قبائل عَسیرُ الکَبِیرۃ میں سے ایک قبیلے زَہْرانُ کا بطن۔

بنو ذُبْیَانُ: دیکھئے ذُبیانُ۔

بنو زُہرَۃُ بن کِلابُ: قریش کے بنو مُرّۃُ بن کلاب کا بطن۔

بنو زُہرَہ بن یزید: قَحطانِیُّون میں جُہَیْنَۃ کے بنی کاہل کا بطن۔

بنو ضَمْرَہْ: یہ مدینے سے آٹھ منزل کی مسافت پر آباد تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے وفائی معاہدہ کیا۔

بنو طَيِّئی بن یزید: عرب کا ایک مشہور قبیلہ۔ یہ لوگ شام کے قریب آباد تھے۔

بنو عبد الْمَدَانْ: قبیلہ بنو حارث کی ایک شاخ۔ یہ یمن میں آباد تھے۔

بنو فَزَارَہْ بن ذِبْیَانْ: عدنانیوں میں سے غَطْفَانْ کا بطنِ عظیم۔ یہ نجد اور وادی القُریٰ میں آباد تھے۔ پھر منتشر ہو گئے اور مصر وغیرہ چلے گئے۔

بنو فزارہ کا وفد: دس پندرہ افراد پر مشتمل یہ وفد تبوک سے واپسی کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ لوگ اسلام قبول کر کے واپس چلے گئے۔

بنو قُرَیْظَہْ: یہود کا ایک قبیلہ جو مدینے میں آباد تھا۔

بنو قَیْنُقَاعْ: یہ لوگ عبداللہ بن سَلَّامْ کی برادری سے تھے۔ تاجر اور صنعتکار تھے اور مدینے کے مضافات میں رہتے تھے۔ یہودیوں میں سب سے پہلے ان ہی لوگوں نے آپ ﷺ سے کیے ہوئے معاہدہ کو توڑا تھا۔

بنو مَحَارِبْ: عرب کے قبیلے بنو غطفان کی ایک شاخ کا نام۔ یہ لوگ نجد کے علاقے میں آباد تھے۔

بنو مُدْلَجْ: یہ رَابِغْ کے قریب آباد تھے۔ سُرَاقَہْ بن مالک بن جُعْشُمْ کے قبیلے کا نام ہے۔

بنو مُرَّہْ: عرب کا ایک قبیلہ جو فَدَکْ میں آباد تھا۔

بنو مُصَابْ: عرب کا یہ قبیلہ بھی فَدَکْ میں آباد تھا۔

بنو نَجَّارْ بن ثَعْلَبَہْ: قَحْطَانِیُوں میں سے قبیلہ الاَزْدْ کی شاخ الخَزْرَجْ کا بطن۔

بنو نَضِیْرْ: یہود کا ایک قبیلہ جو مدینے میں آباد تھا۔

بنو ھُذَیْل بن مُدْرِکَہْ: عدنانیوں میں سے مدرکہ بن الیاس کا بطن۔ طائف کے علاقے میں جبل غَزْوَانْ سے متصل سَرَاتْ میں آباد تھے۔

بنو اَسَدْ کا وفد: یہ دس آدمی تھے۔ جب یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت آپ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسلام

لانے کے بعد ان لوگوں نے شگونوں وغیرہ سے فال لینے اور کہانت اور رمل وغیرہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو ان سب باتوں سے منع فرما دیا۔

بنو الاَصْفَرْ: اس سے مراد روم کے لوگ ہیں۔ کیونکہ روم کے جس بیٹے سے رومیوں کی نسل چلی وہ کسی وجہ سے اصفر (پیلا) کے لقب سے مشہور ہو گیا تھا۔

بنی ثَعْلَبَہ (غزوہ): دیکھئے غزوۂ ذات الرقاع۔

بنی حَارِثَہ: انصار میں سے اوس کا ایک بطن۔

بنی حَنِیْفِیَۃ کا وفد: اس وفد میں مُسَیْلَمَۃ کَذّابْ بھی تھا جو مدینے پہنچ کر کہنے لگا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنا جانشین مقرر فرمائیں تو میں بیعت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ بیعت نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے تباہ فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا انجام دکھا دیا ہے۔

بنی ذُبّ بن جُرْھُمْ: عرب کا ایک قبیلہ۔ اسی قبیلے میں مُعَدّ بن عدنان کی شادی ہوئی۔

بنی ذُھَل بن شَیبان: عرب کا ایک مشہور قبیلہ۔

بنی سَالِمْ: قُبا اور مدینے کے درمیان بنی سَالِمْ بن عوف کے لوگ رہتے تھے۔ ہجرت کے موقع پر قُبا سے مدینے کے لئے روانہ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ جمعہ کی نماز ادا کی اور نماز سے پہلے نہایت فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ مدینے میں آپ ﷺ کا سب سے پہلا خطبہ اور سب سے پہلی نماز جمعہ تھی جس میں ایک سو اہل مدینہ شریک تھے۔

بنی سُلَیم (غزوہ): اس کو غزوۂ قرقرۃ الکدر یا قرارۃ الکدر بھی کہتے ہیں۔ غزوۂ بدر سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی سُلیم اور غطفان کے اجتماع کی خبر ملی تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شوال ۲ ہجری کی ابتدائی تاریخوں میں ۲۰۰ صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ کدر کے چشمہ پر پہنچ کر آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ دشمن پہلے ہی منتشر ہو چکا ہے۔ آپ وہاں ۳ دن قیام فرمانے کے بعد قتال کئے بغیر واپس تشریف لے آئے۔

بنی عَدِیُ بن نَجّارُ: خَزرَج کے بنی نجار کا بطن۔

بنی قَینُقَاع (غزوہ): یہ لوگ عبداللہ بن سَلَام کی برادری سے تھے۔ بہت بہادر، تاجر اور صنعت کار تھے اور مدینے کے مضافات میں رہتے تھے۔ یہودیوں میں سب سے پہلے انہی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے ہوئے معاہدے کو توڑا تھا۔ یہ غزوہ شوال ۲ ہجری یا جمادی الآخر ۳ ہجری میں ہوا۔ انہوں نے قلعے میں بند ہو کر دروازہ بند کر لیا۔ ۱۵ روز تک محاصرہ رہا۔ سولھویں روز قلعے سے اتر کر بلا شرط اس پر راضی ہو گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فیصلہ کریں گے وہ ان کو منظور ہوگا۔

بنی مُدلَج: دیکھیے مُدَلَج.

بنی اَنمَار: دیکھیے غزوۂ ذات الرقاع۔

بَنِیَّۃُ: حجاج کے بیٹے کا نام جو جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔

بُوَاطُ: مکہ سے شام جانے والے راستے میں جُحفَۃَ کے قریب مدینے سے ۴۸ میل پر جِبَالِ جُھَینَۃَ میں ایک دوشاخہ پہاڑ کی ایک شاخ کا نام جو ینبُع کے قریب اور رضوی کے نواح میں ہے۔

بُـوَاطُ (غزوہ): یہ دوسرا غزوہ ہے جو ربیع الاول میں ہوا۔ آپ ۲۰۰ مہاجرین کے ہمراہ قریش کے ایک تجارتی قافلے کے لئے نکلے تھے جس میں قریش کے ۱۰۰ آدمی اور ۲۵۰۰ اونٹ تھے۔ اس میں لڑائی کی نوبت نہیں آئی۔

البَوبَاۃُ: ارض تہامہ کا ایک صحرا۔ سعد بن ابی بکر بن ہوازن کی ایک وادی جو السراۃ میں ہے۔

بُوق: بگل۔ سینگ۔

البُوَیرَۃُ: مدینے کے قریب بنی نضیر کا ایک نخلستان۔

بَھرَاءُ کا وفد: ۱۳ افراد پر مشتمل یہ وفد یمن سے آیا تھا۔ سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور چند روز قیام کرنے کے بعد اپنے قبیلے میں واپس چلے گئے۔

بِئر: کنواں۔ جمع آبار۔

بِئْرُ البُضَّۃُ یا البُوْصَۃُ: یہ کنواں قباء کی طرف جاتے ہوئے راستے کے بائیں جانب بقیع کے قریب ایک بڑے باغ کے احاطے میں تھا۔ وفاء الوفا میں ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس بیر ہیں کہ میں ان سے اپنا سر دھولوں اور یہ جمعہ کا روز تھا۔ حضرت ابو سعید نے کہا۔ ہاں میرے پاس ہیں۔ پھر انہوں نے بیر نکالے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ البصۃ کی طرف گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر دھویا اور اپنے سر کا دھون اور جھڑے ہوئے بال البصۃ میں ڈال دیئے۔

بِئْرُ بُضَاعَۃُ: مدینے میں دار بنی ساعدہ اور ان کے کنوئیں کا نام جو مسجد نبوی سے تقریباً نصف کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لائے آپ نے ڈول میں وضو کیا اور وضو کا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ آپ کے زمانے میں جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو آپ اس کو کہتے کہ بُضاعَۃُ کے پانی سے غسل کرو۔

بِئْرُ حَاءُ: مسجد نبوی کے قریب ابو طلحہ انصاری کے باغ کا نام جس کے وسط میں اسی نام کا ایک کنواں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں داخل ہو کر سائے میں آرام فرماتے تھے۔ اور بئر حاء کا پانی پیتے تھے۔

بِئْرُ ذَرْوَانُ: بعض کہتے ہیں کہ یہ بِئْرُ ذِیْ اَرْوَانُ ہے۔ مدینے کا ایک قدیم اور مشہور مقام جو انصار کے بنی زُرَیْق کی منازل میں سے تھا۔ بئر ذروان اسی جگہ کی طرف منسوب تھا۔ لبید بن الاعصم یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے ٹوٹے ہوئے بالوں کو کنگھی کے دندانوں میں لپیٹ کر بنی زریق کے اسی کنوئیں میں دفن کر کے آپ پر جادو کیا تھا۔

بِئْرُ رُوْمَۃُ: اس کو رُوْمَۃ اور بئرِ عثمان بھی کہتے ہیں۔ مدینے کے ایک کنویں کا نام۔ یہ قبیلہ مُزَیْنَۃ کے ایک شخص کی ملکیت تھا جو لوگوں کو قیمتاً پانی دیتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے پہلے سال چار سو دینار میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا۔ اس کا ذکر غزوۂ احزاب میں بھی آتا ہے۔ واقدی کہتے ہیں کہ قریش کے لوگوں نے

وادی العقیق میں بئر رومہ پر پڑاؤ ڈالا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی کھدائی سے فارغ ہو گئے۔ تو قریش بھی اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ پہنچ گئے اور الجرف اور زغابہ کے درمیان مجتمع الاسیال کے پاس بئر رومہ پر اترے۔

بِئْرُ زَمْ زَمْ: پانی کا مشہور کنواں جو حرم مکی کے صحن میں مطاف سے متصل واقع ہے۔

بِئْرُ سُقْيَا (بِئْرُ حَرَّةِ الغَرْبِيَه): بدر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں کا شیریں پانی پیا اور صحابہ کرام کو اس کا پانی پینے کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ نے سُقیا کے گھروں کے پاس نماز پڑھی۔ یہ مدینے سے دو دن کی مسافت پر واقع ہے۔

بِئْرُ عُتْبَہ: بدر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن صَعْصَعَہ کو مسلمانوں کی گنتی کا حکم دیا۔ قیس نے سب لوگوں کو ابو عُتبہ کے کنوئیں کے پاس کھڑا کر کے گنتی کی اور بتایا کہ یہ ۳۱۳ ہیں۔ آپ ﷺ یہ سن کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ طالوت کے ساتھ بھی لوگوں کی اتنی ہی تعداد تھی جنہوں نے نہر کو پار کیا تھا۔

بِئْرُ العِهْن: اس کا قدیم نام بئر العسیرہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بدل کر بئر الالیسیرہ کر دیا تھا۔ یہ کنواں عوالی مدینہ میں مسجد قبا کے مشرق میں مسجد شمس کے قریب ایک بہت بڑے باغ بُستَان العِهْن میں چٹان کے اندر کھود کر بنایا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور وضو کر کے نماز ادا فرمائی، آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن اس کنوئیں میں ڈالا اور اس کے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ اس کنواں کا پانی بہت زیادہ تھا دن رات نکالنے پر بھی ختم نہ ہوتا تھا۔

بِئْرُ غَرْس: مدینے کا ایک مشہور کنواں جو سعد بن خیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا اور مسجد قباء کے مشرقی جانب نصف میل پر تھا۔ اس کا پانی بہت شیریں تھا اور دن رات نکالنے سے بھی کم نہیں ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا پانی پیتے تھے اور آپ نے اپنی وفات کے بعد اسی کے پانی سے غسل دینے کی وصیت فرمائی تھی۔

بِئْرُ مَرَق: مدینے کا ایک مشہور کنواں۔ بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو تعلیم دین کے لئے اہل مدینہ کی طرف بھیجا تو انہوں نے مدینے میں حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پاس قیام کیا۔ ایک دن حضرت مصعب اور اسعد بن زرارہ چند مسلمانوں کے ساتھ اسی کنوئیں پر جمع ہوئے اور اُسَید بن حُضَیر اور سعد بن معاذ جو بنی عبدالاشہل کے سرادر تھے اسی جگہ ایمان لائے تھے۔

بِئرُ مَعُونَۃ: مکے سے مدینے جانے والے راستے پر بنی سُلَیم کے علاقے میں ایک کنواں اور اسی نام کی آبادی۔ بئر معونہ بنی عامر اور بنی سُلیم کے پتھریلے علاقے میں بنی سلیم کے زیادہ قریب واقع ہے۔ بکری کہتے ہیں کہ بئر معونہ مدینے سے چار مرحلوں پر ہے۔ صفر چار ہجری میں سریۃ القراءؓ ی بھی اسی جگہ ہوا جس میں چالیس یا ستر قراء ی شہید ہوئے۔

بِئرُ مَعُونَۃ کا واقعہ (سریہ): اس کو سریہ القراءؓ ی بھی کہتے ہیں۔ یہ واقع صفر ۴ ہجری میں پیش آیا ابو براء عامر بن مالک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام کو نہ تو رد کیا اور نہ ہی قبول کیا۔ اور کہا کہ اگر آپ اپنے کچھ اصحاب کو دعوت اسلام کے لئے اہل نجد کی طرف بھیج دیں تو مجھے امید ہے کہ وہ اسے قبول کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد سے اندیشہ ہے۔ ابو براء نے جواب دیا میں ضامن ہوں۔ چنانچہ آپ نے ۴۰ یا ۷۰ صحابہ کو اس کے ہمراہ بھیج دیا اور منذر بن عمرو سعدی کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ جب یہ لوگ ایک کنوئیں کے پاس پہنچے جس کو بئر مَعُونَۃ کہا جاتا تھا، تو اچانک بنی سُلیم میں سے رِعْل اور ذکوان کے لوگوں نے آکر سب کو شہید کر دیا۔

بِئرُ مَیمُون: مکہ مکرمہ کے قریب ایک کنواں۔ یہ مسجد حرام اور منیٰ کے درمیان منیٰ سے قدرے قریب تھا۔

بِئرُ ابو عِنَبَۃ: یہ مدینے سے ایک میل پر واقع ہے۔ غزوۂ بدر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کنوئیں پر پہنچ کر اسلامی لشکر قائم فرمایا تھا اور جو لوگ کم عمر تھے ان کو واپس کر دیا تھا۔

بِئرُ ابو ایوب: یہ کنواں جنت البقیع کے شمال میں اور رومیہ کے مشرق میں ایک چھوٹے سے باغ میں واقع تھا اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا۔ یہ کنواں پتھروں

سے بنا ہوا تھا۔ اور پانی تک پہنچنے کے لئے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔

بِئْرُ اَرِیْس: مدینے کا ایک کنواں جو مسجد قباء کے بالمقابل تھا۔ حضرت عثمان کی خلافت کے چھٹے سال حضرت عثمان کے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس کنوئیں میں گر گئی تھی جو انتہائی کوشش کے باوجود نہ مل سکی۔ یہ انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس پر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس انگوٹھی سے خطوط اور احکام کو مہر کیا کرتے تھے۔ آپ اپنی حیات طیبہ میں اس کو پہنا کرتے تھے۔ آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر کنوئیں میں گرنے تک حضرت عثمان اس کو پہنتے رہے۔

بِئْرُ اَعْوَاف: یہ کنواں صدقاتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھا۔

بِئْرُ اُنَی یا بِئْرُ اَنیٰ: مدینے میں بنی قریظہ کے کنوؤں میں سے ایک کنواں۔ غزوۂ خندق سے فراغت کے بعد بنی قریظہ کے محاصرے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں پر قیام فرمایا تھا۔ اور آپ کے لئے ایک خیمہ نصب کیا گیا تھا۔

بئر اَنَس بن مَالک: یہ کنواں مسجد نبوی کے شمال مغرب میں باغ عینیہ (حدیقۂ رومیہ) کے شمال میں دار نخل کے قریب رباط کے اندر واقع ہے۔ یہی رباط حضرت انس رضی اللہ عنہ کا مکان تھا، اس کنوئیں کو بیر الحصارم بھی کہتے ہے، آج کل یہ زناطیہ کے نام سے مشہور ہے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس بن مالک بن نضر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے انہوں نے بکری کا دودھ دوہ کر اپنے اسی کنواں کا پانی ملا کر آپ ﷺ کو پیش کیا اور آپ نے اس کو نوش فرمایا۔

بئر اِهَاب: مدینہ منورہ کے قریب حرۂ غربیہ میں ایک کنواں جو اہل مدینہ میں زم زم کے نام سے مشہور تھا۔

بَیَاضَةُ یا بنی بَیَاضَةُ: انصار کا ایک بطن۔ مدینے میں ان ہی کی زمینوں میں جمعہ قائم ہوا تھا۔

بیت جِبْرِیْن: بیت المقدس اور غزۃ کے درمیان بیت المقدس سے دو مرحلے پر اور غزّۃ سے دو

مرحلے سے کم فاصلے پر ایک بستی۔

بیت الْحَرَامْ: خانہ کعبہ۔

بیت الْخَیْزُرَانْ: دارارقم ہی بعد میں بیت الخَیْزُرَانْ کے نام سے مشہور ہوا۔

بیت اللَّحْم: بیت المقدس کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش۔

بیت الْعَتِیْق: خانہ کعبہ۔

بیت الْمَعْمُوْر: فرشتوں کا قبلہ جو ساتویں آسمان پر ٹھیک خانہ کعبہ کے اوپر واقع ہے۔ ستر ہزار فرشتے روزانہ اس کا طواف کرتے ہیں۔ مسند احمد اور مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ عبادت کے بعد جب وہ نکل کر چلے جاتے ہیں تو پھر قیامت تک دوبارہ کبھی ان کی باری نہیں آئے گی۔

بیت الْمُقَدَّسْ: فلسطین کے شہر قُدس کا مشہور معبد (عبادت گاہ)۔

بیت النُّعْم: یمن میں صنعا کے قریب ایک قلعہ۔

اَلْبَیْدَاءُ: مکہ اور مدینے کے درمیان ایک میدانی علاقے کا نام جو مکہ کے راستے میں ذوالْحُلَیْفَة سے آگے ہے۔ ذوالْحُلَیْفَة سے آگے مکہ کی طرف ایک چڑھائی۔ حدیث میں اس ذکر آتا ہے۔

بِیْشَة: بلاد یمن میں ایک وادی کا نام جس میں کثرت سے لوگ آباد تھے۔ اس میں کھجور کے بے شمار چھوٹے بڑے درخت تھے۔ یہ مکہ سے ۵ مرحلہ پر یمن سے متصل تھی۔

بیعت رضوان: حُدَیْبِیَة میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کے نیچے جس کے سایے میں آپ ﷺ تشریف فرما تھے، صحابہ کرام سے انتقامِ خونِ عثمان کی جو بیعت لی تھی اسی کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔

بیھقی: ابوبکر بن احمد الحسینی۔ مشہور محدث اور فقیہ۔ ۳۸۴ ہجری میں بیہق میں پیدا ہوئے۔ ۴۵۸ ہجری میں نیشاپور میں انتقال ہوا مگر تدفین بیہق میں ہوئی۔ السنن الکبریٰ، دلائل النبوہ اور شعب الایمان مشہور تصانیف ہیں۔

﴿ت﴾

تَابِعِي: جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایمان کی حالت میں صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہو اور کم از کم ایک یا ایک سے زیادہ صحابیوں سے ملاقات کی ہو۔

تَبَالَۃُ: بلاد یمن میں ایک جگہ۔ تَبَالَۃُ اور مکے کے درمیان ۸ دن کی مسافت ہے۔ بکری کہتے ہیں کہ یہ مکے سے یمن کے راستے میں طائف کے قریب تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بیشہ کے نواح میں تربہ کے قریب تھا۔ حدیث اور سیرت کی کتابوں میں اس کا ذکر آتا ہے۔

تُبَّعُ: یہ یمن کا بادشاہ تھا اور نیک دل شخص تھا۔ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تُبَّع کو برا مت کہو۔ وہ اسلام لے آیا تھا۔

تَبَعُ تَابِعِيُ: تابعی کے بعد آنے والا۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام کے بعد تابعین کا زمانہ پایا اور ایمان کی حالت میں ان سے ملاقات کی ہو۔

تَبُوکُ: وادی القُریٰ اور شام کے درمیان ایک جگہ جہاں ۹ ھ میں غزوۂ تبوک ہوا جو آخری غزوہ تھا۔ یہ مدینے سے چودہ مرحلے پر اور دمشق سے گیارہ مرحلے پر ہے۔

تَبُوک (غزوہ): اس کو غزوۃ العسرۃ، ساعۃ العُسْرَۃ اور الفاضحہ بھی کہتے ہیں یہ سب سے آخری غزوہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوئے۔

یہ غزوہ نہایت تنگی کے زمانے میں ہوا۔ موسم سخت گرم، خشک سالی اور قحط تھا، کھجور کا پھل پک کر تیار تھا، زادراہ اور سواریوں کی قلت، طویل مسافت، دشمن کی قوت و کثرت تھی اور تبوک شام کے ایسے صحرا میں واقع تھا جہاں نہ درخت تھے، نہ سایہ، نہ پانی۔ ان حالات میں مسلمانوں کے لئے سفر نہایت تکلیف دہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہمت عطا فرمائی اور جو لوگ سفر کر سکتے تھے وہ سب آپ کے ہمراہ روانہ ہو گئے، سوائے منافقوں اور تین آدمیوں کے، البتہ سات آدمی ایسے بھی تھے جو سفری وسائل سے محرومی کے باعث آپ کے ہمراہ نہ جا سکے اس غزوے میں شرکت کرنے والوں کی تعداد تیس ہزار تھی۔ آپ ﷺ نے تبوک میں ۲۰ روز قیام فرمایا مگر کوئی مقابلے پر نہیں آیا۔ دشمن مرعوب ہو گیا اور آس پاس کے قبائل نے حاضر ہو کر سر تسلیم خم کیا۔

تَجلِیل: ہدی و قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا۔

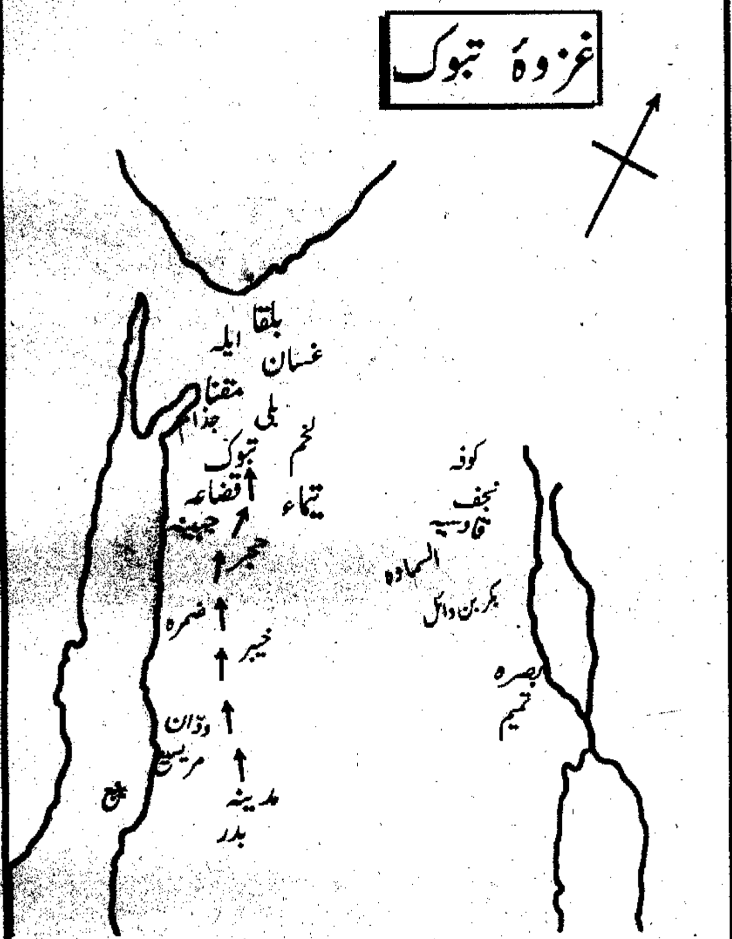
تُجِیب: یمن کے قبیلے کِندَہ کی ایک شاخ کا نام۔

تُجِیب کا وفد: اس وفد میں تیرہ آدمی تھے جو صدقات کا مال لیکر حاضر ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مال کو واپس لیجاؤ اور قبیلے کے فقرا میں تقسیم کر دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ قبیلے کے فقرا کو دینے کے بعد جو کچھ بچ گیا ہے وہی لیکر آئے ہیں۔ چند روز قیام کرنے کے بعد جب وہ جانے لگے تو آپ ﷺ نے ان کو عطیات دیکر رخصت فرمایا۔

تَحلِیق: حلق کرنا۔ سر کے بال منڈوانا۔ مناسک حج میں شامل ہے۔

تَحَنُّث: اس کے معنی عبادت کے ہیں۔ اس سے وہ عبادت مراد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے پہلے غار حرا میں کرتے تھے۔

تَحوِیلِ قِبلَہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے ہجرت کرنے کے بعد سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ پھر صحیح قول کے مطابق ۱۵ رجب



قیصر روم، عرب کے عیسائی قبائل کو ملا کر مدینے پر حملے کی تیاری کر رہا تھا۔ خبر ملتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار فوج کے ساتھ مدینے سے روانہ ہوئے۔ تبوک پہنچ کر آپ نے ۲۰ روز قیام فرمایا مگر کوئی مقابلے پر نہیں آیا۔ دشمن مرعوب ہو گئے اور آس پاس کے قبائل نے حاضر ہو کر سر تسلیم خم کیا۔

سن ۲ ھ میں واقعۂ بدر سے دو ماہ پہلے زوال کے وقت بیت اللہ کی طرف رخ کرنے کا حکم نازل ہوا۔ اسی کو تحویلِ قبلہ کہتے ہیں۔

تَخمُرُ بنت قُصَيّ: قُصَیُّ بن کلاب کی بیٹی کا نام۔

تُرَابُ: خاک۔ مٹی۔ جمع اَترِبَہ۔

تُـرَابُ (ابو): حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خطابی کنیت جو رسول اللہ علیہ وسلم نے ۲ ھ میں غزوۃ العشیرہ کے موقع پر دی تھی۔ بخاری کی روایت میں غزوۃ العشیرہ کا ذکر نہیں ہے۔

تُرُبَانُ: ذَاتُ الْجَیْش اور السَّیَالَہ کے درمیان مَلَلْ کے علاقے میں ایک وادی ہے جس میں کثرت سے میٹھے پانی کے کنوئیں ہیں۔ غزوۂ بدر کے لئے جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا تھا۔ مدینے اور تربان کے درمیان ۱۹ میل کا فاصلہ ہے۔ ذَاتُ الْجَیْش اور ملل کے درمیان ۹ میل کا فاصلہ ہے اور تربان ان دونوں کے درمیان ہے۔

تُرَبَۃ: مکہ سے دو دن کی مسافت پر ایک وادی جہاں بنو ھَوَازِنْ آباد تھے۔ ۷ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳۰ آدمیوں پر مشتمل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سریہ اسی جگہ بھیجا تھا۔ یہاں کھجور اور دوسرے پھل کثرت سے ہوتے تھے۔

تِرْمِذْ: بلخ کے قریب دریائے جَیحُوْن کے کنارے پر ایک مشہور شہر جس کے رہنے والوں میں بڑے بڑے علما گزرے ہیں مثلاً ابو عیسیٰ تِرمِذی، صاحبِ سُنَن اور حکیم تِرمِذی وغیرہ۔

ترمذی (امام): محمد بن عیسیٰ بن سَوْرَہ بن موسیٰ بن ضحاک بن السکن سلمی ترمذی۔ ان کی کنیت ابو عیسیٰ تھی۔ ولادت ترمذ ۲۰۹ ہجری، وفات بورغ (ترمذ) ۲۳ رجب ۲۷۹ ہجری، عمر ۷۰ سال۔ ترمذ دریائے آمو کی بالائی گزرگاہ پر بلخ کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امام ترمذی کو بے مثال حافظہ دیا تھا۔ ان کے اساتذہ میں امام بخاری، امام مسلم اور امام ابو داؤد جیسے نامور محدثین شامل ہیں۔ جامع ترمذی کے علاوہ ۵ تصانیف یادگار ہیں جن

میں کتاب شمائل نبویہ بے حد مقبول ہے۔

تَرِیْم: حضرموت کے دو شہروں میں سے ایک کا نام۔ دوسرے کا نام شِبَام ہے۔

تِرْیَم: مضایق امد وادی ینبع کے درمیان ایک وادی کا نام۔

تسبیح: سبحان اللہ کہنا۔

تِعْھِن: مدینے سے مکے کی طرف جاتے ہوئے قاحہ اور سقیا کے درمیان ایک چشمہ۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سُقیا سے مکے کی طرف ۳ میل پر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت مدینہ کے سفر میں اس کا ذکر آتا ہے۔

تغلب کا وفد: اس وفد میں ۱٦ آدمی تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔

تَغْلِب بن وائل: عرب کا ایک عظیم قبیلہ۔

تَغْلَمِین: بنی فزارہ میں ایک جگہ۔

تَقْصِیر: کتروانا۔ بالوں کو کتروانا۔

تکبیر: اللہ اکبر کہنا۔

تُکْتَم: زم زم کے ناموں میں سے ایک نام۔

تَکْرِیْت: موصل اور بغداد کے درمیان دجلہ کے مغربی جانب ایک مشہور شہر جو بغداد سے زیادہ قریب ہے۔ اس کے اور بغداد کے درمیان ۲۰ فرسخ کا فاصلہ ہے۔

تَلْبِید: احرام باندھنے سے پہلے بالوں میں گوند وغیرہ لگا لینا تا کہ بال ٹوٹنے سے محفوظ رہیں۔

تَلْبِیَۃ: زبان سے لبیک پکارنا جس کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ.

تَمَتُّع: جب حج کے ساتھ عمرے کی نیت کر کے دونوں کے مناسک علیحدہ علیحدہ ادا کیے جائیں۔ یعنی آفاقی، حج کے مہینوں میں میقات یا اس سے پہلے عمرے کا احرام باندھ کر

مکہ مکرمہ آئے اور عمرہ ادا کر کے احرام کھول دے، اور پھر اسی سال، اسی سفر میں وطن واپس جائے بغیر ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھ کر حج کرے۔

تَمِیْم: حضرموت کے قبائل میں سے ایک قبیلہ۔

تَمِیْم: بنی عمر کی فرع۔

تَمِیْم: غزیہ اور قحطانیہ کے دو بطنوں میں سے ایک بطن۔ یہ لوگ مصر کے علاقے میں آباد تھے۔

تَمِیْم بن هُذَیْل: عدنانیوں میں سے ہذیل کا ایک بطن۔

تَمِیْم دَارِیْ: ایک صحابی جو ۹ ہجری میں مسلمان ہوئے ان کی کنیت ابو رقیہ تھی اور ان تعلق قبیلہ لخم سے تھا۔ مسلمان ہونے سے پہلے عیسائی تھے۔ ۴۰ ہجری میں وفات پائی۔

تَمِیْم کا وفد: دیکھئے بنو تمیم کا وفد۔

التَّنَاضِبُ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ سیرت کی بعض کتابوں میں ہے کہ التناضب سرف سے اوپر کی جانب اضاءۃ بنی غفار میں سے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ التناضب اور اضاءۃ بنی غفار ایک ہی مقام کے نام ہیں۔ اس کا ذکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت کے واقعے میں بھی آتا ہے۔

تَنْعِیْم: مدینے اور شام کی سمت میں مکہ سے ۳ یا ۴ میل پر مکہ اور سرف کے درمیان ایک مقام۔ یہ جگہ حدود حرم سے باہر ہے۔ مکے کے لوگ یہاں سے عمرے کے لئے احرام باندھتے ہیں۔

تَوِلْ: ذُهْبَانْ کے شمال میں ایک چھوٹا ساحلی مقام ہے۔

تِهَامَة: عرب کا ایک وسیع علاقہ جو بحر احمر کے ساحل کے بالمقابل نجران تک پھیلا ہوا ہے۔ شدید گرمی اور لُو کی مناسبت سے اس علاقے کو تہامہ کہتے ہیں۔ اس کا ذکر حدیث اور سیرت کی کتابوں میں آتا ہے۔

تَارَاءُ: تبوک کے قریب شام میں ایک جگہ۔ بکری کہتے ہیں حجاز میں مدینے اور تبوک کے درمیان ایک جگہ۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی ایک مسجد ہے۔

تِیَانْ: دیار بنی ہوازن میں پانی کی ایک جگہ۔

تَیَبْ: مدینے کے قریب شام کی سمت میں ایک پہاڑ۔

تَیِتْ یا تَیَّتْ: ایک پہاڑ کا نام جو یمامہ کے قریب ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں غزوہ سویق میں ابوسفیان دوسو سواروں کے ہمراہ نکلا۔ وہ عذیہ کی طرف چلا یہاں تک کہ قناۃ میں ایک پہاڑ کے قریب اترا جس کو تیت کہتے تھے۔ یہ پہاڑ مدینے سے ۱۲ میل کے فاصلے پر تھا۔

تَیْسْ: پہاڑی بکرا۔ جنگلی بکرا۔ ہرن جمع۔ تُیُوْسْ

تَیْم: غالب بن فِہر کے لڑکے کا نام۔ تَیم کی اولاد کو بنو اَدْرَم کہا جاتا ہے۔

تیم: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

تَیْم بن ثعلبه: قحطانیوں میں سے کہلان کے قبیلہ طی کا ایک بطن۔

تیم بن شَیْبَان: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

تَیْم بن مُرَّہ: عدنانیوں کا ایک قبیلہ۔

تَیْمَاءُ: وسیع علاقہ۔ ایک قدیم اور مشہور تاریخی شہر۔ تبوک کے مشرقی جانب کچھ فاصلے پر شام اور دمشق سے آنے والے حاجیوں کے راستے پر شام اور وادی القُریٰ کے درمیان ایک شہر یا ایک چھوٹی بستی۔ النووی کہتے ہیں کہ یہ شام اور مدینے کے درمیان مدینے سے سات یا آٹھ مرحلوں پر ایک مشہور شہر ہے۔

﴿ث﴾

ثَبِیْر: مکہ کے بڑے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام جہاں قریش کے لوگ عبدالمطلب کو لے جاکر باران رحمت کی دعا کرتے تھے۔ بنو ھُذَیل کے ایک شخص کا نام ثَبِیْر تھا جو اس پہاڑ پر مرگیا تھا۔ بعد میں یہ پہاڑ اسی کے نام سے موسوم ہوگیا۔

ثرید: عربوں کا پسندیدہ کھانا جو گوشت کے شوربے میں روٹی چور کر بنایا جاتا ہے۔

ثَعْلَبْ: بحرین کے بڑے قبائل میں سے ایک قبیلہ۔

ثَعْلَبْ بن وَبَرَۃ: قحطانیوں میں سے قضاعہ کا بطن۔

ثَعْلَبَۃ: تیم کا ایک قبیلہ۔

ثَعْلَبَۃ: عدنانیوں میں سے عدوان کا بطن۔

ثَعْلَبَۃ: قحطانیوں میں سے معاویہ بن الحارث بن عدی کا فخذ۔

ثَعْلَبَۃ: قبیلہ غَطْفَانْ کی ایک شاخ کا نام۔

ثَعْلَبَہ بن بَکر: عدنانیوں کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن جَذْعَاء: قحطانیوں میں سے طئی کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن حُبَیْب: عدنانیوں میں سے تَغْلب بن وائل کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن دُوْدَانْ: عدنانیوں میں سے اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن سعد: عدنانیوں میں سے غطفان کا ایک بطن۔ ۳ ہجری میں غزوہ غطفان انہی لوگوں کے ساتھ ہوا تھا۔

ثَعْلَبَۃ بن سعد: عدنانیوں میں سے ذُبْیَانُ کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن سعد: عدنانیوں میں سے ضَبَّہ کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن شیبان: عدنانیوں میں سے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن عامر: قحطانیوں میں سے فزارہ کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن عقبہ: قحطانیوں میں سے کندہ کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن عمرو: قحطانیوں میں سے الازد کی ایک شاخ الخزرج کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن عمرو: قحطانیوں میں سے الازد کی ایک شاخ خزاعہ کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن عمرو: قحطانیوں میں سے الازد کی ایک شاخ الاوس کا بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن کعب: قحطانیوں میں سے الازد کی ایک شاخ غسان کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن مالک: قحطانیوں میں سے الازد کی ایک شاخ خزاعہ کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ بن مُرّ: عدنانیوں میں سے طابخہ کا ایک بطن۔

ثَعْلَبَۃ کا وفد: چار افراد پر مشتمل اس وفد نے فتح مکہ کے بعد ۸ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے اور اپنی قوم کے اسلام کا اقرار کیا۔ چند روز قیام کرنے کے بعد جب واپس جانے لگے تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سب کو پانچ پانچ اوقیہ چاندی عطا فرمائی۔

ثُغَامَۃ: ایک درخت کا سفید پھول۔

الثُّغُوْر: عرب کا ایک علاقہ جہاں اَیَادُ کی اولاد رہتی تھی۔ یمن میں حِمْیَرْ کا قلعہ۔

ثَقِیف: عرب کا ایک مشہور قبیلہ۔ یہ لوگ جبل حجاز میں مکہ اور طائف کے درمیان آباد تھے۔

ثَـقِیف کـا وفـد: یہ وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک سے واپس آنے کے بعد مدینے پہنچا۔ ان کو مسجد نبوی کے قریب خیمے میں ٹھہرایا گیا جہاں سے یہ لوگ قرآن بھی سنتے تھے اور لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے بھی دیکھتے تھے۔ پھر یہ لوگ مسلمان ہو کر اپنے وطن واپس چلے گئے۔

ثُمَـالَه اور حُدّانْ کے وفود: فتح مکہ کے بعد عَـلَـس الثُّمَالِیُ ومَسْلَمَۃ بن هَارَانُ الحُـدّانِی (ابن سعد کے مطابق مُسْلِیَۃُ بن هِـزَّان الهُـدّانی) اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور انہوں نے اپنی قوم کی طرف سے بھی آپ سے بیعت لی۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے ایک خط تحریر فرمایا جس میں ان کے اموال میں سے ان پر صدقہ فرض کیا گیا تھا۔

ثُمَامَۃُ بن عدی: ایک صحابی جو قریش سے تعلق رکھتے تھے۔

ثُمَامَۃُ بن اُثَالُ: بنو حنیفہ کا سردار۔ صحابی اور ان کی کنیت ابوامامہ تھی۔

ثمود: حضرت صالح علیہ السلام کی قوم۔

ثُنِیَّۃ: وہ موڑ جہاں سے مکے میں داخل ہوتے تھے۔

ثَنِیَّۃ: ٹیلے کا راستہ۔ پہاڑی راستہ۔ پہاڑ کی طرف راستہ۔

الثَّنِیَّۃُ البَیْضَاءُ: مکے کے قریب ایک گھاٹی جو وادیٔ فخ کی طرف اترتی ہے۔ بلدح اور فخ کے درمیان ایک جگہ۔ مدینے سے آنے والے راستے پر مکے کی وادیٔ فخ کی طرف ایک پہاڑی راستہ جو تنعیم کو جاتا ہے۔ تنعیم اور اس کے درمیان ایک کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

ثَنِیَّۃُ ذَاتُ الحَنْظَلْ. جدہ اور مکے کے درمیان گھاٹی میں ایک راستہ۔

ثَنِیَّۃُ الرِّکَابُ: پہاڑی علاقے میں نہاوند سے چند فرسخ کے فاصلے پر ایک پہاڑی راستہ۔

الثَّنِیَّۃُ العَائِر: یہ غَین سے بھی آتا ہے۔ اس کا ذکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت کے مراحل میں ملتا ہے۔

ثَنِیَّةُ الْعُقَاب: دمشق کے ایک نہایت سرسبز وشاداب علاقے میں ایک پہاڑی راستہ۔

ثَنِیَّةُ الْعُلْیَا: مکے کے اوپر کی جانب سے شہر میں داخل ہونے کا راستہ۔ آج کل اس کو مقام مَعَابَدَة کہتے ہیں۔

ثَنِیَّةُ الْمِذْرَاز: مدینے اور تبوک کے درمیان ایک جگہ، جہاں تبوک جاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی تھی۔

ثَنِیَّةُ مِذْرَانُ یا مَدِرَانُ: تبوک سے مدینے کے راستے میں ایک مقام۔ تبوک جاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ایک مسجد کی بنیاد رکھی تھی۔

ثَنِیَّةُ الْمَرَارُ: حُدَیْبِیَہ پر چڑھتے ہوئے پہاڑی راستہ۔

ثَنِیَّةُ الْمَرَةِ یا ثَنِیَّةُ الْمَرَّة: ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مقام سے گزرے۔ پہلے آپ ﷺ اَمَج کی طرف چلے، پھر خَرَّاز، پھر ثَنِیَّةُ الْمَرَّةُ اور پھر لَقِف سے گزرے حضرت عبیدہ بن الحارث بن عبدالمطلب کے سریہ میں ہے کہ وہ ۸۰ مہاجرین سواروں کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ وہ ثَنِیَّةُ الْمَرَّةُ کے نشیب میں حجاز کے پانی پر پہنچے۔

ثَنِیَّةُ الْوَدَاع: یہ مقام مدینے میں ہے۔ زمانہ قدیم سے مکے جانے والوں کو اس مقام تک آ کر الوداع کہا جاتا تھا۔ اس لئے اس کو ثَنِیَّةُ الْوَدَاع کہتے ہیں۔

ثَنِیَّةُ هَرْشَی: یہ ابواء اور جحفہ کے درمیان ہے۔

ثَنِیَّةُ ام قِرْدَانُ: مکے میں اسد بن سفیان بن عبدالاسد المخزومی کے کنویں کے نزدیک ایک جگہ۔

ثَوْبَان: صحابی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ اور یمن کے حمیری خاندان سے تھے۔ یہ غلام تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ پھر وہ آپ ہی کی خدمت میں رہتے تھے۔

ثَوْبَانُ بن بُجْدُدْ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کا نام۔

ثَوْرٌ: دو پہاڑوں کا نام۔ ان میں سے ایک مکہ میں ہے اور دوسرا مدینے میں۔

۱۔ مکہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ جو یمن کے راستے پر حرم سے تقریباً ۵ میل پر مکہ کی نچلی جانب واقع ہے۔ اس کی چڑھائی دشوار گزار ہے۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسی پہاڑ کے غار میں تین رات تک قیام فرمایا تھا۔

۲۔ مدینے میں جبل احد کے پیچھے شمال کی جانب جو ایک چھوٹا سرخی مائل گول پہاڑ ہے، اس کو بھی جبل ثور کہتے ہیں۔ یہ مسجد نبوی سے شمال کی جانب تقریباً ۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

ثُوَیْبَۃ: ابولہب کی آزاد کردہ کنیز جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ولادت کے ۳ یا ۸ روز بعد دودھ پلایا۔ ثویبہ ہی نے آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر ابوسلمہ کو دودھ پلایا۔ اس طرح یہ دونوں آپ ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں مگر ثوبیہ مسلمان نہ ہوئی اور کافرہ مری۔

﴿ج﴾

الجَارُ: بحرِ قلزم کے ساحل پر مدینہ منورہ سے ایک دن اور ایک رات کی مسافت پر ایک شہر۔ الجار سے ساحل جحفہ تک تین مرحلوں کی مسافت ہے۔ ایلہ اور الجار کے درمیان ۱۰ مرحلوں کی مسافت اور الجار سے جحفہ کے ساحل تک تین مرحلوں کی مسافت۔

جَاسُوْم: اس کو بئر جاسِم بھی کہتے ہیں۔ یہ شام کی سمت میں رَاتج کے نواح میں ابی الہیثم بن التَّیِّھَان کا کنواں تھا۔ اس کا پانی بہت عمدہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پانی پیا تھا۔ تبوک کے سفر میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔

جُبَارُ: خیبر میں وادی القُرٰی کے قریب جِنَابْ کے نواح میں ایک مقام۔ اس کا ذکر بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے سریہ میں آتا ہے جو تین سو افراد پر مشتمل تھا اور ۷ ہجری میں اہل جبار کی طرف بھیجا گیا تھا۔

جِبْرِیْن: بیت المقدس اور عَسْقَلانْ کے درمیان ایک قلعہ۔

جَبَلُ: پہاڑ۔ پہاڑی زمین۔ جمع جِبَالْ۔

جَبَلِ ثَوْر: دیکھیے ثور۔

جَبَلِ رَحْمَتْ: دیکھیے رَحْمَتْ۔

جَبَلِ حَجُوْن: دیکھیے حجون۔

جَبَلِ خُتَمْ: دیکھئے خُتَمْ.

جَبَلُ العَیْرُ: دیکھئے العَیْر.

جَبَلُ الرُّمَاۃُ: دیکھئے الرماۃ

جَبَلُ السَّرَاۃ: دیکھئے السَّراۃ۔

جَبَلِ سَلْع: دیکھئے سلع۔

جَبَلِ طَیِّئْ: دیکھئے طَیِّئْ.

جَبَلِ قُزَح: دیکھئے قُزَح.

جَبَلِ قُعَیْقِعَانْ: دیکھئے قُعَیْقِعَانْ.

جَبَلِ ابی قُبَیْس: دیکھئے قُبَیْس.

جَعْجَاثَۃ: بنی عمرو بن کلاب کے علاقے میں دِمَاخ کے پہاڑی سلسلے میں ایک بڑا پہاڑ۔

جُحْفَۃ: رَابِغ سے دس میل پر مدینے کے راستے میں مکہ معظمہ سے تین مرحلے پر اور مدینے سے ۶ مرحلے پر اور غدیرِ خُم سے دو میل پر ایک مقام ہے جو مصر اور شام سے آنے والے حاجیوں کی میقات ہے۔ اب یہاں کوئی آبادی نہیں۔ اسی کو مَہْیَعَۃ بھی کہتے ہیں۔

الجَدَاجِد: ہموار اور سخت زمین۔ ایک قدیم کنواں جہاں سے ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے راستے کے راہنما کے ساتھ گزرے تھے۔

جَدَّاوَۃ: مغربی جانب بَرْقَۃ کی بستیوں میں سے ایک بستی۔ اس کے اور وادیٔ مَخِیل کے درمیان ۲۴ میل کا فاصلہ ہے۔

الجَدْرُ (ذو): قباء کے نواح میں مدینے سے ۶ یا ۸ میل کے فاصلے پر جبل عیر کے قریب ایک چراہ گاہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ الغابہ سے متصل تھا۔

جَدْعَاءُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام۔ حجۃ الوداع کے موقعے پر ایک روز آپ ﷺ نے اسی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دیا تھا۔

جُدَّۃ: مکہ مکرمہ کے مغربی جانب ساحلِ سمندر پر آباد ایک شہر۔ یہ حجاز کا ایک بڑا شہر ہے۔ مکے اور جُدَّۃ کے درمیان ۷۵ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

جَدِیْس: عرب بائدہ کا ایک قبیلہ۔

جُدَیْعُ بن نُذَیْر: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم کا نام۔

جُذَامُ: دیکھئے بنوجُذَامُ.

جُذَامُ کا وفد: رفاعہ بن زید الجذامی غزوہ خیبر سے قبل اپنی قوم کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک غلام آپ کو ہدیہ کیا اور پھر آپ ﷺ کے دستِ مبارک پر اسلام کی بیعت کی۔ جب وہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے تو تمام قوم نے اسلام قبول کرلیا۔

جَذِیْمَۃ: بنوکنانہ کی ایک شاخ کا نام جو یَلَمْلَمْ کی جانب مکہ سے ایک دن کی مسافت پر آباد تھے۔

جَذِیْمَہ بن رَوَاحَہ: عدنانیوں میں سے غطفان کے بنی عبس کا فخذ۔

جَذِیْمَہ بن عامر: کنانہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ غُمَیْصَاء میں رہتے تھے جو مکے کے قریب یلملم کی جانب بَادِیَہ میں تھا۔ شوال ۸ ہجری میں یہاں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ایک سریہ بھیجا گیا جو ۳۵۰ مہاجرین وانصار پر مشتمل تھا۔

جَذِیْمَہ بن عوف: ربیعہ بن نزار کے عبدالقیس کا ایک بطن جو بحرین میں خَطّ کے نواح میں رہتے تھے۔

جَذِیْمَہ بن مالک: عدنانیوں میں سے اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

جَرْبَاءُ: ارض شام میں جِبَالُ السَّرَاۃ کے قریب حجاز کے نواح میں ایک شہر۔

جَرْجِیْس: بحیرا نامی عیسائی راہب کا اصل نام ہے جو شام کے شہر بصرہ میں رہتا تھا۔

جُرَش: طائف اور نجران کے درمیان یمن کا ایک تاریخی اور عظیم شہر۔ جہاں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت لیکر گئے یہ ان میں سے ایک مقام ہے۔ آپ ﷺ دو دفعہ جُرَش تشریف لے گئے اور ہر دفعہ حضرت خدیجہؓ نے آپ

ﷺ کو معاوضے میں ایک اونٹ دیا۔

جُرُف: مدینہ منورہ سے ۳ میل شمال کی جانب ایک جگہ جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کچھ جائداد تھی۔ مکے کے قریب بھی جُرف نام کی ایک جگہ ہے۔ یمن اور یمامہ میں بھی جُرف نامی مقامات ہیں۔ غزوۂ خندق، غزوۂ بنی لحیان، غزوۂ خیبر، غزوۂ مؤتہ اور غزوۂ تبوک میں اس کا ذکر آتا ہے۔

جَرْم کا وفد: اس قبیلے کی طرف سے ۲ آدمیوں کے ایک وفد نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ان میں سے ایک کا نام اَصْقَعْ بن شُرَیْح بن صُرَیْم تھا اور دوسرے کا نام ھَوْزَہ بن عمرو تھا۔

جُرْهُم: قحطانیوں کا ایک بطن۔ ابتدا میں یہ لوگ یمن میں آباد تھے۔ یمن سے حجاز منتقل ہوئے اور پھر مکہ میں آباد ہو گئے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی شادی اسی قبیلے میں ہوئی تھی۔

جِزْیَہ: حفاظت جان و مال کا محصول جو ذمی سے لیا جائے۔ جو لوگ جزیہ ادا کرتے ہیں اسلامی حکومت ان کی حفاظت بھی اسی طرح کرتی ہے جس طرح مسلمانوں کی حفاظت کرتی ہے۔ اور ان کے لئے بھی وہی قوانین ہوتے ہیں جو مسلمانوں کے لئے ہیں۔

جَسْرِ: کعب بن لوی کی ماں کے دادا کا نام۔

جُشَم: عدنانیوں میں سے حارث بن لوی کا ایک بطن۔

جُشَم بن بکر: عدنانیوں میں سے تغلب بن وائل کا ایک بطن۔

جُشَم بن ثقیف: عدنانیوں میں سے ثقیف کا ایک بطن۔

جُشَم بن جذام: قحطانیوں میں سے جذام کا ایک بطن۔

جُشَم بن الحارث: قحطانیوں میں سے الاوس کے بنی النَّبِیت کا ایک بطن۔

جُشَم بن الحارث: عدنانیوں کے اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

جُشَم بن حَرْب: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

جُشَم بن سعد: عدنانیوں کے تمیم کا ایک بطن۔

جُشم بن عامر: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

جُشَم بن قیس: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

جُشَم بن مالک: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

جُشَم بن ہوازن: عدنانیوں کے بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

جَعْدَہ کا وفد: ان کی طرف سے رُقّاد بن عمرو بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ نے مقامِ فَلَج میں ان کو ایک جائیداد عطا فرمائی۔

جِعْرَانَہْ: مکہ اور طائف کے راستے پر مکے کے قریب حِل میں ایک کنوئیں کا نام۔ غزوہ حنین سے واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ھَوَازِنْ کا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا تو آپ ﷺ یہاں ٹھہرے تھے۔ یہیں سے آپ ﷺ نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور یہاں آپ ﷺ کی ایک مسجد بھی ہے۔ مکہ سے اس کا فاصلہ ۲۷ کلومیٹر ہے۔

جُعْفِیّ کا وفد: ابوسَبْرَۃ یَزِید بن مالک اپنے دونوں بیٹوں سبرۃ اور عزیز کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔ آپ ﷺ نے یہ فرماتے ہوئے عزیز کا نام عبدالرحمان رکھ دیا کہ اللہ کے سوا کوئی عزیز نہیں۔

الجَلْعَبُ یا الجَلْعُبُ: ایک سیاہ پہاڑ جو مدینے کے نواح میں شمال کی جانب ۲۴ میل کے فاصلے پر ہے۔

جَمَارْ: یہ جَمْرَۃ کی جمع ہے۔ منیٰ میں حج کے دنوں میں جن تین ستونوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں ان کو اجتماعی طور پر جَمَارْ کہتے ہیں۔

الجَمَّاءُ: وادیٔ عقیق کے نواح میں جُرُف کی طرف ایک چھوٹا پہاڑ ہے۔ مدینے سے اس کا فاصلہ ۳ میل ہے۔

جُمَحْ: بنو جُمَحْ قریش کا ایک بطن تھے۔ یہ لوگ حرم مکی کے شمالی دروازے باب الزیادہ کی جگہ پر آباد تھے۔ ان ہی کے نام پر اس دروازے کو باب بنی جُمَحْ بھی کہتے ہیں۔

جَمَرَاتْ: منیٰ میں تین مقامات پر قد آدم ستون بنے ہوئے ہیں۔ جن پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان کو جَمَرَاتْ کہتے ہیں اور عرف عام میں ان کو شیطان کہتے ہیں۔

جَمْرَۃْ: منیٰ میں تین مقامات پر جو قد آدم ستون بنے ہوئے ہیں، جن پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان میں سے ہر ایک کو جَمْرَۃْ کہتے ہیں۔

جُمُعَۃْ: نبوت کے بارہویں سال اسعد بن زُرَارَہْ نے مدینے میں جمعہ قائم کیا اور سب کو نماز پڑھائی اور اس دن کا نام جمعہ تجویز کیا۔ اس سے پہلے اس کو یوم العَرُوبَۃْ کہتے تھے۔

الجَمُوْم: وادیٔ فاطمہ (مَرّا لظَّهرَانْ) کے خطے میں بنوسُلَیم کے علاقے میں ایک جگہ تھی جو اب بھی اسی نام سے موسوم ہے۔ بصرہ سے مکہ کے راستے پر قبا اور مَرّانْ کے درمیان ایک چشمہ۔ بطن نخل اور النقرہ کے درمیان ایک جگہ۔ بطن نخل کو آج کل الحناکیہ کہتے ہیں جو مدینے کے مشرق میں ۱۰۰ کلومیٹر کی مسافت پر ہے۔ الحناکیہ کے مشرق میں ۱۴۰ کلومیٹر کی دوری پر النقرہ ہے۔ مدینے سے النقرہ کا فاصلہ ۲۴۰ کلومیٹر ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ الجموم بطن نخل کے نواح میں بائیں جانب ہے اور مدینے سے بطن نخل ۴۸ میل کی مسافت پر ہے۔ اس کا ذکر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سریے میں آتا ہے جو ۶ ہجری میں بھیجا گیا تھا۔

جَمِیْل (ام): حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن جو ابتدائی زمانے میں مسلمان ہوئیں۔

جَنَابْ: السَّمَاوَہْ کے علاقے ارضِ کلب میں عراق اور شام کے درمیان ایک جگہ۔

الجِنَابْ: نجد میں ایک مشہور جگہ۔ خیبر میں سَلاحَ اور وادیٔ القُریٰ کے قریب ایک مقام۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بنی مازن کی منازل میں سے ہے اور نصر کہتے ہیں کہ یہ مدینہ اور فَید کے درمیان دیار بنی فزارہ میں سے ہے۔ بکری کہتے ہیں کہ یہ ارضِ غطفان میں ہے۔

جِنَایَتْ: اس کے معنی اس خطا اور قصور کے ہیں جو احرام کی حالت میں سرزد ہو جائے۔ مثلاً سلے ہوئے کپڑے پہن لینا، ناخن کاٹنا وغیرہ۔

جَنَّتُ البَقِیْع: مدینہ منورہ کا بابرکت قبرستان۔

جَنَّتُ المَعْلیٰ: مکہ معظمہ کا بابرکت قبرستان۔

الجَنَدُ: یمن میں ایک جگہ۔ یاقوت کہتے ہیں کہ الجند اور صنعاء کے درمیان ۵۸ فرسخ کی مسافت ہے۔ الجند میں ایک مسجد ہے جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بنائی تھی۔

جَنْدَلُ (ابو) بن سُهَیل بن عَمْرو: سہیل بن عمرو کے بیٹے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کی طرف سے صلح کی بات چیت کے لئے سہیل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔ جب صلح کی شرائط لکھی جارہی تھیں تو حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے گرتے پڑتے وہاں پہنچ گئے۔ ان کو دیکھ کر سُهَیل نے کہا کہ آپ ﷺ ان کو مجھے واپس کردیں۔ اگرچہ ابھی صلح کی تحریر مکمل نہیں ہوئی تھی مگر سُهَیل کے اصرار پر آپ ﷺ نے ابوجندل کو اس کے حوالے کردیا۔ کچھ عرصے بعد پھر یہ کفار سے چھٹکارا پاکر آرہے تھے کہ راستے میں ابوبصیر مل گئے اور یہ انہیں کے ساتھ ٹھہر گئے۔

جَنَفَاءُ: بنی فزارہ کے چشموں میں سے ایک چشمہ۔ خیبر اور فید کے درمیان بلاد بنی فزارہ میں ایک جگہ۔ غزوۂ خیبر میں اس کا ذکر آتا ہے۔

جَوْزِی (ابن): عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن حمادی بن محمد بن محمد بن جعفر الجوزی۔ ان کی کنیت ابوالفرج اور لقب ابن الجوزی ہے، ولادت بغداد ۵۱۰ ہجری اور وفات ۱۰ محرم ۵۹۷ ہجری، عمر ۸۷ سال۔ یہ حنبلی تھے۔ علم حدیث اور فن خطابت میں منفرد مقام تھا۔ ۳۴۰ سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ سیرت طیبہ پر مشہور کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ ہے جو ۴ جلدوں میں ہے۔ دیگر تصانیف میں ان کی تلبیسِ ابلیس بہت معروف ہے۔

جَوْشَنْ: مُعَدْ بن عَدْنَانْ کے سسر کا نام۔

جَوْف: ارض عاد میں ایک وادی۔ بحرمحیط پر اندلس کے مغرب میں ایک جگہ۔

جُوءَ اثَیْ یا جُوَ اثَیْ: بحرین کی ایک مشہور بستی کا نام۔ بحرین میں عبدالقیس کا قلعہ۔ یہ جاہلیت کے تجارتی مراکز میں سے ایک مرکز تھا۔

جُوَیْرِیَۃُ: بنی مُصْطَلِقْ کے قیدیوں میں ان کے سردار حَارِث کی بیٹی جُوَیْرِیَۃْ بھی تھی۔ جب مال

غنیمت تقسیم ہوا تو جویریہ ثابت بن قیس کے حصے میں آئی۔ ثابت بن قیس نے جویریہ سے مکاتبت کر لی یعنی طے شدہ رقم ادا کر کے آزاد ہو جائے۔ ادھر حارث نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں قبیلہ بنی مُصطَلِق کا سردار ہوں، میری بیٹی کنیز بن کر نہیں رہ سکتی۔ آپ ﷺ اس کو آزاد فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس معاملے کو جویریہ کی مرضی پر چھوڑتا ہوں۔ حارث نے جا کر جویریہ سے کہا کہ آپ ﷺ نے معاملہ تیری مرضی پر چھوڑ دیا ہے۔ جویریہ نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرتی ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے جویریہ کو آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا۔ ان کا مہر چار سو درہم تھا۔ انہوں نے ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔

جِہَادُ: یہ جُہْد سے مشتق ہے اور طاقت کے معنوں میں آتا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور محض اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور باغیوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی جانبازی اور جانثاری کے ساتھ لڑنے کو جہاد کہتے ہیں۔ اگر قومیت، وطنیت، حصول مال و زر، اظہار شجاعت و بہادری، دنیاوی نمود اور سلطنت و مملکت میں توسع وغیرہ کے لئے لڑا جائے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ جہاد نہیں بلکہ وہ ایک قسم کی جنگ ہے۔

جَہل (ابو): اس کا نام عمرو بن ہشام تھا۔ قریش میں بہت قوی اور بہادر تھا۔ آخری دم تک اسلام کی خوب دل کھول کر مخالفت کی، جنگ بدر میں واصلِ جہنم ہوا۔

جُہَیم بن الصَّلت: یہ شخص بنی مطلب بن مناف کے خاندان سے تھا اور غزوہ حنین کے وقت مسلمان ہوا۔ بدر کے موقع پر جُحفَہ میں اس نے نیم خوابی کی حالت میں کہا تھا کہ ابھی ایک سوار کہہ رہا تھا کہ ابوجہل، عُتبَہ بن رَبِیعَہ، شَیبَہ، زَمعَہ، ابوالبُختَرِی اور امیہ بن خلف مارے گئے۔ پھر اس سوار نے اپنے اونٹ کے سینے پر تلوار مار کر زخمی کر کے اس کو لشکر میں چھوڑ دیا۔ لشکر میں کوئی خیمہ ایسا نہ رہا جس پر اس اونٹ کے خون کے چھینٹے نہ پڑے ہوں۔ یہ خواب سن کر ابوجہل کہنے لگا کہ پہلے تو تمہیں بنی ہاشم کے جھوٹ سے

واسطہ پڑا تھا۔ اب تم لوگ بنی المطلب کے جھوٹ میں مبتلا ہو گئے۔

جُهَيْنَة: حجاز کا ایک عظیم قبیلہ جو مدینہ سے تین منزل کی مسافت پر ساحل سمندر سے قریب پہاڑی علاقے میں آباد تھا۔ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قبیلے سے غیر جانبداری کا معاہدہ کیا۔

جُهَيْنَـه کا وفد: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینے آ گئے تو عبدالعزیٰ بن بدر جہنی اور اس کا بھائی ابو رَوْعَـه مدینے آئے تو آپ نے عبدالعزیٰ کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمان رکھ دیا۔

جَيْحَانُ: ایک نہر کا نام جو سِدْرَةُ الْمُنْتَهىٰ کی جڑ سے نکلتی ہے۔

الـجَيْش (ذَاتُ): مدینے کے قریب البیداء سے آگے اور ذوالحُلَيْفَة سے چھ میل پر وادیٔ عقیق میں ایک مقام۔ ذوالحلیفہ اور تربان کے درمیان ایک وادی۔ بدر جاتے ہوئے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلوں میں سے ایک منزل تھی۔ غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر بھی آپ ﷺ نے یہاں قیام فرمایا تھا۔

جَيْشَـانُ کا وفد: ابو وہب جیشانی اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔ اس نے یمن کی شراب بِتْـعَ اور مِـزْر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جس کے زیادہ پینے سے نشہ ہوتا ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

الْجِيْفَةُ (ذُو): مدینے اور تبوک کے درمیان ایک جگہ

جَيْفَرُ: عمان کے حاکم کا نام جو ذیقعدہ ۸ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ مبارک کو پڑھ کر مسلمان ہوا۔ یہ نامہ مبارک حضرت عمرو بن العاص نے اس کو پہنچایا تھا۔

﴿ح﴾

حَاجُ: حج کرنے والا۔

الحارِث (ابو): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کی کنیت۔

حَارِث: فِهر بن مالک کے لڑکے کا نام۔

الحَارِث: یمن کا ایک اہم قبیلہ جو صنعاء کے قریب آباد تھا۔

الحَارِث: قحطانیوں کے جذام کا ایک بطن۔

الحَارِث: قحطانیوں کے خثعم کا ایک بطن۔

الحَارِث: قحطانیوں میں غسان کے عمرو بن مازن کا ایک بطن۔

الحَارِث بن بکر: عدنانیوں کا ایک بطن۔

الحَارِث بن تمیم: عدنانیوں کے ہذیل کا ایک بطن۔

الحَارِث بن جَفْنَه: قحطانیوں کے ازد میں سے غسان کا ایک بطن۔

الحَارِث بن خَزْرَج: قحطانیوں کے ازد میں سے خزرج کا ایک بطن۔

الحَارِث بن سعد: قحطانیوں کے قضاعہ کا ایک بطن۔

الحَارِث بن عبد المطلب: عدنانیوں میں سے قریش کا فخذ۔

الحَارِث بن عبد مناة: عدنانیوں میں سے طابخہ کا ایک بطن۔

الحَارِث بن عبد مناف: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

الحَارِث بن عمرو: عدنانیوں میں سے تمیم کا ایک بطن۔

الحَارِث بن عوف: عدنانیوں کے طابخہ کا ایک بطن۔

الحَارِث بن فهر: عدنانیوں میں سے قریش کا ایک بطن۔

الحَارِث بن کعب: عدنانیوں میں سے تمیم کا ایک بطن۔

الحَارِث بن کعب: قحطانیوں کے مذحج کا ایک بطن۔ یہ لوگ یمن میں رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ ہجری میں حضرت خالد بن ولید کو دعوت اسلام کے لئے بنو حارث بن کعب کی ایک شاخ عبدالمدٰن کی طرف بھیجا۔ ان لوگوں نے حضرت خالد کی دعوت اسلام کو قبول کر لیا۔ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو امن دیدیا۔

حَارِث بن کعب کا وفد: یہ لوگ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے تھے اور شوال ۱۰ ہجری میں حضرت خالد کے ہمراہ ان کا ایک وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینے حاضر ہوا۔ شوال کے آخر یا ذی القعدہ کے شروع میں اپنی قوم کی طرف واپس چلا گیا۔

حَارِث بن ابی هَالَة: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کے بیٹے اور ہند بن ابی ھَالَة کے بھائی تھے۔ یہ اللہ کی راہ کے سب سے پہلے شہید ہیں۔ انہوں نے حرم کعبہ میں رکن یمانی کے قریب اس وقت شہادت پائی جب ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ لوگو! لا الہ الا اللہ کہہ دو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ یہ سن کر مشرکین آپ ﷺ پر حملہ آور ہوئے۔ حارث بن ابی ہالہ آپ ﷺ کو بچانے کے لیے آگے بڑھے تو کفار نے انہیں گھیر کر شہید کر دیا۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۴۰ سے کچھ زیادہ تھی۔

حارث غَسَّانِی: پانچ سو برس تک غَسَّانِی خاندان شام پر حکمران رہا۔ آپ ﷺ کی بعثت کے زمانے میں حارث غَسَّانِی شام کا حکمران تھا۔

حارث بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے بیٹے کا نام۔

الحَارِث بن اسد: عدنانیوں کے اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

حَـارِثَہ بن نُعمَانُ: ان کے مکانات مسجد نبویؐ سے متصل تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت پیش آتی تو حضرت حارثہؓ اپنے مکانوں میں سے آپ ﷺ کو نذر کردیتے، اس طرح انہوں نے یکے بعد دیگرے اپنے تمام مکانات آپ ﷺ کی نذر کردیئے۔

حَـاطِبْ بن ابی بَلْتَعَہ: دور جاہلیت کے مشہور شاعر اور بدری صحابی۔ ہجرت سے پہلے اسلام قبول کیا اور تمام غزوات میں حصہ لیا۔ ۳۰ ہجری میں انتقال ہوا۔

حَائِلْ: ارض یمامہ میں بنی قُشَیر کی جگہ۔ ارض یمامہ اور بلاد باہلہ کے درمیان ایک جگہ۔ ابن کلبی کہتے ہیں کہ یہ طئی کے دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے۔

حُبَابْ بن مُنْذَرْ: غزوۂ احد کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کفار کی فوج کا اندازہ کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے آکر آپ ﷺ کو فوج کی تعداد کے بارے میں مطلع کیا۔

حُبَاشَہ: قدیم تہامہ کا ایک شہر اور بازار جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت لے کر گئے تھے۔ مدینے میں بھی اسی نام کا ایک بازار تھا۔

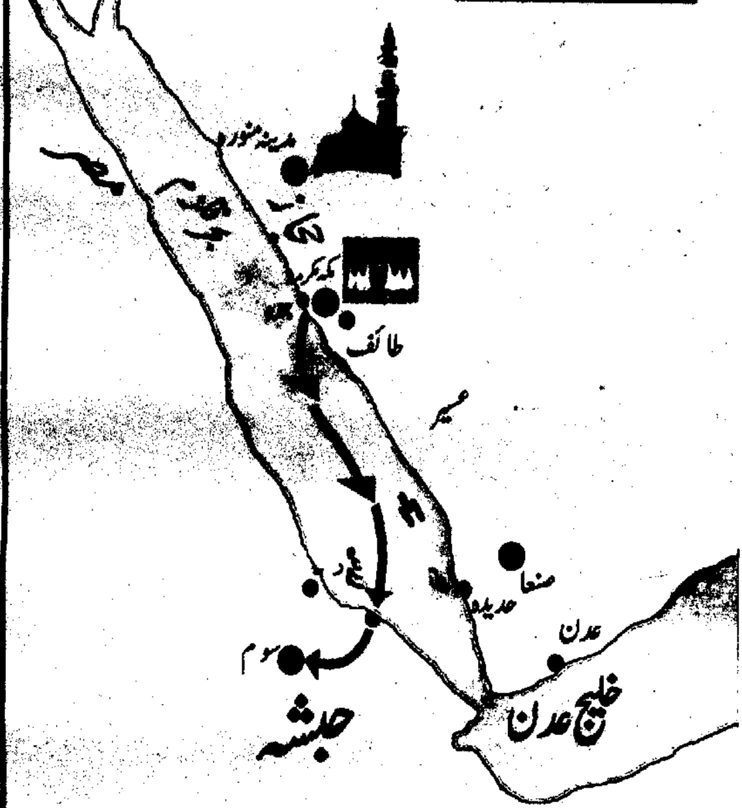
حِبَالْ: شام میں کرک کے قریب جبال السراۃ میں وادی موسیٰ کی ایک بستی

حِبَّـان (ابن): ان کا نام محمد تمیمی بن حبان بن احمد بن حبان تھا۔ چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئے۔ فقہ، حدیث اور طب پر دسترس حاصل تھی۔ کئی ضخیم کتابیں تصنیف کیں جن میں سے حدیث کی کتاب صحیح ابن حبان بہت مشہور ہے۔

حِبَرَہ: یمن کی دھاری دار چادر کا نام۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حبرہ بہت پسند تھی۔

حَبْشَہ یا حَبَشَہ: بلاد یمن کی غربی جانب طویل مسافت پر واقع ہے۔ کفار کے مظالم سے تنگ آکر مسلمانوں نے مکہ سے دو بار یہاں ہجرت کی۔ پہلی بار ۵ نبوی میں ۱۲ مردوں اور چار عورتوں نے ہجرت کی۔ دوسری بار ۶ نبوی میں ۸۳ مردوں اور ۱۸ عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

ہجرت حبشہ



کفار کی ایذارسانیاں جب حد سے بڑھیں تو آپ ﷺ نے اپنی جان اور ایمان بچانے کے لئے صحابہ کرام کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی ہدایت فرمائی جو بلادِ یمن کی غربی جانب طویل مسافت پر واقع ہے۔ چنانچہ نبوت کے پانچویں سال رجب کے مہینے میں بارہ مردوں اور چار عورتوں نے پوشیدہ طور پر رات کی تاریکی میں مکے سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس قافلے کے سردار حضرت عثمان بن عفانؓ تھے جو اپنی اہلیہ حضرت رقیہؓ کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ نبوت کے ساتویں سال دوسری ہجرت حبشہ ہوئی جس میں ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتیں تھیں۔

حَبْشَۃُ (ھجرت): کفار کی ایذا رسانیاں جب حد سے بڑھیں تو آپ ﷺ نے اپنی جان اور ایمان بچانے کے لئے صحابہ کرام کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی ہدایت فرمائی جو بلادِ یمن کی غربی جانب طویل مسافت پر واقع ہے۔ چنانچہ نبوت کے پانچویں سال رجب کے مہینے میں بارہ مردوں اور چار عورتوں نے پوشیدہ طور پر رات کی تاریکی میں مکے سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس قافلے کے سردار حضرت عثمان بن عفانؓ تھے جو اپنی اہلیہ حضرت رقیہؓ کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ نبوت کے ساتویں سال دوسری ہجرت حبشہ ہوئی جس میں ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتیں تھیں۔

حُبْشِیّ یا حُبَشِیّ: مکہ سے ۱۰ میل پر ایک جگہ۔

حَبِیْب: بنو ثقیف کے ایک سردار کا نام۔ یہ عُمَیْر کا بیٹا، عبدیالَیل اور مسعود کا سگا بھائی تھا۔ طائف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی دعوت اسلام دی مگر یہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح نہایت ترش روئی اور بداخلاقی سے پیش آیا۔ پھر اس نے اور اس کے بھائیوں نے کچھ اوباش لڑکوں کو آپ ﷺ پر پتھر برسانے اور آپ کا تمسخر اڑانے کے لئے اکسایا۔ ان بدبختوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر پتھر برسائے کہ آپ ﷺ زخمی ہو گئے اور آپ کی پنڈلیوں سے خون بہنے لگا۔

حَبِیْبَہ: ان کا نام رملہ اور ام حبیبہ کنیت تھی۔ یہ ابوسفیانؓ کی صاحبزادی اور امیر معاویہؓ کی بہن تھیں ان کا پہلا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا جو ابتدا ہی میں مسلمان ہوا اور دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ بعد میں عبید اللہ مرتد ہو کر عیسائی بن گیا۔ مگر ام حبیبہ اسلام پر قائم رہیں۔ ۷ھ میں آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ ۴۴ھ میں مدینے میں انتقال ہوا۔

الحَتْف: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تلوار کا نام جو بنو قینقاع کے ہتھیاروں میں سے آپ کے حصے میں آئی تھی۔

الحِتْف: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نام۔

حَجّ: لغت میں کسی عظیم الشان چیز کی طرف قصد کرنے کو حج کہتے ہیں۔ یہ اسلام کا پانچواں

رکن ہے۔اس کے معنی کسی خاص زمانے میں مخصوص فعل کے ساتھ مخصوص مکان کی زیارت کے ہیں۔

حِجَابَۃٌ : کعبہ کی کلید برادی اور تولیت۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس منصب پر عثمان بن طلحہ فائز تھے۔

حِجَازٌ : عرب کا علاقہ جس کے شمال میں یمن اور مشرق میں تِہَامَۃ ہے۔اس کو حجاز اس لئے کہتے ہیں کہ یہ تہامہ کو نجد سے علیحدہ کرتا ہے۔

حِجَّۃُ الْبَلَاغ: اس حج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے احکامات کی قولاً اور وعظ وخطاب کے ذریعہ بھی تعلیم دی اور عملاً بھی ان کو کر کے دکھایا۔اس لئے اس کو حجۃ البلاغ کہتے ہیں

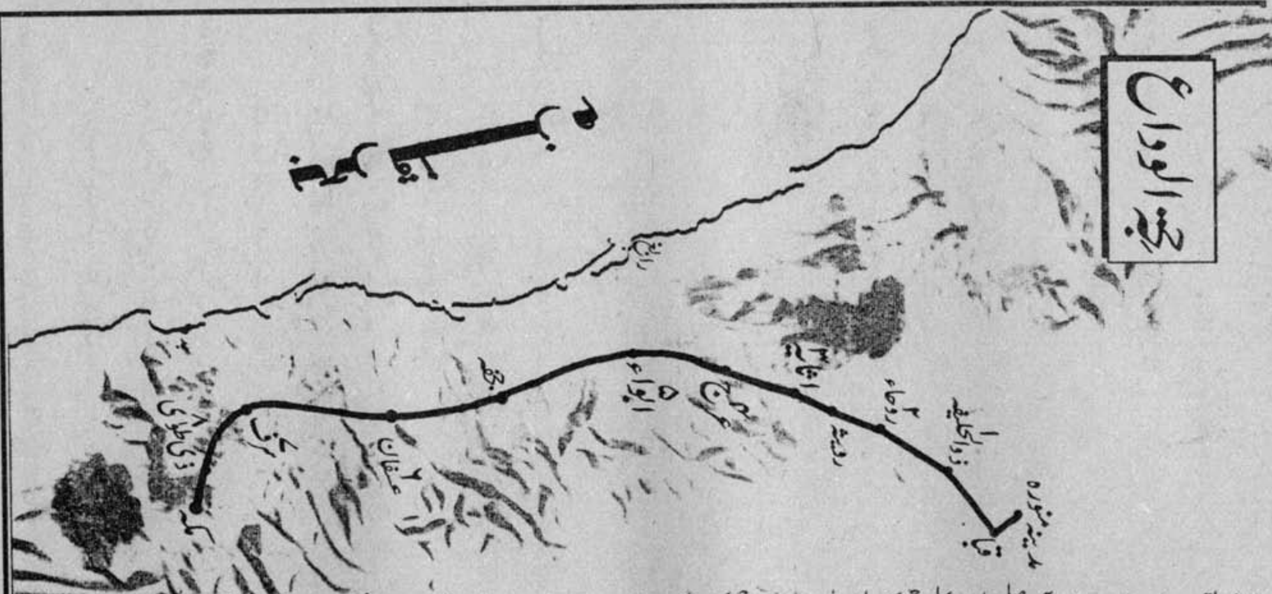
حِجَّۃُ التَّمَامُ اور **حَجَّۃُ الْکَمَالُ**: آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ .... الخ (سورۃ مائدہ آیت ۳) عین اس وقت نازل ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔اسی لئے اس کو حجۃ التمام اور حجۃ الکمال کہتے ہیں۔

حِجَّۃُ الْوَدَاعِ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ ہجری میں جو حج ادا فرمایا تھا وہ حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔اس کو حجۃ الوداع اس لئے کہتے ہیں کہ اس حج کے بعد آپ ﷺ نے وفات فرمائی اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج تھا۔اس کو حجۃ الاسلام، حجۃ البلاغ اور حجۃ التمام بھی کہتے ہیں۔

حِجَّۃُ الْاِسْلَام: حج کی فرضیت کے بعد یہ پہلا حج تھا۔ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حج نہیں کیا تھا۔اس لئے اس کو حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔

حِجْر : شام کے نواح میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کا علاقہ۔وادی القریٰ میں تبوک سے تقریباً چار میل کے فاصلے پر یہ جگہ ہے۔

حِجْر الکعبہ: اس کو حطیم الکعبہ بھی کہتے ہیں۔کعبہ کا وہ حصہ جو قریش نے کعبہ کی عمارت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتے وقت حلال پیسے کم ہونے کی بنا پر خالی چھوڑ دیا تھا، اسی کو آجکل حطیم کہتے ہیں۔چونکہ یہ کعبہ کا حصہ ہے اس لئے جب امام کے



۲۵ ذی القعدہ، ۱۰ھ بروز جمعہ یا ہفتہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے روانہ ہوئے اسی حج کے بعد آپ نے دنیا سے پردہ فرمایا اس لئے اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ ذوالحلیفہ پہنچ کر آپ نے عصر کی نماز ادا فرمائی اور رات کو وہیں آرام فرمایا۔ اگلے روز آپ نے حج کا احرام باندھا اور ذوالحلیفہ سے روانہ ہو کر روحاء میں قیام فرمایا۔ پھر آپ اثایہ، عرج، ابواء، عسفان اور سرف میں قیام فرماتے ہوئے ۴ ذی الحجہ کو ذی طوی پہنچے۔ یہاں آپ نے فجر کی نماز ادا فرمائی اور پھر غسل فرمایا اور مکے کی بالائی جانب سے شہر سے داخل ہوئے اور چاشت کے وقت باب السلام سے حرم میں داخل ہو کر طواف و سعی کی۔

ساتھ نماز ادا کی جاتی ہے تو حطیم کے اندر صف بندی نہیں کی جاتی بلکہ حطیم سے باہر باہر صف بندی کی جاتی ہے۔ میزاب کعبہ (کعبہ کا پرنالہ) بھی حطیم میں گرتا ہے۔

حَجَرُ عَسْقَلَانِیْ (ابن): دیکھئے عسقلانی۔

حَجَرِ اَسْوَدُ: یہ جنت کا ایک پتھر ہے جو بیت اللہ کے شمال اور مشرق کے درمیانی کونے میں نصب ہے۔ ہر طواف کرنے والا اس کو چومتا ہے یا اس کا استلام کرتا ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ حجر اسود جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے جس کی روشنی اللہ تعالیٰ نے سلب کر لی ہے ورنہ وہ مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو روشن کر دیتا۔

حَجل بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے لڑکے کا نام۔

حَجُوْن (جَبَل): وادیٔ محصب کی طرف معلاۃ سے متصل ایک پہاڑ جو بیت اللہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ہے۔ اسی نسبت سے اس کے سامنے والے محلے کو بھی الحَجُوْن کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے مکے کی آبادی اس سمت میں اسی حد تک تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عبدالمطلب کی تدفین بھی حجون ہی میں ہوئی تھی۔ عبدالمطلب کی وفات پر مکہ کا بازار کئی روز تک بند رہا۔

حُدُوْدِ حَرَمْ: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے۔ اس کی حدود پر نشان لگے ہوئے ہیں۔ اسی کو حدود حرم کہتے ہیں۔ اس کے اندر شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، جانوروں کو گھاس چرانا حرام ہے۔

الحُدَیْبِیَۃ: ایک کنوئیں کا نام ہے جس سے متصل اسی نام سے ایک گاؤں آباد ہے جو مکہ سے ۹ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس گاؤں کا اکثر حصہ حرم میں داخل ہے اور باقی حصہ حل میں ہے۔ صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان یہیں ہوئی تھیں۔

حُذَافَہ بن جُمَح: قریش کا ایک بطن۔

حُذَیْفَۃ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن کا نام۔ یہ آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھی اور شِیمَا کے لقب سے مشہور تھی۔

حِرَا: مکہ کے پہاڑوں میں سے ایک مشہور پہاڑ جو مکہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ آج کل اس کو جَبَلِ نُوز کہتے ہے۔ مشہور غار حرا جہاں پہلی وحی نازل ہوئی تھی اسی پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔ اس کی چڑھائی بہت دشوار گزار ہے۔

حَرَازُ: یمن میں زَبِید کے قریب ایک بستی۔

حُرَاضُ: مکہ کے قریب ذات عرق سے اوپر کی جانب ایک جگہ۔ عرب کا مشہور بت عُزّیٰ بھی یہیں نصب تھا، جو فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ کے حکم سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں منہدم ہوا۔

حَرَّانُ: جزیرہ اقور کا ایک عظیم اور مشہور شہر جو طریق موصل اور شام پر واقع ہے۔ یہ دیار مضر کا ایک قصبہ ہے۔

حَـرْبُ الْـفُجَارْ: اسلام سے پہلے عربوں میں خانہ جنگی ہوتی رہتی تھی۔ ان لڑائیوں میں سے ایک لڑائی حرب فُجارْ (گناہ کی لڑائی) کے نام سے مشہور ہے، کیونکہ یہ لڑائی حرمت والے مہینوں میں قریش اور قبیلہ قیس کے درمیان لڑی گئی تھی۔

حَرْب بن امیہ: قریش کا ایک رئیس اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ کا باپ اور ابولہب کا خسر۔

حَرْبَہ: چھوٹا نیزہ جو حبشیوں کا خاص ہتھیار ہے۔ وحشی بن حرب جس نے غزوۂ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا، اس میں کامل مہارت رکھتا تھا۔ وحشی فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو گئے تھے۔

الحَرَّةُ: سیاہ پتھریلی زمین گویا کہ آگ سے جلا دی گئی ہے۔

حَرَّةُ بنی بَیَاضَة: یہ مدینے کے مغرب میں حَرَّةُ الوَبْرَة سے متصل ہے۔

حَـرَّةُ بـنـی حَارِثـه: یہ مدینے میں حرۃ الشرقیہ یعنی حرۃ واقم سے متصل تھا۔ مدینے سے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جائے شہادت کی طرف جاتے ہوئے دائیں جانب آتا ہے۔

حَرَّةُ الـرَّجْلاءُ یـا الرَّجْلِي یا الرِّجْلِي: دیار جذام میں سیاہ پتھریلی زمین۔ اس کا ذکر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سریہ میں آتا ہے جو حِسْمٰی کی طرف بھیجا گیا تھا۔

حَـرَّةُ لَیلٰی: یہ دیارِ قیس میں ہے۔ غطفان کے بنی مرۃ کا حرۃ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مدینے کی طرف جاتے ہوئے وادی القریٰ کے پیچھے ہے۔ مدینے جاتے ہوئے شام کے حجاج یہاں ٹھہرتے تھے۔ اس میں کھجور کے درخت اور چشمے ہیں۔

حَـرَّةُ وَاقِم: مدینے کے دو حروں میں سے ایک حرہ جو مدینے کے مشرقی جانب واقع ہے۔ اس کو حرۂ بنی قریظہ بھی کہتے ہیں۔ دوسرا حرۃ الوبرہ ہے جو مغربی جانب واقع ہے۔

حَـرَّةُ الوَبْرَة: یہ مدینے کے مغرب میں ۳ میل کے فاصلے پر ہے۔ مدینہ دو حروں کے درمیان ہے۔ ایک مشرقی حرہ جس کو حرۃ الواقم کہتے ہیں اور دوسرا مغربی حرہ جس کو حرۃ الوبرہ کہتے ہیں۔

حَرَّةُ هَرْشَي: یہ ابواء اور جحفہ کے درمیان ہے۔

حَرْث: مالک بن نضر کے لڑکے کا نام۔

حَرْفِيَه: مدینے کے قریب ایک عرب قبیلہ۔

حَرَمِيّ: وہ شخص جو حدودِ حرم میں رہتا ہو، خواہ مکہ مکرمہ میں رہتا ہو یا مکہ مکرمہ کے باہر حدودِ حرم میں رہتا ہو۔

حَـزْم (ابن): ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم ظاہری۔ ولادت قرطبہ، ۳۰ رمضان ۳۸۴ھ، وفات ۲۸ شعبان ۴۵۶ھ، عمر ۷۲ سال، ان کی کنیت ابو محمد تھی اور ابن حزم کے نام سے مشہور تھے، بڑے محدث، فقیہ، مورخ، فلسفی اور ادیب تھے۔ چار سو کتابوں کے مصنف تھے۔

حَزْنُ: مدینے اور خیبر کے درمیان ایک راستہ۔ واقدی نے مغازی میں غزوۂ خیبر کے تحت اس کو ذکر کیا ہے۔

حَزْنُ يَرْبُوع: فَيْد کے قریب کوفہ کی طرف ایک جگہ۔

الـحَـزْوَرَةُ یا الحَزَوَّرَةُ: مکہ میں ایک بازار تھا۔ اب وہ حرم کی توسیع میں آچکا ہے۔ یہ باب ام ہانی کی سمت میں باب الوداع کے قریب تھا۔

حِسْـمٰي: ارض شام میں ایک جگہ۔ بنی جذام کے ایک شہر کا نام۔ حِسْمٰی اور وادی القریٰ کے درمیان دو رات کی مسافت۔ مدینے اور وادی القریٰ کے درمیان ۶ رات کی

مسافت۔ابن السِّکِیت کہتے ہیں کہ حِسْمٰی قبیلہ جُذَام کے پہاڑ کا نام ہے،اَیْلَہْ اور بنی اسرائیل کی وادی تِیْہ اور ارض بنی عذرہ کے درمیان تمام علاقے کو حِسْمٰی کہتے ہیں۔

اَلْحُصَیْب: زَبِیْد کے ایک شہر کا نام۔زبید ایک وادی ہے۔

حَضْرَ مَوْت یا حَضْرَ مُوْت: یہ بڑی وادیوں میں سے ہے۔کئی سو میل لمبی ہے۔یمن کی طرف سے نکل کر جبال حضرموت کے درمیان ایک بڑے حصے کو طے کرتی ہوئی جنوب مشرق کی طرف چلی جاتی ہے۔حضرموت کے پہاڑ عموماً بنجر اور غیر شاداب ہیں اور زیادہ بلند بھی نہیں ہیں۔حضرموت وصنعاء کے درمیان ۷۲ فرسخ کا فاصلہ ہے اور حضرموت وعدن کے درمیان ایک مہینے کی مسافت ہے۔

حَضْرَ مَوْت (سُوْق): حضرت موت ایک بڑی اور مشہور وادی ہے جو حضرموت کے سلسلہ کوہ کو درمیان سے قطع کرتی ہوئی سیکڑوں میل تک چلی گئی اور اس میں حضرموت کی بہت سی بستیاں ہیں۔جاہلیت کے زمانے میں یہاں بھی بازار لگتا تھا جس میں عرب قبائل جمع ہوتے تھے اور انکے شعراء آ کر اپنا کلام سناتے تھے اور تفاخر کرتے تھے۔

حَضْرَ مَوْت کا وفد: بنی وَلِیْعَہ،(شاہانِ حضرموت) کا وفد حاضرِ خدمت ہو کر مشرف باسلام ہوا۔اس وفد میں حَمْدَہ (یا جَمَد) مِخْوَس،مِشْرَح اور اَبْضَعَہ شامل تھے۔

حَضَنٌ: بالائی نجد میں ایک پہاڑ۔

حِضْوَۃ: مدینے کے قریب ایک جگہ۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مدینے سے ۳ مرحلوں پر ہے۔پہلے اس کا نام عَفْوَۃ تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تبدیل کر کے حِضْوَۃ کر دیا۔

حضور: یمن میں زبید کے علاقے میں ایک شہر۔

الحَضِیْرَۃ: دجلہ کے کنارے پر ایک جگہ۔

حَطِیْم: کعبہ کی جدید تعمیر کے وقت مشرکین مکہ کے پاس حلال سرمایہ اور سامان تعمیر کافی نہ تھا اس لئے کعبہ کی عمارت کے ساتھ شمال کی جانب زمین کا کچھ حصہ کھلا چھوڑ دیا گیا اور

اس کے گرد چار دیواری بنا دی گئی جو نصف دائرہ کی شکل میں ہے۔ اس کو حَطِیْم کہتے ہیں۔ حطیم کو طواف میں شامل کرنا واجب ہے۔ یہ حصہ خانۂ کعبہ میں شامل ہے اس لئے اس میں نماز ادا کرنا خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کی طرح ہے۔

حَفْصَہ: یہ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی ہیں۔ ۲ یا ۳ ھ میں آنحضرت ﷺ سے ان کا نکاح ہوا۔ ۴۵ ھ میں مدینے میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۶۰ سال تھی۔ ان کے اہل میں سے سات آدمی غزوہ بدر میں شریک تھے۔

حَفْنُ: مصر کے نواح میں ایک بستی۔

الحَفْیَاءُ: مدینے میں مسجد الرایہ کے قریب ایک جگہ۔ غابہ کے پیچھے اسفل مدینہ کی طرف ایک جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ثنیۃ الوداع اور الحفیاء کے درمیان ۵ یا ۶ میل کی مسافت ہے۔

حَکِیْم بن حِزَامْ: حضرت خدیجہ کے بھتیجے اور قریش کے نہایت معزز رئیس تھے۔ یہ آپ ﷺ کے خاص احباب میں تھے اور دارالندوہ کے مالک تھے، جس کو انہوں نے امیر معاویہؓ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں فروخت کر کے تمام رقم خیرات کر دی تھی۔

حکیم (اُمّ) البَیْضَاءُ: عبدالمطلب بن ہاشم کی لڑکی کا نام۔ اُمّ حکیم کی ماں کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھا۔ یہ حضرت عثمان کی نانی تھیں۔

حِلّ: حدود حرم اور حدود مواقیت کے درمیان جو زمین ہے اس کو حِلّ کہتے ہیں کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حدود حرم میں حرام ہیں۔

حَلَّاق: سر مونڈنے والا۔

حَلَبْ: ایک عظیم اور بہت وسیع شہر۔

الحَلَبِیُّ: علی بن بُرہان الدین الحَلَبِیُّ۔ ولادت ۹۷۵ ہجری، وفات ۱۰۴۴ ہجری، عمر ۶۹ سال، ان کی مشہور کتاب اِنْسَانُ الْعُیُوْنِ فِیْ سِیْرَہ الاَمِیْنِ المَامُوْن ۳ جلدوں میں عربی میں مختلف اداروں سے طبع ہو چکی ہے۔ یہ بنیادی طور پر سبل الھدیٰ والرشاد کا خلاصہ ہے۔ اس کا اردو ترجمہ امام السیر سیرت حَلَبِیَّۃ کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

حِلْفُ الفُضُوْلُ: حرب فجار کے بعد لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ جس طرح گزشتہ زمانے میں قتل وغارت سے بچنے کے لئے فضل بن فُضَالَہْ، فضل بن وَدَاعَۃ اور فُضَیل بن حارث نے حلف الفُضُوْل کے نام سے ایک معاہدہ ترتیب دیا تھا، اسی طرح کا معاہدہ اب کیا جائے۔ ابتدا میں جن لوگوں نے یہ معاہدہ ترتیب دیا تھا ان کے ناموں میں لفظ فضیلت کا مادہ موجود تھا چنانچہ اسی مناسبت سے اس کو حلف الفضول کا نام دیا گیا تھا۔

حَلَقْ: سر منڈوانا۔

حَلْقِیَاءْ: یہ اِرْمِیَاءْ پیغمبر کے والد تھے۔

حِلِّی: مِیْقَاتْ اور حدودِ حرم کے درمیان جو زمین ہے اس میں کسی بھی جگہ مستقل یا عارضی طور پر رہنے والا۔

حُلَیْس: یہ بنی کنانہ میں سے تھا اور قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتا تھا۔ حدیبیہ میں اس نے قریش سے مسلمانوں کے پاس جانے کی اجازت لی تھی۔ جب وہ مسلمانوں کے پاس آرہا تھا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم قربانی کے جانور لے کر اس کے سامنے سے گزرو۔ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر ان سے کہا کہ میں مسلمانوں کے ساتھ قربانی کے جانور دیکھ کر آیا ہوں۔ ان کی گردنوں میں قلادے پڑے ہوئے ہیں اور ان کا اِشْعَارْ کیا ہوا ہے، سو ان لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا مناسب نہیں۔

اَلْحُلَیْفَۃ (ذُو): مکہ کے راستے پر مدینے سے ٦ یا ٧ میل کے فاصلے پر ایک بستی۔ یہ اہل مدینہ کی میقات ہے۔ آج کل اس کو بئر علی کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر یہاں ٹھہرے تھے اور یہیں سے احرام باندھا تھا۔

حَلِیْمَۃ بنتِ ابو ذُؤَیب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ۔ ان کا تعلق بنوسعد بن بکر بن ھَوَازِنْ سے تھا۔ ان کے شوہر کا نام عبدالعزیٰ تھا یہ بھی بنوسعد سے تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے بقول حضرت حلیمہ سعدیہ اپنے نام ونسب کی طرح حلم، وقار اور سعادت سے موصوف تھیں۔

حِمٌّ: بلادِ طیّء میں ایک وادی کا نام۔

الحُمَامُ (ذَاتُ): مکہ اور مدینے کے درمیان ایک مقام۔

حَمْرَاءُ: بیت المقدس کے نواح میں ایک قلعہ۔ مصر میں ایک بستی کا نام بھی حَمْرَاءُ ہے۔

اَلْحَمْرَاءُ: مُسَيْجِدْ کے جنوب مغرب میں واقع راستہ کی ایک منزل ہے۔ اس میں میٹھے پانی کا ایک چشمہ ہے جس کی وجہ سے یہاں کھجور، لیمو، کیلے اور سبزیوں کی کاشت ہوتی ہے۔

حَمْرَاءُ الْاَسَدْ: مدینے سے ذوالحُلَیْفه جاتے ہوئے راستے کے بائیں جانب ایک مقام جہاں آپ ﷺ غزوۂ احد کے بعد قریش کے تعاقب میں تشریف لے گئے تھے۔ یہ ذوالحُلَیْفه سے تین میل اوپر کی جانب ہے۔

حَمْرَاءُ الْاَسَدْ (غزوہ): شوال ۳ ہجری میں غزوۂ احد سے واپسی پر قریش کے لوگ روحاء میں ٹھہرے اور ان کو خیال آیا کہ اب واپس جا کر مدینے پر اچانک حملہ کر دینا چاہیے۔ مسلمان اب مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ ادھر رسول اللہ ﷺ قریش کے تعاقب میں نکلے اور حمراء الاسد تک گئے مگر قریشی لشکر آپ کی خبر ملتے ہی مکے کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔

حَمْزَۃُ بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے لڑکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا نام۔

حَمْزَۃُ بن عبد المطلب (سریہ): جہاد کی اجازت ملنے کے بعد سب سے پہلا سریہ تھا جو ہجرت کے ساتویں مہینے ماہِ رمضان کے شروع میں بھیجا گیا۔ اس میں ۳۰ مہاجرین تھے اور کوئی انصاری نہیں تھا۔ مشرکین کی جماعت میں ۳۰۰ آدمی تھے اور ان کا لیڈر ابو جہل تھا۔ سِیْفُ البَحْر پر دونوں کا آمنا سامنا ہوا اور قتال کے لئے صف بندی ہو گئی مگر مجدی بن عمرو الجہنی نے جو دونوں کا حلیف تھا معاملہ رفع دفع کرا دیا۔

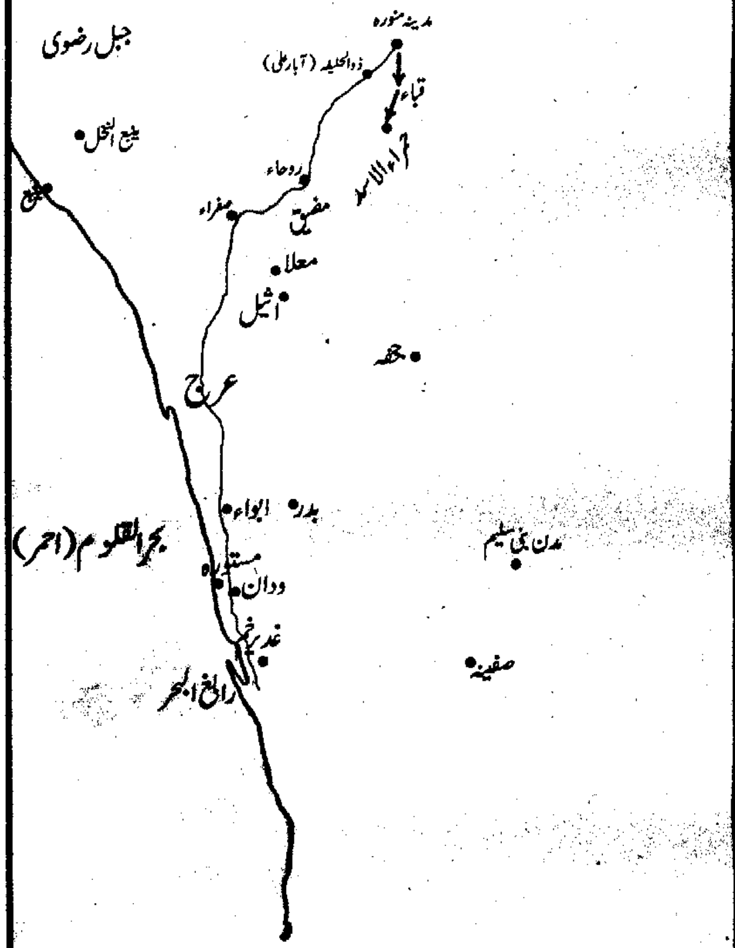
حِمْص: دمشق کے قریب شام کا ایک قدیم، مشہور اور بڑا شہر تھا۔

حَمْلٌ: یمن کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

حَمَلٌ: ایک پہاڑ کا نام۔ مکے کے قریب نخلۃ الیمانیہ میں ایک پہاڑ۔

الحَمَلُ (وادی): یمامہ کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

غزوۂ حمراء الأسد



شوال ۳ ہجری میں غزوۂ احد سے واپسی پر قریش کے لوگ روحاء میں ٹھہرے اور ان کو خیال آیا کہ اب واپس جا کر مدینے پر اچانک حملہ کر دینا چاہیے۔ مسلمان اب مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ ادھر رسول اللہ ﷺ قریش کے تعاقب میں نکلے اور حمراء الاسد تک گئے مگر قریشی لشکر آپ کی خبر ملتے ہی مکہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوا

حِمٰی: محفوظ چراگاہ۔ اصمعی کہتے ہیں کہ (مدینے کی) حمی دو ہیں۔ ایک حِمٰی ضِرِیَّۃ اور دوسری حِمٰی الرَّبَذَۃ۔

حِمْیَرْ: یمن کی ایک مشرک قوم جو ذو الکلاع کی اولاد تھے۔

حِمْیَرْ کا وفد: رمضان ۹ ہجری میں شاہانِ حمیر کا قاصد، مالک بن مُرارہ رَہاوِیِّ، ان کا خط اور ان کے اسلام کی خبر لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان کو ٹھہرائیں اور ان کی مہمان داری کریں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن عبد کُلال، نُعیم بن عبد کلال اور نعمان سرداران ذی رُعَین اور ہمدان کو ایک خط تحریر فرمایا۔

حِناطَۃ حِمْیَرِیْ: ابرہہ کا ایک سفیر۔

حَنَّاکِیَۃ: مدینے سے تقریباً سو میل مشرق میں ایک مشہور نخلستان ہے۔ مدینے کے سفر میں شمالی نجد اور عراق کے قافلے یہاں ٹھہرتے تھے۔

اَلْحَنَّانُ: بڑے پہاڑ کی طرح ایک بہت بڑا ٹیلہ۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان بدر کے قریب ایک ریگستان۔

حَنْبَلْ: احمد بن محمد بن حنبل۔ ولادت بغداد ربیع الثانی ۱۶۴ھ، وفات بغداد ربیع الاول ۲۴۱ھ، عمر ۷۷ سال، سب سے عظیم تصنیف مُسْنَدِ احمد ہے، جو دس لاکھ احادیث کا انتخاب ہے۔ فقہ حنبلی انہی کی جانب منسوب ہے۔

الحَنْظَلْ (ذَاتْ): شعب الشیق کے آخر میں بلدح کی طرف ایک پہاڑی راستہ۔

حَنْظَلَہ بن کعب: قحطانیوں کے ازد کا ایک بطن۔

حَنْظَلَہ بن مالک: تمیم کا ایک بڑا قبیلہ۔

حنیفہ (ابو): ان کا نام نعمان بن ثابت تھا اور ابو حنیفہ کنیت تھی۔ پیدائش ۸۰ ہجری، وفات ۱۵۰ ہجری۔ فقہا کے چار معروف مکاتب فکر میں مشہور ترین مکتب فکر فقہ حنفی کے بانی اور حدیث میں سنن کی طرز پر سب سے پہلی کتاب، کتاب الآثار کے مؤلف ہیں۔

حنیفہ کا وفد: دیکھئے بنی حنیفہ کا وفد۔

حَنِیفِیَّتْ: اصطلاح میں حنیف اس مسلمان شخص کو کہا جاتا ہے جو تمام باطل ادیاں سے منہ موڑ کر حق کی طرف مائل ہو جائے۔ یا اس شخص کو حنیف کہا جاتا ہے جو ملت ابراہیمی کے قبلہ بیت الحرام کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتا ہو۔ عرب میں حنیفیت ابتدا ہی سے موجود تھی اگرچہ اس کی شکل بدل چکی تھی اور توحید جیسے بنیادی عقائد کی جگہ شرک و بت پرستی نے لے لی تھی۔

حنیفیہ (بنو): مسیلمہ کذاب کا قبیلہ جو یمامہ میں آباد تھا۔ مسیلمہ اپنے قبیلے کا سردار تھا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

حُنَیْن (وادی): مکے کے شمال مشرق میں طائف کے قریب ذِی الْمَجَازْ کی طرف ایک وادی۔ واقدی کے مطابق حنین مکہ سے تین رات کی مسافت پر تھا۔

حُنَیْن (غزوہ): فتح مکہ کے بعد شوال میں ہوا۔ اس کو غزوۂ ہوازن بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں بنو ہوازن سے مقابلہ ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۲ ہزار کا لشکر تھا۔ جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح ہوئی، ۴ مسلمان شہید ہوئے، ۷۰ کافر واصلِ جہنم ہوئے اور بھاری مقداری میں مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔

الحَوَاشِي (ذَاتْ): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زرہ کا نام۔

حَوْرَانْ: قبلے کی سمت میں دمشق کے قریب ایک وسیع علاقہ جہاں بے شمار بستیاں اور کھیت ہیں۔

الحَوْرَاءُ: ایسی عورت جس کی آنکھوں میں سیاہی کے ساتھ ساتھ سفیدی بھی شدید ہو۔ ذی المروہ سے پیچھے ینبع کے شمال میں ایک ساحلی شہر۔ مصر میں حجاز کی جانب ایک علاقہ جو بحر قلزم کے مشرقی جانب واقع ہے۔ الحوراء اور ذی المروہ کے درمیان دو رات کی مسافت۔ ذی المروہ اور مدینے کے درمیان ۸ بردیا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ۔

حوض کَوْثَرْ: ساتویں آسمان کی بالائی سطح پر واقع ایک نہر کا نام جس کے پیالے یاقوت، موتی اور زبرجد کے ہیں۔ اور اس پر سبز رنگ کے لطیف پرندے ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

حَوْضَی یا حَوْصَاءُ: وادی القریٰ اور تبوک کے درمیان ایک جگہ تبوک جاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں ٹھہرے تھے۔

اَلحَوْمَانُ: بلادِ بنی عامر بن صعصعہ میں ایک جگہ۔

حَوْمَانَةُ الدَّرَّاجِ: بصرہ سے مکے کے راستے میں القَيْصُوْمَه کے قریب پانی کی ایک جگہ۔

حُوَيِّصَةُ: یہ ابھی اسلام نہیں لایا تھا اور مُحَيِّصَةُ سے عمر میں بڑا تھا کہ مُحَيِّصَةُ نے ابن سُنَيْنَة یہودی کو قتل کر دیا جو بڑا تاجر تھا۔ حُوَيِّصَةُ نے مُحَيِّصَةُ کو پکڑ کر مارنا شروع کر دیا۔ مُحَيِّصَةُ نے کہا مجھے ایک ایسی ذات نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا کہ اگر وہ تیرے قتل کا حکم دیتی تو میں ضرور تیری گردن مار دیتا۔ حُوَيِّصَةُ یہ سن کر حیران رہ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آیا۔

حُوَيْطَبُ بن عبد العُزّٰی: قریش کے ایک سردار کا نام۔

حَیّ: کنبہ جو قبیلے سے چھوٹا ہو۔

حَيْدَانُ: معد کے لڑکے کا نام۔ (ابن سعد کے مطابق)۔

حِيْرَة: اسلام سے پہلے شاہانِ عراق کی تخت گاہ۔

اَلْحِيْرَة: کوفے سے تین میل پر ایک نیا شہر۔

حِيْس: ایک عمدہ حلوئی جو کھجور، آٹے اور مکھن سے تیار کیا جاتا ہے۔

اَلْحَيْسَرُ (ابو) انس بن رافع: خزرج کا ایک شخص جو جنگ بُعَاث سے پہلے چند نو جوانوں کے ہمراہ اپنی قوم خزرج کی طرف سے قریش کے کسی قبیلے کو اپنا حلیف بنانے کے لئے مدینے سے مکے آیا تھا۔

اَلحَيْلُ: مدینے اور خیبر کے درمیان غابہ کے قریب ایک جگہ۔

حَيَّةُ بنت هاشم: ہاشم کی بیٹی کا نام۔

حُيَيُّ بن اَخْطَبُ: یہ یہودی تھا۔ یاسر بن اخطب کا بھائی اور اپنی قوم بنو نضیر کا سردار تھا۔ اسی نے بنو قُرَيْظَة کے سردار کعب بن اسد کو غزوۂ احزاب کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی دشمنی پر جمع کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔

﴿خ﴾

خَاخ: مکے اور مدینے کے درمیان حَمْرَاءُ الاَسَد کے قریب وادیٔ عقیق کی حدود میں ایک جگہ جس کو رَوْضَۃُ خَاخ کہتے ہیں۔

خالد بن ولید (سریہ [1]): فتح مکہ کے بعد ۲۵ رمضان ۸ ہجری کو عُزّٰی نامی بت کو منہدم کرنے کے لئے ۳۰ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔ یہ بت وادیٔ نخلہ میں نصب تھا جو مکے کی مشرقی جانب ایک دن کی مسافت پر واقع ہے۔

خالد بن ولید (سریہ [2]): اس کو سریۂ غُمَیْصَاء بھی کہتے ہیں۔ غزوۂ حنین سے پہلے شوال ۸ ہجری میں ۳۵۰ مہاجرین وانصار پر مشتمل یہ سریہ بنو جذیمہ کی طرف روانہ فرمایا جو بنو کنانہ کی ایک شاخ تھی۔ یہ لوگ یلملم کی جانب مکے سے ایک دن کی مسافت پر آباد تھے۔ ان میں سے کچھ لوگ قتل ہوئے اور کچھ قید ہوئے۔

خالد بن ولید (سریہ [3]): تبوک میں قیام کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ۴۲۰ سواروں کے ہمراہ اُکَیْدَرْ بن عبدالمالک نصرانی کی جانب روانہ فرمایا جو ہرقل کی طرف سے دومۃ الجندل کا گورنر تھا۔ اکیدر نے ۲۰۰۰ اونٹوں، ۸۰۰ گھوڑوں، ۴۰۰ زرہوں اور ۴۰۰ نیزوں پر صلح کی پیش کی جو قبول

کر لی گئی۔ صحیح قول کے مطابق اکیدر کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

خالد بن ولید (سریہ ۴): ربیع الاول ۱۰ ہجری میں بنو عبد المدان کی جانب دعوت اسلام کے لئے روانہ فرمایا جو قبیلہ بنو حارث بن کعب کی ایک شاخ تھے اور یمن میں آباد تھے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اس کو قبول کر لیا اور حضرت خالد نے ان کو امن دے دیا۔

خالدہ بنت حارث: عبداللہ بن سَلَّامؓ کی پھوپھی۔ یہ ہجرت مدینہ منورہ کے بعد ابتدائی دنوں میں اسلام لے آئی تھیں۔

خالدہ بنت ہاشم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہاشم کی لڑکی کا نام۔

خَبَّابُ بن الْاَرَت: ایک مشہور صحابی جن کو ابتدائے اسلام میں مشرکین مکہ نے بے پناہ تشدد کا نشانہ بنایا۔ ان کا تعلق قبیلہ تمیم سے تھا اور لوہار کا کام کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں غلام بنا کر فروخت کر دیئے گئے تھے۔ ام انمار نے ان کو خریدا تھا۔ دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لائے۔ ۳۷ ہجری میں کوفہ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

الخَبَارُ: مدینے کے قریب وادیٔ عقیق کے نواح میں مغرب کی جانب ایک جگہ۔

خُبَّانُ: زیریں نجران میں ایک جگہ۔ یمن میں نجران کے قریب ایک بستی جو اسی نام کی وادی میں واقع ہے۔ اس کا ذکر اسود عنسی کذّاب کے قصے میں آتا ہے۔

خَبطْ: درخت کے پتوں کو کہتے ہیں جو لاٹھی وغیرہ سے جھاڑے جائیں۔

خُبَیب بن عَدِیؓ: ایک مشہور صحابی جو واقعہ رَجِیع میں شہید ہوئے اور بَلِیعُ الْاَرْض (زمین کے نگلے ہوئے) کے لقب سے مشہور ہیں۔

خُبَیب بن اِسَافؓ: ہجرت مدینہ کے موقع پر قبا پہنچ کر حضرت ابوبکرؓ نے ان کے مکان پر قیام فرمایا تھا۔

خُبَیْتُ: مدینے سے شمال کی جانب ۲۴ میل کے فاصلے پر ذی القصہ اور الطرف کے راستے پر ایک جگہ۔ بنی عبس اور اشجع کا مشترکہ پانی۔

الخَبَط: مدینے سے پانچ دن کی مسافت پر، ارض جہینہ میں ساحل بحر کے قریب ایک جگہ۔ ابو عبیدہ بن الجراح کے سریہ میں اس کا ذکر آتا ہے جو ۸ ہجری میں بھیجا گیا تھا۔ اس سریہ میں ۳۰۰ مہاجرین وانصار تھے۔ دوران سفر لوگوں نے بھوک کی شدت سے درختوں کے پتے جھاڑ کر کھائے تھے۔ اس لئے اس کو سریہ خبط کہتے ہیں۔ پھر سمندر نے ان کے لئے ایک بہت بڑی مچھلی نکال دی جس سے وہ واپس آنے تک کھاتے رہے۔

خَتمَم (جبل): مکے کے قریب ایک پہاڑ۔

خَثْعَم: عرب کا ایک قبیلہ جو یمن میں تَبَالَه کے قریب بِیْشَه کے علاقے میں آباد تھا۔

خَثْعَم اور عَثْعَث کے وفود: ذوالخلصہ بت کے انہدام کے بعد خثعم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ عثعث بن زَجْر اور انس بن مُدرِک بطور وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے اور ان کی خواہش پر آپ ﷺ نے ان کے لئے امن کا فرمان لکھوایا۔

خَدِیْجَه: یہ قریش سے تھیں مکہ میں ان کا خاندان نہایت معزز اور دولت مند تھا۔ یہ آپ کی سب سے پہلی بیوی تھیں اور سب سے پہلے اسلام لائی تھیں۔ کوئی مرد یا عورت ان سے پہلے اسلام نہیں لایا۔ حضرت خدیجہ کے بطن سے دو یا تین لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ نبوت کے دسویں سال ۶۵ سال کے عمر میں انتقال ہوا اور حجون میں دفن ہوئیں۔

الـخَـذَوَات: ابن سعد کے مطابق العرج کے قریب ایک جگہ۔ واقدی نے غزوۃ المریسیع میں اس کا ذکر کیا ہے۔

الخَرّارُ: مدینے کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ جُحْفَهُ اور رَابِغ کے قریب ایک وادی۔ غَدِیْرِ خُم بھی اسی کے قریب واقع ہے۔ طائف کے قریب وَجّ کے زیریں حصے میں ایک جگہ۔ خیبر میں بھی اس نام کی ایک جگہ ہے۔ سفر ہجرت اور سریہ سعد بن ابی وقاص میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ جو ایک ہجری میں بھیجا گیا تھا۔

خِرَاش بن اُمَیَّهْ خُزَاعِیْ: ایک صحابی۔ حُدَیْبِیَه میں قیام کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنا ایلچی بنا کر اہل مکہ کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ ان کو بتادیں کہ ہم صرف بیت

اللہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں، جنگ کے لئے نہیں۔ مگر قریش نے ان کے اونٹ کو مار ڈالا اور وہ خود بڑی مشکل سے جان بچا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔

الخَرْجُ: ارض یمامہ میں ایک وادی جس میں بکر بن وائل میں سے بنی قیس بن ثعلبہ بن عُکابہ کی بستیاں ہیں۔ یہ یمامہ کی بہترین وادیوں میں سے ہے۔

الخِرْنَق: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زرہ کا نام۔

خَزْوَرَۃ: حرم مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام تھا۔ اب یہ حرم کی توسیع میں آ چکی ہے۔

خُرَیْم: مدینے اور الروحاء کے درمیان ایک پہاڑی راستہ۔ مدینے اور الجار کے مابین ۲ پہاڑوں کے درمیان ایک راستہ۔ بکری کہتے ہیں کہ المضیق اور الصفراء کے درمیان ایک پہاڑی راستہ جو الجار کی طرف جاتا ہے۔

خُزَاعَۃ: قحطانیوں میں سے ازد کا قبیلہ۔ قدیم زمانے میں یمن میں آباد تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے ان لوگوں نے بنو جرہم کو حجاز سے نکال کر حجاز اور مکے پر قبضہ کر لیا تھا۔ پھر قصی کے زمانے میں یہ لوگ جدہ میں آباد ہو گئے تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں کے حلیف بن گئے اور پھر یہی لوگ فتح مکہ کا سبب بنے۔

خِزْرَج: مدینے کے ایک قبیلے کا نام جس کا سلسلہ قحطان سے جا ملتا ہے۔ اسلام کے بعد یہ لوگ انصار کہلائے۔

خُزَیْمَۃ: مُدْرِکَۃ کے ایک لڑکے کا نام جو ملت ابراہیمی پر تھا۔

خُسْرُو نَوْشِیْرَوَانْ: یہ قُبَاذ کے بعد ایران کا حاکم بنا۔

خُشُبْ (ذو): مدینے سے ایک رات کی مسافت پر شام کے راستے پر ایک وادی۔ یہاں بڑی تعداد میں پانی کے چشمے ہیں۔ ابو قتادہ کا جو سریہ فتح مکہ سے پہلے بطن اضم بھیجا گیا تھا اس میں اس کا ذکر آتا ہے۔ واقدی نے غزوۂ تبوک میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسجد بھی ہے۔

خُشَیْن کے وفود: سب سے پہلے ابو ثعلبہ خُشَنِیْ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہو کر اسلام لایا جب آپ ﷺ غزوۂ خیبر کی تیاری کر رہے تھے۔ ابو ثعلبہ بھی آپ کے ہمراہ خیبر روانہ ہو گیا اور غزوے میں شریک ہوا اس کے بعد خشین کے ۷ آدمیوں کا ایک اور وفد آ کر مسلمان ہوا اور پھر واپس اپنی قوم کی طرف چلا گیا۔

خَضِرَۃ: مدینے کے مشرق میں بنی سلیم اور غطفان کے درمیان قیس عیلان کے بنو محارب کا علاقہ۔ یہ علاقہ حجاز سے متصل مشرقی نجد میں ہے۔

خضرۃ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیز کا نام۔

الخُضَیرِیَّۃ: بغداد کا ایک محلہ۔

الخُطُّ: بحرین میں عبدالقیس کا محلہ، جہاں کثرت سے کھجور پیدا ہوتی تھی۔ مکے کا ایک پہاڑ۔

خَطَّابُ: عدنان کے تمیم کا ایک بطن۔

الخِطمِیَّ یا الخَطمِی یا الخَطمَاءُ (ذَاتُ): تبوک کے جنوب سے مدینے کی طرف ۵ مرحلوں پر ایک جگہ۔ مدینے سے تبوک جاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ایک مسجد بنائی تھی۔

الخَلائِقُ: مدینے سے ۱۲ میل کے فاصلے پر عبداللہ بن ابی جحش کی زمین۔ آج کل اس کو خلیقہ عبداللہ کہتے ہیں۔ اس میں کھیت اور کھجور کے باغ ہیں۔ غزوۃ العشیرہ میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

خَلدُونُ (ابن): عبدالرحمٰن ولی الدین۔ ولادت تیونس یکم رمضان ۷۳۲ ہجری، وفات قاہرہ ۱۵ رمضان ۸۰۸ ہجری، عمر ۷۶ سال۔ ۴۲ سال کی عمر میں اپنی مشہور تاریخ لکھنا شروع کی جس کا عربی نام کتاب العِبَر ہے اور مقدمے کے ساتھ ۸ جلدوں میں ہے۔

الخَلَصَۃُ یا الخَلَصَۃُ (ذو): ایک گھر کا نام جس میں ایک بت نصب تھا۔ گھر کو الخلصۃ کہتے تھے اور بت کو ذو الخلصہ کہتے تھے۔ مکہ اور یمن کے درمیان تبالہ میں مکے سے ۷ رات کی مسافت پر عرب کا ایک بت جس کو ۱۰ ہجری میں جریر بن عبداللہ البجلی نے منہدم کیا۔

خَلَف: عدنان کے قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

خُلَیسَۃُ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیز کا نام۔

خُلَیْص: مکے اور مدینے کے درمیان ایک قلعہ۔

خَلِیْفَۃُ بن خَیَّاط: وفات ۲۴۰ ہجری۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط کے مؤلف۔ یہ کتاب فتوحات وغزوات کے سلسلے میں اہم ابتدائی ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس میں ۱۰۰ ہجری تک کے واقعات ہیں۔ سن وار تاریخ پر یہ پہلی اور مستند کتاب ہے۔ ان کی طبقات بھی معروف ہے۔

خَلِیْقَۃ: مدینے اور دیار بنی سُلَیم کے درمیان مدینے سے ۱۲ میل پر ایک منزل۔

خُم: رَابِغ کے قریب جُحْفَہ سے دو میل جنوب میں مکے اور مدینے کے درمیان ایک مقام ہے۔ یہاں ایک غَدِیْر (تالاب) ہے جہاں حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو جمع کر کے ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔

الخَنَادِم: مکہ کا ایک پہاڑی سلسلہ جو مسجد حرام کے قریب جبل ابی قبیس اور شعب ابی عامر سے شروع ہوتا ہے اور مشرق میں المفجر تک چلا جاتا ہے۔ اور جنوب میں المفجر الغربی تک جاتا ہے۔ فتح مکہ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

خَنَاس: حضرت مصعب بن عمیرؓ کی ماں کا نام۔

خِنْدِف: مُدْرِکَہ، طَابِخَہ اور قَمْعَہ کی ماں کا نام ہے جو یمن کی رہنے والی تھی۔

الخَنْدَق: وہ خندق جو ۵ ہجری میں غزوۂ احزاب کے موقع پر حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے مدینے کے دفاع کے لئے کھودی تھی۔

اَلْخَنْدَمَۃ: مکے کا ایک مشہور پہاڑ۔ منیٰ کے راستے میں دائیں طرف جبل ابی قبس کی پشت پر ایک پہاڑ۔

خَوْد: لوہے کی ٹوپی جسے دوران جنگ سر اور چہرے کی حفاظت کے لئے اُوڑھا جاتا ہے۔

خُوْزِسْتَان: ایران کے ایک صوبے کا نام۔ ھُرْمُزَان اسلام لانے سے قبل اسی صوبے کے گورنر تھے۔

خَوْلَان: یمن کے قبائل میں سے ایک قبیلہ جو مآرب کے مغرب میں رہتے تھے۔

خَوْلَان بن عمرو: قحطانیوں کے کہلان کا ایک بطن۔

خَوْلَان کا وفد: یہ وفد شعبان ۱۰ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس میں دس آدمی تھے۔ جب یہ لوگ اسلام کی تعلیم حاصل کر کے واپس جانے لگے تو

آپ ﷺ نے ان کو زادِ راہ دیا۔

الخَیالُ: حِمیٰ ضریہ کی طرف جانے والا ایک راستہ۔ بنی تغلب کا علاقہ۔

خَیبَر: مدینے سے تقریباً ۹۶ کلومیٹر شمال میں شام کی طرف جاتے ہوئے ایک حرّے (کالی پتھریلی زمین) کے قریب واقع ہے۔ یہاں یہودیوں کے بہت سے قلعے تھے، جن میں سے بعض کے آثار اب بھی باقی ہیں۔ ان قلعوں کو مسلمانوں نے غزوۂ خیبر میں فتح کیا تھا۔ یہ علاقہ نہایت زرخیز اور یہودیوں کا سب سے بڑا مرکز تھا۔

خَیبَر (غزوہ): یہ جمادی الاولیٰ یا محرم ۷ ہجری میں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۱۴۰۰ پیدل اور ۲۰۰ سواروں کا لشکر تھا۔ دس دن محاصرہ رہا اور صفر کے مہینے میں خیبر فتح ہوا۔ خیبر چونکہ جنگ سے فتح ہوا تھا اس لئے خیبر کا مال اُن تمام مجاہدین میں تقسیم ہوا جو جنگ میں شریک تھے۔

خَیزُوم: حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام۔

خَیف: پہاڑ کا نچلا حصہ جو عام سطح زمین سے بلند ہو۔

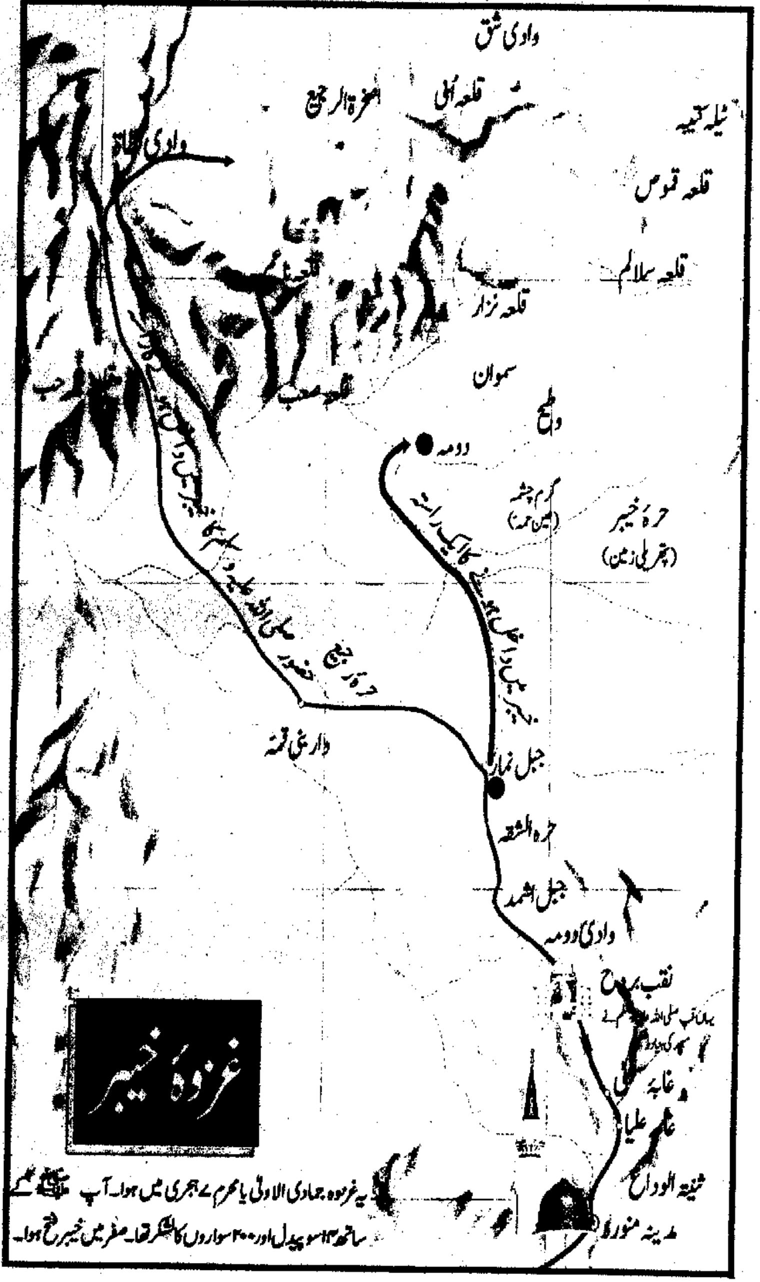
خَیفُ الحُمَیرَاءِ: ارضِ حجاز میں ایک جگہ۔

خَیفُ ذِی القَبر: یہ خیف سَلاَم سے نیچے کی جانب تھا جہاں کھجور، کیلے اور انار کے درخت کثرت سے ہوتے تھے اور بنو مَسرُوح، سعد اور کِنَانَہ کے لوگ رہتے تھے۔

خَیفُ سَلاَم: عُسفَان کے قریب مدینہ منورہ کے راستے پر ایک بستی۔ خُزَاعَہ کے لوگ بڑی تعداد میں یہاں رہتے تھے۔

خَیفُ بَنِی کِنَانَہ: وادیٔ مُحَصَّب کو کہتے ہیں جو مکہ اور منیٰ کے درمیان، منیٰ سے زیادہ قریب ہے۔ آج کل اس کو مَعَابِدَہ کہتے ہیں۔

خَیمَتَا اُمّ مَعبَد: المُشَلَّل سے قُدَید تک ۳ میل کی مسافت ہے ان دونوں کے درمیان ام معبد کے دو خیمے تھے۔ سفرِ ہجرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر یہاں ٹھہرے تھے۔


وادی شق
قلعہ اُبی
قلعہ قموص
قلعہ سلالم
قلعہ نزار
سموان
وطیح
دومہ
گرم چشمہ
(عین حمہ)
حرۂ خیبر
(پتھریلی زمین)
قلعہ صعب
جبل نمار
وادی دومہ
ثنیۃ الوداع
مدینہ منورہ
غزوۂ خیبر
یہ غزوہ جمادی الاولیٰ یا محرم ۷ ہجری میں ہوا۔ آپ ﷺ کے
ساتھ ۱۴ سو پیدل اور ۲۰۰ سواروں کا لشکر تھا۔ سفر میں خیبر فتح ہوا۔

﴿ د ﴾

دَارُ الخَیزُرَانُ: دیکھئے دارِ اَرقم۔

دَارُ قُطنِیُ: ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی۔ ذوالقعدہ ۳۰۶ ہجری میں بغداد کے محلے دارقطنی میں پیدا ہوئے، اسی نسبت سے دارقطنی کہلاتے ہیں۔ ۸ ذوالقعدہ ۳۸۵ ہجری میں انتقال ہوا۔ سنن دارقطنی اور بہت سی دیگر کتابوں کے مؤلف ہیں۔

دَارِمی: ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن فضل بن بہرام بن عبدالصمد تمیمی سمرقندی۔ ان کی کنیت ابومحمد تھی۔ قبیلہ تمیم کی ایک شاخ دارم سے نسبی تعلق کی بنا پر دارمی کہلاتے ہیں۔ ۱۸۱ ہجری میں خراسان کے شہر سمرقند میں پیدا ہوئے، ۸ ذوالحجہ ۲۵۵ ہجری میں سمرقند میں انتقال ہوا۔

دَارُ النَّدوَۃ: دیکھئے الندوہ۔

الدَّارُوْمُ: مصر جاتے ہوئے فلسطین میں غزہ کے بعد ایک شہر۔ الدَّارُوْمُ اور غزہ کے درمیان ۴ فرسخ کی مسافت ہے۔ اس کا ذکر سریہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ میں آتا ہے جو محرم ۱۱ ہجری میں شام کی طرف بھیجا گیا تھا۔ یہ آخری سریہ تھا جو آپ نے بھیجا۔

دَارُ اَرْقَمْ: دیکھئے اَرْقَمْ۔

دَارِیِّین کا وفد: ۹ ہجری میں یہ وفد اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا جب آپ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے۔ اس میں ۱۰ آدمی تھے جو سب کے سب

مسلمان ہو گئے تھے۔ یہ وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک مقیم رہا اور آپ ﷺ نے ان کو خیبر کی ایک سو وسق کھجور دینے کی وصیت فرمائی۔ (ایک وسق، ایک اونٹ کا بوجھ یا ۶۰ صاع کے برابر ہوتا ہے)

دَانِق: دانگ۔ ۴ قیراط یا تقریباً ۷ رتی۔

دَانِیَالُ: ایک پیغمبر کا نام۔

داؤد (ابو): سلیمان بن الاشعث، کنیت ابوداؤد، ولادت بجستان ۲۰۲ ہجری، وفات جمعہ ۱۶ شوال ۲۷۵ ہجری، عمر ۷۳ سال۔ پانچ لاکھ احادیث میں سے ۴۸۰۰ حدیثیں چھانٹ کر انہوں نے اپنی سنن مرتب کی، یہ پہلے محدث ہیں جنہوں نے اپنی کتاب کا نام سنن رکھا۔ سنن میں احکام کی احادیث درج ہوتی ہیں۔ بعد میں کئی محدثین نے ان کی پیروی کی۔ سنن ابوداؤد صحاح ستہ میں سے ایک مشہور کتاب ہے۔

دُبّ: قضاعہ کے اَسْبُعْ کا ایک بطن۔

دُبّ بن مُرَّة: عدنانیوں کے ذُہل بن شیبان کا ایک بطن۔

دَبَا: عمان میں عرب کے بازاروں میں سے ایک بازار۔ یہ بازار دما کے علاوہ ہے۔ دما میں بھی بازار لگتا تھا۔ عمان کا قدیم قصبہ۔ غالباً ۱۱ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فتح ہوا۔

دَبَّابَة: لکڑی کا ایک مضبوط و محفوظ اور بند گاڑی نما ڈبہ جس میں نیچے سے کئی آدمی گھس کر قلع کی فصیل کو جا پہنچتے تھے اور دشمن کی زد سے محفوظ رہتے ہوئے فصیل میں شگاف کرتے تھے۔ اب ٹینک کو دَبَّابَة کہا جاتا ہے۔

الدَّبَّة: بدر کے قریب ایک جگہ۔ بدر اور الاصافر کے درمیان ایک شہر۔

دُجَانَہ (ابو): مشہور صحابی، ان کا نام سِمَاکْ بن خَرَشَة بن لَوْذَان ہے۔ قبیلہ خزرج کا سردار اور سعد بن عبادہ کے چچازاد بھائی تھے۔ ہجرت سے پہلے مسلمان ہوئے اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ غزوہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی تلوار عطا فرمائی تھی۔

دُجَیل: ایک نہر کا نام جو بغداد کے بالائی علاقے سے نکلتی ہے اور بہت سے شہروں کو سیراب کرتی ہے مثلاً عُکبَرا، الحَصِیرَہ اور صَرِیفَین وغیرہ۔

دَخنَا یا دُخنیٰ یا دِخنیٰ: مکہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ سِیفُ البحر کے پاس ایک جگہ۔

دِحیَہ کَلبِیؓ: مشہور محدث اور سیرت نگار۔ یہ قدیم الاسلام صحابی ہیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے مشابہ تھے۔ یہ آپ ﷺ کا نامۂ مبارک، جو آپ نے ۶ ہجری میں قیصرِ روم ہرقل کو لکھا تھا، لیکر گئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہے۔

الدَّربُ: یمن میں ایک بستی۔ نہاوند میں ایک جگہ۔ بغداد میں ایک جگہ۔

دِرہَم: ستر جو یا تین ماشہ ایک رتی (تقریباً)۔ جمع دَرَاھِمُ۔

دُرَید بن الصِّمَّہ: یہ بنو جشم میں سے تھا۔ کافی عمر رسیدہ اور فن حرب کا ماہر تھا۔

دُعثُور: قبیلہ غَطفَان کے سردار کا نام جو غزوہ غطفان کے موقع پر اسلام لایا۔

دَغنَہ: قبیلہ قارہ کا سردار۔

دُلدُل: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خچر کا نام۔

الدَّقَنُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ کی چھڑی جو تقریباً ایک گز (شرعی) یا اس سے کچھ زیادہ لمبی تھی۔

دَم: خون۔ احرام کی حالت میں بعض ممنوع کام سرزد ہو جانے سے (جرمانے کے طور پر) بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہو جاتی ہے، اس کو دم کہتے ہیں۔

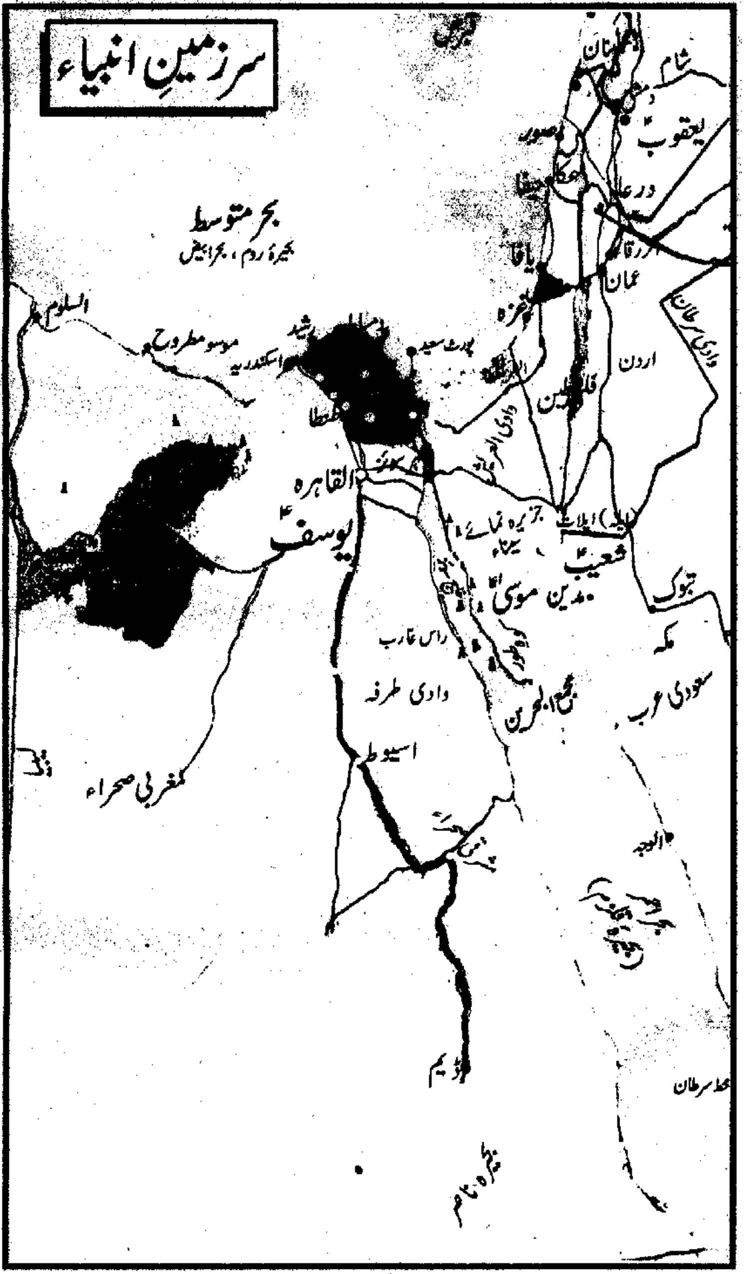
دَمَا: عمان کے نواح میں ایک شہر۔ جہاں عرب کا مشہور بازار لگتا تھا۔

دَمَا: بغداد میں ایک جگہ۔

دِمَاغ: نجد کے بڑے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔

دِمیَاطِیؒ: مشہور سیرت نگار جن کی سیرت کی کتاب، سیرت دِمیَاطِیؒ کے نام سے مشہور ہے۔

دَوس کا وفد: یہ ۷۰ یا ۸۰ آدمی تھے جو حضرت طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ کی دعوت وتبلیغ سے مسلمان ہو کر غزوہ خیبر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر


سرزمینِ انبیاء
بحر متوسط
بحیرۂ روم، بحرابیض
السلوم
موسومطروح
اسکندریہ
رشید
پورٹ سعید
القاہرہ
یوسفؑ
شام
یعقوبؑ
درعا
زرقا
عمان
یافا
غزہ
اردن
فلسطین
وادی سرحان
جزیرہ نمائے سیناء
(ایلہ) ایلات
شعیبؑ
مدین موسیٰؑ
تبوک
مکہ
سعودی عرب
مجمع البحرین
راس غارب
وادی طرفہ
اسیوط
مغربی صحراء
محط سرطان

ہوئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اس وفد میں شامل تھے۔ خیبر کی غنیمت میں سے آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بھی حصہ عطا فرمایا۔

دَوْس بن عُدْثَانْ: قحطانیوں میں سے قبیلہ ازد کی شاخ شَنُوءَ ۃ کا بطن۔

دَوْس بن عَدْوَانَ: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کا قبیلہ۔

دُوْمَۃُ الجَنْدَلْ: شام اور مدینے کے درمیان جَبَلِ طَیٔ کے قریب ایک قلعہ اور بستی جو مدینے سے پندرہ سولہ دن کی مسافت پر اور دمشق سے پانچ دن کی مسافت پر، شام کے قریب واقع ہے۔

دُوْمَۃُ الجَنْدَلْ (غزوہ): یہ غزوہ ربیع الاول ۵ ہجری میں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک ہزار افراد پر مشتمل لشکر تھا۔ راستے کی راہنمائی کے لئے بنی عذرہ کا ایک شخص ہمراہ تھا۔ اہل دوما آپ ﷺ کی خبر پاتی ہی منتشر ہو گئے۔

الدَّهْنَاءُ: دیار بنی تمیم میں ایک معروف جگہ۔ البصرہ سے مکہ کے راستے میں ایک منزل۔

دِیَۃ: خون بہا۔ مقتول کا خون بہا دینا۔ جمع دِیَات۔

دِیْنَارْ: ایک مثقال سونے کے برابر۔

دَیِّۃ: ایک بستی کا نام جو اَصَاخِر کی پہاڑیوں کے نشیب سے آگے واقع ہے۔

﴿ذ﴾

ذَاتُ الجَيْش: دیکھیے الجیش۔

ذَاتُ الحُمَامُ: دیکھیے الحمام۔

ذَاتُ الحَنْظَلُ: دیکھیے الحنظل۔

ذَاتُ الحَوَاشِي: دیکھیے الحواشی۔

ذَاتُ الخِطْمِيّ یا الخَطْمَي یا الخَطْمَاءُ: دیکھیے الخِطْمِيّ.

ذَاتُ الرِّقَاعُ: دیکھیے الرقاع۔

ذَاتُ الرِّقَاعُ (غزوہ): دیکھیے الرقاع (غزوہ)۔

ذَاتُ الزِّرَابُ: دیکھیے الزراب.

ذَاتُ السَّلَاسِلُ: دیکھیے السلاسل۔

ذَاتُ عِرْق: دیکھیے عرق۔

ذَاتُ الفُضُول: دیکھیے الفضول۔

ذَاتُ المَنارُ: دیکھیے المنار۔

ذَاتُ الوَشَاحُ: دیکھیے الوشاح۔

ذَاتُ اَجْدَالُ یا اَجْذَالُ: دیکھیے اَجدال۔

ذَاتُ اَطْلَاحَ: دیکھئے اَطلاح۔

ذَاتُ اَنْوَاط: دیکھئے انواط۔

ذُبَابُ یا ذِبَابُ: مدینے کا ایک چھوٹا کالا پہاڑ جو جبل احد کی طرف جاتے ہوئے ثنیۃ الوداع سے اترتے وقت احد کے راستے کے بائیں طرف سامنے پڑتا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے مسجد ذُباب۔

ذُبْیَان: حجاز کے ایک قبیلے جہینہ کے بنی موسیٰ کا ایک بطن۔

ذِبْیَان: بَلْقَاءُ سے ملا ہوا ایک شہر۔

ذُبْیَان بن ثعلبہ: قحطانیوں کے ازد کا ایک بطن۔

ذُبْیَان بن کنانہ: عدنانیوں کے ربیعہ کا ایک بطن۔

ذُبْیَان بن مالک: ہمدان کا ایک بطن۔

ذُبْیَانُ (بنو): شمالی حجاز میں بنو تیماء کے جنوب میں آباد تھے۔

الذَّبِیْحَیْن (ابن): دو ذبیحوں کا بیٹا۔ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ذبیحین سے مراد آپ ﷺ کے والد حضرت عبداللہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔

ذَرْوَانُ: دیکھئے بِئر ذَرْوَانُ۔

ذَرِیْرَۃ: ایک خوشبو کا نام۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ذُو الحُلَیْفَۃ میں غسل کے بعد حج کا احرام باندھنے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے جسم اطہر اور سر مبارک پر یہ خوشبو لگائی تھی۔

ذَفِرَانُ: مدینے کے نواح میں وادیٔ صَفْرَاءُ کے قریب ایک وادی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے لئے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ وَادِیُ الصَّفْرَاءُ کو بائیں طرف چھوڑ کر دائیں جانب وادیٔ ذَفِرَان کی طرف چلے۔

ذَکْوَانُ: بنی سُلَیْم کی ایک شاخ۔

ذَنَائِبُ: ارض بنی بکاء میں بصرہ سے مکے کے راستے پر ایک جگہ۔

ذُوالْجَدْرُ: دیکھیے الجدر.

ذُوالْجِيْفَةُ: دیکھیے الجيفة.

ذُوالْحُلَيْفَةُ: دیکھیے الحلیفہ۔

ذُوالْخَلَصَةُ یا الخَلْصَةُ: دیکھیے الخلصۃ۔

ذُوْخُشُبٌ: دیکھیے خشب۔

ذُو السَّرْحُ: دیکھیے السرح۔

ذُوْشِمَالَيْنِ بن عبد عمرو (مهاجر): دیکھیے شمالین۔

ذُو الْعُشَيْرَةُ یا العُسَيْرَةُ: دیکھیے العشیرہ۔

ذُوْ الْعَصَوَيْنُ یا الْعَضَوَيْنُ یا الْغَضَوَيْنُ: دیکھیے العصوین۔

ذُوْ غُمَرُ: دیکھیے غمر۔

ذُوالْفِقَارُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تلوار کا نام جو آپ ﷺ کو غزوہ بدر کے مال غنیمت میں ملی تھی جو قاضی ابن مُنَبِّہ السہمی کی تھی۔ بعد میں یہ تلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور پھر عباسی خلفا کے پاس رہی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ یہ تلوار حجاج بن عِلاط نے آپ کو ہبہ کی تھی۔

ذُوْ قَرَدْ: دیکھیے قرد۔

ذُوالْقَصَّةُ: دیکھیے القصۃ۔

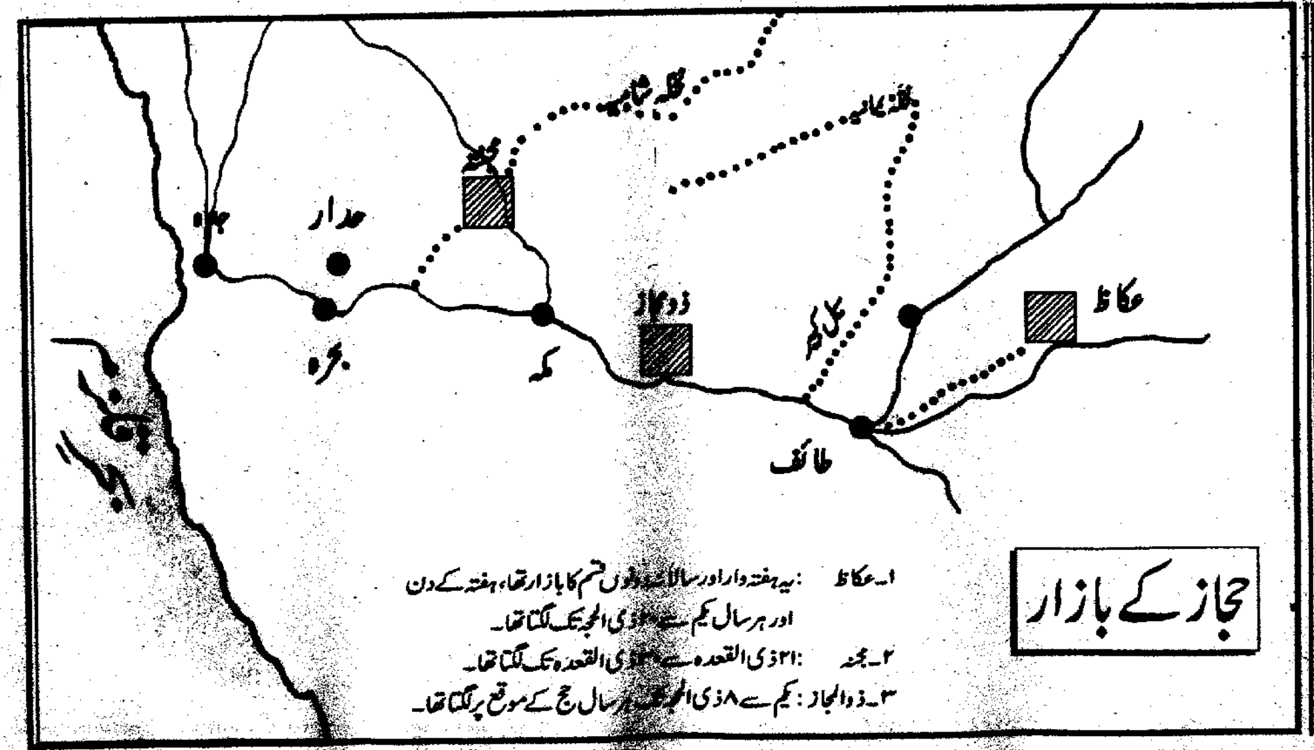
ذُوالْكُتَيْفَةُ: دیکھیے الکتیفہ۔

ذُو كِشْدُ یا كُشُرُ: دیکھیے کشر.

ذُو الْكَفَّيْنُ یا الْكَفِيْنُ: دیکھیے الکفین.

ذُو الْمَجَازُ: دیکھیے المجاز۔

ذُو الْمَجَنَّةُ: دیکھیے المجنۃ۔


حجاز کے بازار
عکاظ
طائف
نخلہ یمانیہ
نخلہ شامیہ
مجنہ
ذوالمجاز
مکہ
جدہ
بحرہ
حدار
بحر قلزم
۱۔ عکاظ : یہ ہفتہ وار اور سالانہ دونوں قسم کا بازار تھا، ہفتہ کے دن اور ہر سال یکم سے ذی الحجہ تک لگتا تھا۔
۲۔ مجنہ : ۲۱ ذی القعدہ سے ذی القعدہ تک لگتا تھا۔
۳۔ ذوالمجاز : یکم سے ۸ ذی الحجہ تک ہر سال حج کے موقع پر لگتا تھا۔

ذُو مِخمَرْ: دیکھئے مِخمَرْ۔

ذُوالمَرْوَہْ: دیکھئے المروہ۔

ذُوالنُّخَیلُ: دیکھئے النُخیلُ۔

ذُونَفَرْ: دیکھئے نَفَرْ۔

ذُونَوَاسْ: دیکھئے نَوَاسْ۔

ذُو الھَرْمُ یا الھَرِمُ یا الھَرَمُ یا الھَزْمُ: دیکھئے ھَرْم۔

ذُوَاَمَرُ یا ذُوْ اَمَرٌ: دیکھئے ذُوْ اَمَرْ۔

ذُوْاَوَانْ: دیکھئے اَوَانْ۔

ذَھْبَانْ: جُدَّہْ کے شمال میں جُدَّہ سے کچھ آگے، ساحل سمندر پر ایک بستی۔

ذُوَیْب (ابو): حلیمہ سعدیہ کے والد کا نام۔

ذِیْ سَلَمْ: دیکھئے سَلَم۔

ذِیْ طُوٰی: دیکھئے طوٰی۔

ذِیْ العُشَیْرَۃُ (غزوہ): دیکھئے العُشَیْرَۃُ (غزوہ)۔

ذِی قَرَدْ (غزوہ): دیکھئے قَرَدْ (غزوہ)۔

ذِیْ مُرَّہْ کا وفد: دیکھئے مُرَّہ کا وفد۔

ذِیْ یَزَنْ: حِمْیَر کے شاہی خاندان کے ایک فرد سیف کا باپ۔

﴿ر﴾

رَابِغ: قدید جاتے ہوئے راستے کے بائیں جانب جُحْفَة سے ۱۰ میل پر ایک بستی۔ مکے اور مدینے کے تقریباً وسط میں ساحل سمندر پر ایک بستی۔ مکہ مکرمہ سے اس کا فاصلہ ۱۸۵ کلو میٹر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بَزْوَاء اور جُحْفَة کے درمیان ایک وادی ہے۔ سفر ہجرت کے دوران جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رابغ کے قلعے اور ساحل سمندر کے درمیان سے گزر رہے تھے تو سُرَاقَة بن مالک بن جُعْشُم کِنَانِیْ نے آپ ﷺ کا تعاقب کیا۔ بقول واقدی رَابِغ جُحْفَة سے دس میل کے فاصلے پر اَبْوَاء اور جُحْفَة کے درمیان واقع ہے۔ ابن السکیت کے بقول رَابِغ، جُحْفَة اور وَدَّانُ کے درمیان ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رَابِغ جُحْفَة کے قریب ایک وادی ہے، جس سے حجاج گزر کر جاتے ہیں۔ ۶۰ مہاجرین پر مشتمل عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کا سریہ ایک ہجری کے اوائل میں رابغ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

رَاتِج یا رَابِخ: مدینے کے قلعوں میں سے ایک قلعے کا نام۔ یہ یہود کا اطم تھا۔ وادی بطحان کے مغربی جانب ایک چھوٹا پہاڑ۔

رَاسِبْ: راسب بن الخزرج۔ یہ قضاعہ کا بطن ہے۔ یہ لوگ بصرہ میں مقیم تھے۔

رَاسِبْ بن مالک: شَنُوءَة کا ایک بطن۔

رَاعِنَۃُ: سواروں کے رسالے کی سپہ سالاری۔

رَافِعُ یا رِفَاعَہ: قحطان میں سے ہمدان کا بطن۔

رَافِعُ (ابو): اس کا نام عبداللہ بن ابی الحُقَیق تھا اور ابو رافع کنیت تھی۔ اس کو سَلَّامُ بن ابی الحُقَیق بھی کہتے تھے۔ یہ بڑا مالدار یہودی تاجر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن تھا۔ ارضِ حجاز میں واقع خیبر کے قریب اپنے قلعے میں جمادی الآخرہ ۳ھ میں عبداللہ بن عُتَیک رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔

رَاکِسٌ: ایک وادی کا نام جو عُکاظ کے قریب واقع تھی۔

رَامِسٌ: دیار محارب میں ایک جگہ۔

رَامُشٌ: بخارہ کے علاقے میں ایک بستی۔

رَانُوْنَاءُ (وادی): جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء میں چار روز قیام فرمایا، اس کی مسجد کی بنیاد رکھی اور وہاں سے جمعہ کے روز نکلے۔ بنی سَالِمُ بن عَوْف میں نماز جمعہ کا وقت آ گیا تو آپ ﷺ نے وہیں مسجد میں نمازِ جمعہ ادا فرمائی جو وادی میں بنی ہوئی تھی، اس وادی کو وادیٔ رَانُوْنَاءُ کہتے ہیں۔ یہی آپ ﷺ کا مدینہ میں سب سے پہلا جمعہ تھا۔

رِبَاحُ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کا نام۔ بعض نے اس کو ریاح لکھا ہے۔

الرَّبَذَۃُ: حجاز کے راستے میں، مدینے سے ۳ دن کی مسافت پر، ذَاتِ عِرْق کے قریب ایک بستی کا نام۔ حجاز کے مشرق میں ایک تاریخی شہر۔ یہاں کثیر تعداد میں کنوئیں ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی قبر اسی جگہ ہے۔

رَبِیْعَۃُ: نِزَارُ کے لڑکے کا نام۔ اسی نام کے قبیلوں کے گروپ کا پدر اول۔

رَبِیْعَہ: حجاز میں ثقیف کا ایک فخذ۔

رَبِیْعَہ: عدنانیوں کے ذہل بن شیبان کا ایک بطن۔

رَبِیْعَہ: معاویہ بن کلاب کا قبیلہ۔

رَبِیْعَه: بنی کلاب کا ایک بطن۔ یہ لوگ مصر میں رہتے تھے۔

رَبِیْعَه: حارث بن عبدالمطلب بن عبدمناف کا فخذ۔

رَبِیْعَه: عدنانیوں کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن جُشَم: قحطانیوں کے ہمدان کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن حازم: قحطانیوں کے قبیلہ طئی کا ایک بطن جو بلادشام میں رہتے تھے۔

رَبِیْعَه بن حنظله: عدنانیوں میں تمیم کے حنظلہ کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن سعد: قحطانیوں کے ازد کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن عامر: قحطانیوں کے عذرہ کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن عبد شمس: قریش میں عبدشمس بن عبدمناف کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن عبد الله: عدنانیوں کے کلاب کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن عبد الله: عدنانیوں میں سے مخزوم کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن عبد مناف: قیس بن عیلان میں سے ہوازن کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن عهد وُدّ: قحطانیوں کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن عمرو: قحطانیوں کے ازد کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن کعب: عدنانیوں کے تمیم کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن مالک: عدنانیوں کے تمیم کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن نِزَار: عظیم شعب جس میں بڑے بڑے قبائل اور بطون ہیں۔ یہ لوگ بلادنجد اور تہامہ میں قرن المنازل، عُکاظ، حنین، ذات عرق اور وادی عقیق وغیرہ میں رہتے تھے۔

رَبِیْعَه بن نصر: لَخم کا ایک بطن۔

رَبِیْعَه بن هلال: عدنانیوں کے قیس بن عیلان میں سے ہوازن کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

الرَّجِیْع: یہ دو مقام ہیں۔ ایک مکے کے قریب اور دوسرا خیبر کے قریب، کتب سیرت میں دونوں کا ذکر آتا ہے۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ یہ عسفان سے ۸ میل پر ہے۔ مکے اور عُسفانْ کے درمیان

قبیلہ ھُذَیل کے علاقے میں پانی کی جگہ جہاں عَضَل اور قَارَہ کے کچھ لوگوں کی درخواست پر دین سکھانے کے لئے ان کے ہمراہ بھیجے ہوئے سات آدمیوں میں سے پانچ کو ھُذَیل کی ایک شاخ بنی لحیان کے سو تیر اندازوں نے گھیر کر شہید کر دیا تھا اور دو آدمیوں کو یعنی حضرت زید بن دثنہ اور حضرت خبیب کو مکے لے جا کر فروخت کر دیا تھا۔

الرَّجِیع: خیبر کے قریب ایک وادی۔

رُجَیع: بلادِ عرب میں ایک جگہ۔

رَجِیع کا واقعہ: صفر ۴ ہجری میں قبیلہ عضل اور قارہ کے کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمارے قبیلے نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ آپ ﷺ دین سکھانے کے لئے کچھ آدمی ہمارے ساتھ بھیج دیجئے آپ ﷺ نے عاصم بن ثابت کی امارت میں چھ آدمی ان کے ہمراہ کر دیئے۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو ہذیل کی ایک شاخ بنی لحیان کو ان کا علم ہو گیا۔ چنانچہ ان کے ۱۰۰ تیر اندازوں نے تعاقب کیا اور قریب پہنچ کر ان کو گھیر لیا۔ حضرت زید بن دثنہ اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہما کے سوا تمام لوگ تیر اندازوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ پھر انہوں نے حضرت زید اور حضرت خبیب کو مکے میں لے جا کر فروخت کر دیا۔

رَحْرَحَانُ: عُکَاظ کے قریب غَطَفَانُ کے ایک پہاڑ کا نام جو عَرَفَات کے بعد واقع ہے۔

رُحْقَانُ یا رَحْقَانُ: نازیہ اور الصفراء کے درمیان ایک وادی۔ غزوۂ بدر جاتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرے تھے۔

رَحْمَتْ (جَبَل): میدان عرفات میں ایک پہاڑ کا نام۔

رِزَامْ: قحطانیوں میں سے نخع کا ایک قبیلہ۔

رِزَامُ بن عمرو: قحطانیوں کے ازد کا ایک بطن۔

رِزَامُ بن مَازِن: عدنانیوں میں سے ذبیان کا ایک بطن۔

رِزَامُ بن مالک: عدنانیوں کے تمیم میں سے حنظلہ کا حی (کنبہ جو قبیلے سے چھوٹا ہوتا ہے)۔

رَزِیْنَۃُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیز کا نام۔

الرَّسّ: کنواں۔ ایک وادی۔ ابواسحاق کے بقول ایک قوم جس نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور اسے کنویں میں ڈال دیا تھا، ایک قول یہ ہے کہ رَس ثمود میں سے ایک گروہ کا علاقہ تھا۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ رَسّ یمامہ میں ایک بستی ہے۔

رَسُوْبًا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تلوار کا نام جو قبیلہ طئی کے بت الفلس کے ہتھیاروں میں سے آپ کے حصے میں آئی تھی۔

رِضْوَان: داروغۂ جنت کا نام۔

رَضْوَی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیز کا نام۔

رَضْوٰی: شام کے راستے میں جُحْفَۃ کے قریب مدینے سے سات مرحلوں پر اور ینبع سے ایک دن کی مسافت پر جُھَیْنَہ کے کوہستانی سلسلے کے ایک دوشاخہ پہاڑ کی ایک شاخ کا نام۔ غزوۂ بواط میں اس کا ذکر آتا ہے جو ۲ ہجری میں ہوا۔

رِطْل: وزن کا ایک پیمانہ۔ ۱۲۰ درہم یا ۹۰ مثقال یا ۳۴ تولے ڈیڑھ ماشہ۔ جمع اَرْطَال۔

رَعْل: بنی سُلَیم کی ایک شاخ۔

رِغَالُ (ابو): بنو ثقیف کی طرف سے ابرہہ کی راہنمائی کے لئے مقرر ہوا۔ یہ وہی شخص ہے جس کی قبر پر پتھر مارے جاتے ہیں۔

رِفَادَۃ: فقیروں، مسکینوں، حاجیوں اور مسافروں کی مدد کرنا۔ بنو ہاشم کا ایک عہدہ۔

رِفَاعَۃ: یہ قبیلہ خزرج کے ان چھ انصار سے پہلے اسلام لائے جو نبوت کے گیارھویں سال موسم حج میں مکہ آکر مسلمان ہوئے۔

رَفْرَف: ایک مسند جس پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں مقام صریف الاقلام سے مقام قاب قوسین تک پہنچے یعنی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب ہوئے کہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

رِقَاعُ: چندیاں۔ چیتھڑے۔ یہ رقعہ کی جمع ہے۔

الرِّقَاعُ (ذَاتُ): وہ مقام جہاں غزوۂ ذات الرقاع ہوا تھا اور وہاں اسی نام کا ایک درخت تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ذات الرقاع ایک پہاڑ کا نام ہے جس میں کالی، سفید اور سرخ رنگ کی دھاریاں ہیں گویا کہ وہ پہاڑ میں پیوند ہیں۔ واقدی کہتے ہیں کہ السعد اور الشُّقْرَۃُ کے درمیان النخیل کے قریب مدینے سے ۳ دن کی مسافت پر ایک جگہ ہے۔

الرِّقَاعُ (غزوہ): اس کو غزوۂ نجد، غزوۂ محارب، غزوۂ بنی ثعلبہ، غزوۂ بنی انمار، غزوۂ صلوٰۃ الخوف اور غزوۃ الاعاجیب بھی کہتے ہیں۔ جمادی الاول ۴ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۴۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ نکلے۔ بنی غطفان کی ایک بڑی جماعت مقابلے پر آئی مگر جنگ نہیں ہوئی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ اس غزوۂ میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہم ۶ آدمی ایک اونٹ پر باری باری سوار ہو کر گئے تھے۔ راستے چلتے چلتے ہمارے پیر پھٹ گئے اور میرے ناخن جھڑ گئے۔ پس ہم نے اپنے پیروں پر کپڑے لپیٹ لئے اس لئے اس کو غزوۂ ذات الرقاع کہتے ہیں۔

الرُّقَیْبَۃُ: خیبر کے پہاڑوں میں ایک پہاڑ۔

رُقَیَّہ: یہ بعثت سے سات سال پہلے پیدا ہوئیں۔ ان کا پہلا نکاح ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوا۔ سورۂ لہب نازل ہونے کے بعد باپ کے کہنے پر عتبہ نے ان کو طلاق دیدی۔ پھر آپ ﷺ نے ان کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کر دیا۔ حضرت زید بن حارثہؓ جب بدر میں مسلمانوں کی فتح کی خوشخبری لے کر مدینے پہنچے تو اسی روز ان کا انتقال ہوا۔

رُکَانَہ بن عبد بن یزید بن ھاشم: یہ قریش میں سے طاقتور ترین شخص تھا۔ ایک روز مکے کی ایک وادی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہو گیا۔ آپ نے اس کو اسلام کی دعوت دی مگر اس نے قبول نہیں کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں کشتی میں پچھاڑ دوں تو قبول کرو گے، رکانہ اس پر راضی ہو گیا۔ پھر آپ نے اس کو کشتی میں پچھاڑ دیا اور وہ کہنے لگا کہ دوبارہ آؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ پچھاڑ دیا اور وہ ایمان لے آیا۔

رُکْبَۃُ: طائف کی ایک وادی۔ حجاز میں غمرہ اور ذات عرق کے درمیان ایک جگہ۔ مکے اور

عراق کے درمیان ارض بنی عامر میں ایک جگہ۔

رکن حجرِ اسود: بیت اللہ کا وہ کونہ جس میں حجرِ اسود نصب ہے۔

رکن شامي: بیت اللہ کا شمال مغربی کونہ جو شام کی طرف ہے۔

رکن عراقي: بیت اللہ کا شمال مشرقی کونہ جو عراق کی طرف ہے۔

رُکْنْ یَمَانِيْ: بیت اللہ کا جنوب مغربی کونہ جو یمن کی جانب ہے۔ طواف کے دوران اس کو چھونا سنت ہے۔

رَکُوْبَۃُ: مکے اور مدینے کے درمیان عـــرج کے قریب ایک مشکل پہاڑی راستہ۔ العرج سے مدینے کی طرف جاتے ہوئے ۳ میل پر ایک جگہ۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم جَبَل وَرِقَانْ اور قُدْسُ الْاَبْیَضْ کے قریب اس راستے سے گزرے تھے۔

الـرُّمَـاۃُ (جَبَل): جبل احد سے متصل ایک چھوٹا پہاڑ۔ غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پہاڑ پر پچاس تیر اندازوں کا ایک دستہ متعین فرمایا تھا۔

رَمَعْ: یمن میں بلادِ عک میں ایک جگہ۔

رَمَلْ: جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس کے صرف پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح کندھے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر تیزی سے چلنا۔ اگر کوئی پہلے چکر میں رمل کرنا بھول جائے اور دوسرے یا تیسرے چکر میں یاد آئے تو جس چکر میں یاد آئے، اس میں رمل کرے۔ اگر پہلے تینوں چکروں کے بعد یاد آئے تو پھر رمل کرنے کی ضرورت نہیں، طواف صحیح ہو جائیگا۔ رمل صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔

رَمْلَہ: آنحضرت ﷺ کی زوجہ محترمہ اور ابوسفیان کی لڑکی حضرت ام حبیبہؓ کا نام۔

الرُّمَّۃُ (وادی): بالائی نجد میں ایک مشہور وادی۔

رَمِيْ: جمارات (عرف میں شیطانوں) کو کنکریاں مارنا۔

رَوَاحَۃ: عدنانیوں کے غطفان کا ایک بطن۔

رَوَاحَۃ بن ربیعہ: قیس بن عیلان کے عبس کا ایک بطن۔

الرَّوْحَاءُ: مدینے سے ۲ رات کی مسافت پر مزینہ کی ایک بستی۔ مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ جہاں تُبَّع نے اہل مدینے کے قتال کے بعد مکے جاتے ہوئے، اتر کر آرام کیا تھا۔ غزوۂ بدر میں اس کا ذکر آتا ہے۔

رَوْضَةٌ: سرسبز خطہ، باغ۔ جمع رَوْض و رِیَاض

رَوْضَۂ جنت (ریاض الجنہ): آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی مسجدِ نبوی میں آپ کی قبر مبارک اور منبر کے درمیان کی جگہ کو کہتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری قبر (یا گھر) اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یہ جگہ مستطیل شکل کی ہے۔ اس کا طول (مشرقی جانب سے مغربی جانب تک) بائیس میٹر اور عرض ۱۵ میٹر ہے۔

رَوْضَةُ خَاخٍ: مکے اور مدینہ کے درمیان حَمْرَاءُ الاَسَد کے قریب ایک جگہ۔

رُوْمَـــانُ (اُمّ): حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ۔ ٦ ہجری میں انتقال ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی قبر میں اُترے اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

رُوْمَةُ: سرزمین مدینہ کا وہ علاقہ جو الجُرُف اور زَغَابَۃ کے درمیان واقع ہے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر مشرکین یہیں اترے تھے۔ یہیں وہ مشہور کنواں تھا۔ جس کو بِئرِ رُوْمَة کہتے تھے۔ یہ کنواں قبیلہ مُزَیْنَۃ کے ایک شخص کی ملکیت تھا جو لوگوں کو قیمتاً پانی دیتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے پہلے سال چار سو دینار میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا تھا۔

الرُّوَیْثَةُ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک مقام کا نام جو مدینے سے ایک رات کی مسافت پر ہے۔ العَرْج کے بعد قافلے یہاں قیام کرتے تھے۔

رُھَاطُ: بلاد ہذیل میں ایک وادی۔ یہ جگہ ساحلِ سمندر پر مکے سے تین رات کی مسافت پر تھی۔ یہاں بنو هُذَیْل کا سُوَاع نامی بت نصب تھا۔

رَھَاوِیِّین کا وفد: اس وفد میں ۱۵ آدمی تھے جو ۱۰ ہجری میں آکر مشرف باسلام ہوئے۔ دوسرے وفود کی طرح ان کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام واکرام سے نوازا۔

رُھْم (ابو): حضرت میمونہ کے پہلے شوہر کا نام مسعود بن عمرو تھا۔ ان سے علیحدگی کے بعد ان کا دوسرا نکاح ابورہم بن عبدالعزٰی سے ہوا۔ اس کے انتقال کے بعد ۷ ہجری میں عمرۃ القضا کے موقع پر آپ ﷺ کی زوجیت میں آئیں اور مقامِ سرف میں نکاح ہوا۔

رُؤَاس بن کِلَاب کا وفد: اس قبیلے کا ایک شخص عمرو بن مالک بن قیس بن بُجَید بن رُؤاس بن کلاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔ واپس جا کر اس نے اپنے قبیلے کو دعوت اسلام دی۔

رِئَام: ابن اسحاق کہتے ہیں کہ اسلام کے ظہور سے پہلے رِئَامُ یمن میں ایک مقدس گھر تھا۔ وہاں کے لوگ اس کی تعظیم کرتے تھے اور اس کے پاس قربانی کرتے تھے۔

رِءَمْ یارِئم: مدینے میں ایک وادی۔ مدینے سے ۴ برد کے فاصلے پر بلاد مزینہ میں بھی اس نام کی ایک وادی ہے۔

الرَّیَّان: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پیالے کا نام۔

رَیْحَانَہ: یہ زید بن عمرو بن خنافۃ کی لڑکی تھیں۔ ان کا پہلا نکاح حکم نامی شخص سے ہوا۔ یہ بنی قریظہ کے قیدیوں میں لائی گئی تھیں انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر کے محرم ۶ ھ میں ان سے نکاح فرما لیا تھا اور ۱۲ اوقیہ چاندی مہر مقرر کیا تھا۔ حجۃ الوداع سے لوٹتے ہوئے ۱۰ ھ میں فوت ہوئیں اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

رِیْطَۃُ: حضرت عمرو بن العاص کی زوجہ کا نام۔ رِیطَۃُ بہت سی مشہور عرب خواتین کا نام تھا۔

رِیْغ: مغرب میں جِبَالُ البَرْبَرْ میں بنی حَمَّاد کے قلعے کے قریب ایک علاقہ۔

﴿ز﴾

زُبَالَةُ: کوفہ سے مکے کے راستے میں ایک مشہور منزل۔ ابوعبید اَلسَّکُوْنِیُ کہتے ہیں کہ زُبَالَةُ کوفے سے قَاعُ کے بعد اور شُقُوْق سے پہلے ہے۔ اس میں بنی اسد کے بنی غاضِرَةُ کی ایک جامع مسجد اور قلعہ ہے۔

زَبِیْدُ: تہامۃ الیمن میں وادیِ زبید کا ایک شہر جو عدن سے مکے آنے والے راستے پر بحر احمر سے ۲۵ کلومیٹر دور ہے۔ ایک وادی کا نام جس کے ایک شہر کو الحُصَیْب کہا جاتا تھا۔ پھر وادی کا نام شہر کے نام (الحُصَیْب) پر غالب آ گیا اور الحُصَیْب شہر وادی ہی کے نام پر پہچانا جانے لگا (یعنی اس کو زَبِیْدُ کہنے لگے) جو خلیفہ مامون کے زمانے میں یمن کا ایک مشہور شہر تھا۔ بہت سے علما اس کی طرف منسوب ہیں مثلاً ابوقُرَّةَ، موسیٰ بن طارق الزبیدی۔

زُبَیْدُ کا وفد: اس وفد میں ۱۰ آدمی تھے اور سب اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔ چند روز قیام کرنے کے بعد یہ لوگ اپنے بلاد کی طرف واپس چلے گئے اور اسلام پر قائم رہے۔

الزُّبَیْر بن العوام: عدنانیوں میں قریش کے اسد بن عبدالعزّٰی کا ایک بطن۔

زُبَیر (قلعہ): خیبر میں نطاۃ کا ایک قلعہ۔ یہودی صَعْب اور نَاعِمْ کی شکست کے بعد اس قلعے میں منتقل ہو گئے تھے۔ یہ قلعہ پہاڑی چوٹی پر تھا، تین روز اس کا محاصرہ رہا، پھر ایک یہودی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ ﷺ

کو ایک تدبیر بتاتا ہوں بشرطیکہ آپ ﷺ مجھے بمع اہل وعیال یہاں سے امن کے ساتھ جانے کی اجازت دیدیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مع اہل وعیال امن دینے کا وعدہ فرمایا۔ یہودی نے بتایا کہ ان کے پاس زمین کے اندر پانی جمع ہے۔ یہ لوگ رات کو وہاں سے اپنے لئے پانی لے آتے ہیں۔ اگر آپ ﷺ ان کا پانی کا راستہ کاٹ دیں تو وہ باہر نکل آئیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پانی کا راستہ کاٹ دیا تو انہوں نے باہر نکل کر سخت مقابلہ کیا، آخر قلعہ فتح ہوگیا۔

زُبَیرُ بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے بڑے بیٹے کا نام۔ ایک روایت کے مطابق انہوں نے عبدالمطلب کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی کفالت کی۔

زُبَیرُ بن العَوَّام بن خُوَیْلَدؓ: یہ صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ۱۶ سال کی عمر میں چوتھے یا پانچویں نمبر پر اسلام لائے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے، جنگِ جَمَل میں وادی السِّباع میں شہید ہوئے۔

الزُّجُّ یا زُجُّ لاوَۃ: نجد میں ضریہ کے نواح میں ایک جگہ۔

الزُّجَیْج: البصرہ اور مکہ کے درمیان سواج کے قریب ایک جگہ جہاں حاجی ٹھہرتے تھے۔ بصرہ سے مکے جاتے ہوئے فلج سے ۲ مرحلوں پر ایک جگہ۔

الزِّرَابُ (ذَاتُ): مدینے اور تبوک کے درمیان تبوک سے ۲ مرحلوں پر ایک جگہ۔

زَرْتَشْت: مجوسیت کا بانی۔

زَرْقَانْ: حَضَرَمَوت کے علاقے میں ایک مقام کا نام۔

زُرقانیؒ: علامہ محمد بن عبدالباقی الزُّرْقَانِیْ. ان کی مشہور کتاب علامہ قُسطلانِی کی مواہب لدنیہ کی شرح ہے، جو شرح زرقانی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا شمار سیرت طیبہ کی معروف کتابوں میں ہوتا ہے۔

زَغَابَۃُ یا زُغَابَۃُ یا زَعَابَۃ: مدینے سے پہلے الجرف سے متصل زمین۔ مدینہ کی وادی العقیق میں مجتمع الاسیال کے پاس ایک جگہ۔ جبل احد کے جنوب مغربی حصے سے گزرنے والی وادی

مدینہ منورہ کی کئی وادیوں کا سنگم ہے۔ اس کا میدان زَغابَہ کے نام سے موسوم ہے۔ غزوۂ احد میں کفار کے لشکر کا پڑاؤ مجتمع الاسیال کے پاس اسی میدان میں تھا، اور اسی جگہ وادیٔ قَنَاۃ کے راستے سے خالد بن ولید کا دستہ گزر کر مسلمانوں پر عقب سے حملے آور ہوا تھا۔

زَغْبَاءُ (ابن): یہ عدی بن ابی الزَغْبَاءُ ہیں۔ ان کا تعلق قبیلہ جُهَيْنَة سے تھا اور یہ انصار کے حلیف تھے۔

زُغْبَہ: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا قبیلہ۔

زُغْبَہ: قحطانیوں میں قضاعہ کے بنی القین کا ایک بطن۔

زُغْبَہ بن زَعُوَرَاء: قحطانیوں میں اوس کے بنی عبدالاشہل کا ایک بطن۔

زَفَر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے معاویہ بن کلاب کا ایک بطن۔

زَکوٰۃ: لغت میں زکوٰۃ کے معنی بڑھنے کے ہیں اور شرعی اعتبار سے اپنے مخصوص مال کا کسی مخصوص شخص کو مالک بنا دینے کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے۔

الزَّلُوق: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ڈھال کا نام۔

زَمْزَم: پانی کا مشہور کنواں جو حرم مکی کے صحن میں مطاف سے متصل واقع ہے۔

زِنِّيرَہ: یہ حضرت عمر کے گھرانے کی کنیز تھیں۔ اس لئے حضرت عمرؓ ان کو دل کھول کر ستاتے تھے۔ ابوجہل نے ان کو اس قدر مارا کہ ان کی آنکھیں جاتی رہیں۔ یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کہنے لگے کہ لَات و عُزّٰی نے اس کو اندھا کر دیا۔ حضرت زِنِّيرَہ نے ان کو جواب دیا کہ لات و عُـــزّٰی کو تو یہ خبر بھی نہیں کہ کون ان کی پرستش کرتا ہے۔ یہ تو محض اللہ کی طرف سے ہے۔ اگر اللہ چاہے تو میری بینائی کو واپس فرما سکتا ہے۔ خدا کی قدرت اگلی صبح اٹھیں تو بینا تھیں۔ اس پر مشرکین کہنے لگے کہ محمد ﷺ نے اس پر سحر کر دیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر اُن کو آزاد کر دیا۔

زُنَيْم (ابن): ایک مشہور صحابی۔ حُدَيْبِيَہ میں قیام کے دوران ایک روز مشرکوں کی ایک جماعت نے مسلمانوں پر پتھر اور تیر پھینکنے شروع کر دیئے حضرت ابن زُنَيْم پہاڑی پر چڑھ گئے

تھے۔ مشرکوں نے ان کو تیر مار کر شہید کر دیا۔

الزَّوْرَاءُ: مسجد نبوی کے قریب سوق مدینہ کے پاس ایک جگہ۔

زُهــرَه (بنو): قریش کا ایک قبیلہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ اسی قبیلے کے سردار کی بیٹی تھیں۔ فتح مکہ کے بعد یہ سارا قبیلہ اسلام لے آیا۔

زُهْرَة بن كلاب: عدنانیوں میں قریش کے مرۃ بن کلاب کا ایک بطن۔

زُهْرَة بن يزيد: قحطانیوں میں جہینہ کے بنی کاہل کا ایک بطن۔

زُهَيْر: قحطانیوں کے جذام کا ایک بطن۔ ان لوگوں میں سے اکثر شام اور مصر میں رہتے تھے۔

زُهَيْر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے معاویہ بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا قبیلہ۔

زُهَيْر: عرب کا ایک مشہور شاعر جس کو گھر میں محبوس کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا۔

زُهَيْر بن جَذِيْمَه: عدنانیوں میں غطفان کے قبیلہ عبس کی شاخ جَذِیمہ کا ایک بطن۔

زُهَيْر بن جناب: قحطانیوں میں کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ کا ایک بطن۔

زِيَادُ بن سَكَنْ: معرکہ احد میں جب قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہجوم کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو ہمارے لئے اپنی جان فروخت کرے۔ یہ سن کر زیادہ بن سکن اور انصار کے پانچ آدمی کھڑے ہو گئے اور وہ یکے بعد دیگرے اپنی جانبازی کے جوہر دکھاتے رہے اور شہید ہوتے رہے۔ سب سے آخری میں زیادہ بن سکن زخمی ہو کر گرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو میرے قریب لاؤ، لوگوں نے ان کو آپ ﷺ کے قریب کر دیا۔ انہوں نے اپنا رخسار آپ ﷺ کے قدم مبارک پر رکھ کر اسی حالت میں جان دیدی۔

زِيَاد بن الحارث: قحطانیوں میں بنی الحارث بن کعب کا ایک بطن۔

زِيَاد بن شمس: قحطانیوں میں ازد کے شنوءۃ کا ایک بطن۔

زِيَاد بن مُعْشَر: قحطانیوں کے ہمدان کا ایک بطن۔

زَيْد بن الحارث: قحطانیوں میں خزرج کے جارثہ کا ایک بطن۔

زَيْـد بن حارثه (سريه [1]): جمادی الآخر ۳ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید

بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کو قریش کا ایک تجارتی قافلہ روکنے کے لئے بھیجا۔ یہ قافلہ بہت سا مال لے کر مکے سے عراق کے راستے روانہ ہوا تھا۔ حضرت زید نے قافلے کو نجد کے چشموں میں سے ایک چشمے پر جالیا۔ اہل قافلہ اپنا تمام مال چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مال غنیمت کی مجموعی مالیت تقریباً ایک لاکھ درہم تھی۔

زَیْد بن حارثہ (سریہ ۲): ربیع الاول ۶ ہجری کے آخری دن یا ربیع الآخر میں بنی سُلیم موضع جَـمُـوْم کی طرف بھیجا گیا جو مدینے سے ۱۲ میل پر بطن نَـخـل کے قریب ایک جگہ تھی۔ اس میں چوپائے اور بہت سے قیدی ہاتھ آئے۔

زَیْد بن حارثہ (سریہ ۳): یہ سریہ جمادی الاول ۶ ہجری میں عیص کی طرف بھیجا گیا جو مدینے سے ۴ رات کی مسافت پر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تھی کہ قریش کا ایک قافلہ شام سے آرہا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو روکنے کے لئے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ۷۰ سواروں کے ہمراہ بھیجا۔ حضرت زید اور ان کے ساتھیوں نے اہل قافلہ کو قید کر کے ان کے تمام مال پر قبضہ کر لیا۔ قیدیوں میں آپ کے داماد ابوالعاص بن الربیع بھی تھے۔ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دی اور لوگوں میں اس کا اعلان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو پناہ دی اور ان کا مال لوٹا دیا۔

زَیْد بن حارثہ (سریہ ۴): جمادی الآخرہ ۶ ہجری میں بنی ثعلبہ بن سعد کی طرف موضع طَرَف بھیجا گیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ۱۵ آدمی تھے۔ بنو ثعلبہ نے راہ فرار اختیار کی اور حضرت زید اونٹوں اور بکریوں کو لے کر مدینے پہنچ گئے۔

زَیْد بن حارثہ (سریہ ۵): جمادی الآخرہ ۶ ہجری میں بنو جذام کی طرف وادی القریٰ سے آگے حِسْمٰی کی طرف بھیجا گیا۔ حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی ۶ ہجری میں قیصر کے پاس سے واپس آرہے تھے کہ راستے میں ہنید بن عارض اور اسکے لڑکے عارض بن ہنید نے اپنے قبیلے کے کچھ لوگوں کے ہمراہ حسمٰی کے علاقے میں حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کا راستہ روک کر ان کا سب مال ومتاع چھین لیا سوائے ایک چھوٹے سے کپڑے کے۔ واپس

آ کر حضرت دِحیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ سے مطلع کیا تو آپ ﷺ نے حضرت دِحیہ کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ کو ۵۰۰ افراد کے ہمراہ روانہ فرمایا۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر بنو جذام پر حملہ کیا اور ہنید اور اس کے لڑکے کو قتل کر کے ایک ہزار اونٹ، ۵ ہزار بکریاں اور ۱۰۰ عورتیں اور بچے قیدی بنا لئے۔ اس کے بعد زید بن رفاعہ الجذامی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور مال واپس کرنے کی درخواست کی جو آپ ﷺ نے قبول فرمائی اور ان کا مال واپس فرما دیا۔

زَیْد بن حارثہ (سریہ ۶): یہ سریہ رجب ۶ ہجری میں بنو فزارہ کی طرف وادی القرٰی بھیجا گیا مگر اس میں جنگ کی نوبت نہیں آئی۔

زَیْد بن حارثہ (سریہ ۷): رمضان ۶ ہجری میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بنی بدر میں سے بنو فزارہ کی طرف ام قرفہ بھیجا گیا جو وادی القرٰی کے علاقے میں ہے۔ اس سریہ میں کچھ کفار قتل ہوئے اور کچھ قید ہوئے۔

زَیْد بن حَارِثہ بن شَرَاحِیْل الکَلْبِیْؓ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کا نام۔ آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر کے بیٹا بنا لیا تھا۔ ان کی شادی آپ کی کنیز ام ایمن سے ہوئی اور حضرت اسامہ پیدا ہوئے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ ۸ ہجری میں سریہ موتہ میں شہید ہوئے۔

زَیْد بن عبد اللہ: عدنانیوں میں تمیم کے بنی دارم کا ایک بطن۔

زَیْد بن عمرو: قحطانیوں میں مرہ بن مالک بن اوس کا ایک بطن۔

زَیْد بن عَمروُ بن نُفَیْل: انہوں نے بت پرستی سے انکار کر دیا تھا اور کہتے تھے کہ میں بتوں کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانور اور بتوں کے چڑھاوے نہیں کھاتا بلکہ صرف وہ چیز کھاتا ہوں جس پر صرف اللہ کا نام لیا جائے۔ بعثتِ نبوی سے پہلے وفات پا گئے۔

زَیْد بن الغَوْث: قحطانیوں میں کہلان کے بجیلہ کا ایک بطن۔

زَیْد بن لَیْث: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

زَیُد بن مالک: عدنانیوں میں بنی حنظلہ بن تمیم کا ایک بطن۔

زَیُد بن مالک: قحطانیوں میں وداعہ کا ایک بطن۔

زَیُد بن مالک: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

زَیُد مناۃ بن تمیم: عدنانیوں میں تمیم بن مرہ کا ایک بطن۔

زِیَالُ: ایک یہودی کا نام جو خیبر کے قلعے صَعْب کے محاصرے کے دوران یُوشَعُ یہودی کے بعد قلعے سے نکل کر آیا۔ عمارہ بن عقبہ غِفَارِیُ نے اس کا کام تمام کیا۔

الزَّیُمَۃُ: دیکھئے نَخلَۃُ الشَّامِیَۃُ۔

زَیُنَبُ: ان کے والد کا نام خزیمہ بن الحارث ہلالی تھا۔ ان کا پہلا نکاح حضور کی پھوپھی کے لڑکے عبداللہ بن جحش سے ہوا جو ۳ ھ میں غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ عدت پوری ہونے پر آپ ﷺ نے رمضان ۳ ھ میں ان سے نکاح فرمالیا۔ نکاح کے صرف دو تین ماہ بعد ۳۰ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ آپ ﷺ نے خود نماز جنازہ پڑھائی۔

زَیُنَبُ بنت حجش: یہ آپ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ ان کا پہلا نکاح حضرت زید بن حارثہ سے ہوا تھا۔ دونوں میں نباہ نہ ہو سکا تو حضرت زید نے ان کو طلاق دیدی۔ ۴ یا ۵ ھ میں آپ ﷺ نے ان سے نکاح کرلیا۔ ۲۰ ہجری میں مدینہ میں انتقال ہوا۔

زَیُنَبُ بنت محمد: یہ سب سے بڑی تھیں اور بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئیں۔ ان کی شادی ان کے خالہ زاد بھائی ابوالعاص سے ہوئی۔ حضرت زینب نے ۸ ہجری میں وفات پائی۔

﴿س﴾

ساعة العسرة (غزوہ): غزوۂ تبوک کو ساعۃ العسرۃ بھی کہتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے غزوۂ تبوک۔

سَاعِدَة: عدنانیوں میں قریش کے سَامَہ بن لُوئی کا ایک بطن۔

سَاعِدَة بن کعب: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

سَاقَةُ: لشکر کا پچھلا حصہ۔

سالم: ثقیف کا بطن جو طائف میں رہتے تھے۔

سَالم: قحطانیوں کے لخم میں سے جذام کا ایک بطن۔

سَالِمُ بن عوف: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

سَائِبُ بن ابی حُبَیْش: یہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں جب قریش شکست کھا کر بھاگے تو میں بھی ان کے ساتھ بھاگا۔ مجھے گورے رنگ کے ایک لمبے آدمی نے پکڑ لیا جو گھوڑے پر سوار آسمان و زمین کے درمیان معلق تھا۔ پھر اس نے مجھے باندھ دیا۔ اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے کسی نے گرفتار کیا ہے۔ میں نے اصل بات بتانی نہیں چاہی اور جواب میں کہہ دیا کہ مجھے نہیں معلوم۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے فرشتے نے گرفتار کیا ہے۔

سَایَةُ: حجاز کی حدود میں ایک عظیم وادی کا نام۔ اس کو وادیٔ اَمَج بھی کہتے ہیں۔ یہاں ستر سے زیادہ چشمے ہیں۔ غزوۂ بنی لحیان میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

السَّبَّاعُ (وادی): بصرہ اور مکے کے درمیان بصرہ سے ۵ میل پر ایک وادی جہاں جنگ جَمَلُ میں حضرت زبیر بن العَوّامُ شہید ہوئے۔ کوفہ کے نواح میں بھی اسی نام کی ایک وادی ہے

سَبْحَة: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گھوڑے کا نام۔

السَّبَخَةُ: البصرہ میں ایک جگہ۔ بحرین کی بستیوں میں سے ایک بستی۔ مدینے میں جبل سلع سے متصل ایک جگہ۔ مدینے میں جبل بحنین اور جرف کے پاس کی زمین۔ خیبر میں وادی الطاۃ اور الشق کے درمیان ایک جگہ۔

سَبُوحَة: مکے کے ناموں میں سے ایک نام۔ ایک وادی کا نام جو نَخلَةُ الیَمَانِیَة سے بُستانِ ابن عامر تک جاتی ہے۔

السَّبُوغ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خود کا نام۔

سَحِیم کا وفد: اسود بن سلمہ بنی سحیم کے وفد کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔ آپ ﷺ نے اہلِ وفد کو ان کی قوم کی طرف لوٹا دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دیں۔

السُّدَاسُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کمان کا نام۔

سِدَانَة: خانہ کعبہ کی دربانی و کلید برداری۔

سِدْرَةُ المُنتَهٰی: یہ بیری کا ایک درخت ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ساتویں آسمان میں اور ابن مسعودؓ کی روایت کے مطابق چھٹے آسمان میں ہے۔ اس کے پھل (بیر) مقام ہجر کے مٹکوں کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان کی طرح تھے۔ زمین سے جو چیز اوپر جاتی ہے وہ سِدرَةُ المُنتَهٰی پر جا کر رک جاتی ہے اور پھر اوپر اٹھائی جاتی ہے ملاءِ اعلٰی سے جو چیز اترتی ہے وہ بھی سِدرَةُ المُنتَهٰی پر آ کر ٹھہر جاتی ہے اور پھر نیچے اترتی ہے۔ اسی لئے اس کا نام سِدرَةُ المُنتَهٰی ہے۔ اگر اس کا ایک پتہ زمین

پر گر جائے تو زمین کے سارے رہنے والوں کو روشن کر دے۔

سَدُوْم: قوم لوط کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام جو شام کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔

سَدْھارَتھ: بدھ مت کے بانی کا اصل نام ہے۔ گوتم بدھ، تعظیمی نام ہے جس کے معنی بیدار کے ہیں۔

السَّرَاۃُ (جبل): جزیرہ نما عرب کے مغربی رخ پر شمال سے جنوب تک پھیلے ہوئے پہاڑی سلسلے کو جَبَلُ السَّرَاۃ کہتے ہیں۔

سُرَاقَۃ بن مالک بن جُعْشُم کِنَانِی: بنی مُدْلِج میں سے تھا اور اپنے دادا کی وجہ سے جُعْشُم مشہور تھا۔ رَابِغ کے علاقے پر اسی کا قبیلہ قابض تھا۔ سُرَاقَۃ، جعْرَانَہ کے مقام پر مسلمان ہوا۔ سفر ہجرت میں عُسْفَانْ کے قریب اس نے رسول اللہ ﷺ کا تعاقب کیا تھا۔

السَّرْح (ذو): مکے اور مدینے کے درمیان مَلَلْ کے قریب ایک وادی۔

سَرْخَسْ یا سَرَخَسْ: خراسان کے نواح میں ایک قدیم اور بہت وسیع شہر۔

السَّرَرْ: مکے سے چار میل پر ایک وادی۔

سَرِف: یہ ایک بڑی وادی ہے۔ آج کل اس کو النواریہ کہتے ہے۔ حجۃ الوداع میں مدینے سے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتویں منزل تھی جو تنعیم کے قریب مکے سے ۶ میل، ۷ میل، ۹ میل یا دس میل کے فاصلے پر ہے۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی قبر بھی سرف میں ہے تنعیم حضرت میمونہ کی قبر سے ۳ میل آگے ہے۔

السَّرَوَاتْ: یہ تین سَرَاۃُ کا مجموعہ ہے۔ سَرَاۃُ اونچے پہاڑی سلسلے کو کہتے ہیں۔ تینوں سراۃ تہامہ کے اس حصہ کی جانب واقع ہیں جو یمن سے متصل ہے۔ پہلا سَرَاۃ ھُذَیل کا ہے۔ پھر ثقیف کا علاقہ آتا ہے۔ آخر میں اَزْد شَنُوءَۃ کا علاقہ پڑتا ہے۔

سِرَّیْن: مکہ کے قریب ساحل بحر پر ایک چھوٹا شہر جو جدے سے زیادہ قریب ہے۔ اس کے اور مکہ کے درمیان ۴ یا ۵ دن کی مسافت ہے۔ صنعاء کے علاقے میں بھی ایک بستی ہے جس کو السِرَّیْن کہتے ہیں۔

سَرِیَّۃ: جس معرکۂ جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک نہیں ہوئے، بلکہ کسی

صحابی کی قیادت میں کفار کے مقابلے میں لشکر بھیجا، اس کو سَرِیَّۃ کہتے ہیں۔

سَعْد (ابن): محمد بن سعد بن مَنِیعُ الہاشمی البَصْری۔ ولادت بصرہ ۱۶۸ ہجری، وفات بغداد ۴ جمادی الآخرہ ۲۳۰ ہجری، عمر ۶۲ سال، کنیت ابو عبداللہ۔ ان کی مشہور کتاب الطبقات الکبرٰی یا طبقات ابن سعد ہے جسے سیرت طیبہ اور سیرت صحابہ و تابعین پر مستند ماخذ سمجھا جاتا ہے۔

السَّعْد: نصر کہتے ہیں کہ یہ حجاز کا ایک پہاڑ ہے۔ اس کے اور الکدید کے درمیان ۳ میل کا فاصلہ ہے۔ یہاں محلات ہیں بازار اور میٹھا پانی ہے۔ یہ مقام فید سے مدینے جانے والی شاہراہ پر آتا ہے۔

سَعْد (بنو): ہوازن کی ایک شاخ۔ حلیمہ سعدیہ کا تعلق اسی قبیلے سے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیر خوارگی کا زمانہ اسی قبیلے میں گزارا تھا۔

سعد بن بکر کا وفد: یہ وفد ایک شخص ضمام بن ثعلبہ پر مشتمل تھا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوال کیے اور اپنے بارے میں بتایا کہ اس کو اس کی قوم نے بھیجا ہے۔ پھر وہ یہ کہہ کر روانہ ہو گیا کہ جو کچھ آپ ﷺ نے فرمایا ہے میں اس میں نہ کچھ کمی کروں گا اور نہ زیادتی۔ اس کے جانے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔ واپس جا کر اس نے اپنی قوم کو دعوت اسلام دی اور شام تک تمام قبیلہ اسلام لے آیا۔

سعد بن تمیم: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن جو بحرین میں اَحْسَاء اور اَبْرِین کے پاس رہتے تھے۔

سعد بن ثعلبہ: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

سعد بن ثعلبہ: عدنانیوں میں ذبیان کا ایک بطن۔

سعد بن الحارث: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

سعد بن ربیعہ: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

سَعْد بن زید الاشہلی (سریہ): فتح مکہ کے بعد ۲۴ رمضان ۸ ہجری کو آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے منات بت کو ڈھانے کے لئے ۲۰ سواروں پر مشتمل یہ سریہ مشلل روانہ کیا جو مکے اور مدینے کے درمیان ایک پہاڑ تھا۔اسی پہاڑ کی اترائی میں قدید واقع تھا۔ منات اوس اور خزرج کا دیوتا تھا۔

سعد بن زید مناۃ: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

سعد بن ضَبّہ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

سعد بن ضُبَیعَہ: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

سعد العُشَیرَۃ کا وفد: اس قبیلے کے لوگوں نے پہلے اپنے بت کو جس کو فرّاض کہا جاتا تھا۔ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا۔ پھر اپنے اسلام کے اظہار کے لئے انہوں نے چند آدمیوں کا ایک وفد مدینے بھیجا۔

سعد بن عمرو: قحطانیوں میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔

سعد بن عوف: عدنانیوں میں سے ثقیف کا ایک بطن۔

سعد بن عوف: عدنانیوں میں سے ربیعہ کا ایک بطن۔

سعد بن عوف: عدنانیوں میں سے کنانہ کا ایک بطن۔

سعد بن فَزَارَہ: عدنانیوں میں فزارہ بن ذبیان کا ایک بطن۔

سعد بن فَہم: عدنانیوں میں قیس بن عیلان بن مضر کا ایک بطن۔

سعد بن قیس: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

سعد بن کعب: قحطانیوں میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔

سعد بن لوی: عدنانیوں میں قریش کے لوی بن غالب کا ایک بطن۔

سعد بن مالک: قحطانیوں میں کہلان کے جذام کا ایک بطن۔

سعد بن مالک: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

سعد بن مالک: ہلال بن عامر کے زغبہ کا ایک بطن۔

سعد بن مالک: قحطانیوں میں نخع کا ایک بطن۔

سعد بن مالک: قحطانیوں میں کہلان کا حی۔

سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ: ایک مشہور صحابی رسول جو قبیلۂ خزرج سے تھے۔

سعد بن مرة: عدنانیوں میں ذہل بن شیبان کا ایک بطن۔

سعد بن مرة: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

سَعْد بن مُعَاذُ: قبیلہ بنی عبدالاَشْهَلْ کے سردار کا نام۔

سعد بن هذیل: عدنانیوں میں مضر بن نزار کا ایک بطن۔

سعد بن هُذَیم کا وفد: اس قبیلے کے چند لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔ واپسی کے وقت آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ان میں سے ہر ایک کو چند اوقیہ چاندی دیں۔

سَعْد بن ابی وقاص (سریه): ہجرت کے ۹ مہینے ذی قعدہ میں قریش کے ایک قافلے کو روکنے کے لئے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ۲۰ یا ۲۱ مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ خـرّار بھیجا جو جحفہ کے قریب ایک وادی ہے۔ یہ لوگ رات کو چھپ کر پیدل سفر کرتے تھے۔ پانچویں دن خرار پہنچے تو قریش کا قافلہ ایک دن پہلے جا چکا تھا۔

السعدی: بنی سالم کے میمون کا ایک عشیرہ۔ یہ لوگ مدینے کے راستے پر رہتے تھے۔

سَعیٌ: صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوگا اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر، اس طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

سُعَید: قحطانیوں میں مرة بن مالک بن اوس بن حارثہ کا ایک فخذ۔

سُعَید بن ضَبَّه: عدنانیوں میں مضر کے ضبہ کا ایک بطن۔

سُعَید بن العاص: عدنانیوں میں قریش کے امیہ کا ایک فخذ۔

سُعَید بن قُرط: ابی بکر بن کلاب کا ایک بطن۔

السُّعْدِیَّة: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زرہ کا نام جو آپ ﷺ نے غزوۂ حنین کے دن پہنی ہوئی تھی۔

سَفَانَۃ: صحابیہ۔ حاتم طائی کی لڑکی اور عدی بن حاتم کی بہن کا نام جو سریہ علی ابن ابی طالب کے قیدیوں میں شامل تھی۔ اسلام سے پہلے عیسائی تھیں اور ان کا بھائی عدی اپنے قبیلہ کا سردار تھا۔

سَفَرِ ھجرت: دیکھئے مدینہ (ہجرت)۔

سَفْوَانُ (وادی): بدر کے قریب ایک وادی۔ البصرہ سے ۴ میل پر پانی کی ایک جگہ۔

سَفْوَانُ (غزوہ): اس کو غزوہ بدر اولیٰ بھی کہتے ہیں۔ یہ ربیع الاول ۲ ہجری میں ہوا۔ کرز بن جابر الفِھْرِی نے جو مشرکین کے رؤسا میں سے تھا، مدینے کے مویشیوں پر غارت ڈالی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے تعاقب میں نکلے یہاں تک کہ آپ ﷺ بدر کے نواح میں وادیٔ سفوان پہنچے مگر کرز جا چکا تھا۔ بعد میں یہ اسلام لائے اور فتح مکہ میں شہید ہوئے۔

سُفیان: ثقیف کا ایک بطن جو طائف کے اطراف میں جنوب مشرق کی طرف آباد تھے۔

سُفیان: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے جَوْشَمْ کا ایک بطن۔ یہ لوگ شمالی افریقہ میں آباد تھے۔

سُفیان: عدنانیوں میں حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف کا ایک فخذ جو بنوسفیان کے نام سے جانا جاتا ہے۔

سفیان بن حرب: عدنانیوں میں قریش کے امیہ کا ایک بطن۔ جو بنوسفیان کے نام سے معروف ہے۔

سفیان (ابو) بن حرب (سریہ): اس کو سریہ مغیرہ بن شعبہ بھی کہتے ہیں۔ ۹ ہجری کے آخر میں لات نامی بت کے انہدام کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سریہ طائف روانہ فرمایا۔ ان دونوں حضرات نے جا کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور سونا، چاندی، زیور، اور کپڑے وغیرہ جو کچھ ہاتھ آیا وہ لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے اسی دن تمام مال لوگوں میں تقسیم فرما دیا۔

سَفِیْنَۃ بن فَرُّوْخ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کا نام۔ اس کا اصل نام مہران تھا۔

سِقَایَۃ: حاجیوں کو پانی پلانا۔ بنی ہاشم کا ایک عہدہ۔

سُقْیا: مکے اور مدینے کے درمیان مدینے سے دو دن کی مسافت پر فُرُع کے قریب ایک آبادی ہے جسے بیوت سُقیا کہتے ہیں۔ یہاں مختلف باغات ہیں۔ اس کا موجودہ نام اُمُّ البرک ہے۔

سَقِیفَۃُ بَنی سَاعِدَۃ: بنو خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مکان کے قریب ایک سائبان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بہت سے انصار یہاں جمع ہو گئے تھے۔ ان کی خواہش یہ تھی کہ حضرت سعد بن عبادہ کو رسول اللہ ﷺ کا جانشین مقرر کر دیا جائے۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما واقعے کی اطلاع ملتے ہی سقیفہ بنی ساعدہ پہنچے اور انصار سے خطاب کیا۔ پھر حضرت سعد بن عبادہؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر تمام انصار نے حضرت ابو بکر کی بیعت کی۔

السَّکْب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گھوڑے کا نام۔

سُکَیْن: فزارہ کا ایک حی۔

سَلاح یا سِلاح: خیبر کے نیچے کی جانب کا علاقہ۔ شوال ۷ ہجری میں حضرت بشیر بن سعد انصاریؓ کا سَرِیَّۃ جویمن اور جُبار بھیجا گیا تھا، وہ سَلاح سے گزرا تھا۔

السَّلاسِلُ (ذَاتُ): مدینہ منورہ سے دس منزل پر اور وادی القُریٰ سے آگے قبیلہ جُذَامْ کے علاقے میں ایک کنویں کا نام۔

سَلافَۃُ بنت سَعِید: حضرت عاصم نے غزوۂ احد میں سَلافَۃ بنت سعید کے دولڑکوں کو قتل کیا تھا اس لئے اس نے منت مانی کہ عاصم کے سر کا پیالا بنا کر اس میں شراب پیوں گی۔ نیز اس نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص عاصم کا سر لائے گا اس کو سو اونٹ انعام دوں گی۔ چنانچہ قبیلہ بنی ھُذَیل کے کچھ لوگ حضرت عاصم کا سر لینے کے لئے روانہ ہوئے تاکہ سَلافَۃ کے ہاتھ فروخت کر کے بھاری قیمت وصول کریں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کی حفاظت کے لئے شہد کی مکھیوں کو بھیج دیا اور وہ لوگ ان کی لاش میں سے کچھ بھی نہ لے سکے۔

سَلالِمُ (قلعه): خیبر کا ایک قلعہ جہاں طویل محاصرے کے بعد یہود نے آپ ﷺ سے صلح کر لی۔

سَلامَانُ کا وفد: شوال ۱۰ ہجری میں ۷ آدمیوں پر مشتمل اس وفد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے اسلام کی بیعت کی۔ جب واپس جانے لگے تو آپ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک کو پانچ اوقیہ چاندی دی۔

سَلامَانُ بن ثُعَل: قحطانیوں میں کہلان کے طئی کا ایک بطن۔

سَلامَانُ بن سعد: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

سَلامَانُ بن غَنم: ایک عرب قبیلہ۔

سَلامَانُ بن مُدرِک: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

سَلامَانُ بن منصور: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

سَلامَانُ بن اسلم: قحطانیوں میں ازد کے غسان کا ایک فخذ۔

سَلامَانُ بن اَشنا: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

سَلامَۃ: بنی اسد کا ایک بطن۔ یہ لوگ شقوق میں رہتے تھے جو مکہ کے راستے پر واقصہ کے بعد ایک منزل ہے۔

سَلامَۃ: عدنانیوں کے قیس بن عیلان میں اَعصُر کا ایک بطن۔

سَلامَۃ بن عوف: عدنانیوں کا ایک بطن۔

سِلسِلَۃ بن غَنم: قحطانیوں میں طئی کا ایک بطن۔

سَلعٌ (جَبَل): مدینے کے شمالی جانب ایک پہاڑ۔ وادی موسیٰ میں ایک قلعہ۔ دیار ھُذَیل میں ایک پہاڑ۔ غزوۂ خندق میں اس کا ذکر آتا ہے۔

سَلَمٌ (ذی): حجاز میں ایک وادی کا نام۔ اسی نام کی ایک وادی بصرہ سے مکے کے راستے پر بنی بُکَاءٗ کے علاقے ذَنَائِب میں بھی تھی۔

السَّلم بن مالک: قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔

السَّلم بن امرئ القیس: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

سَلْمَانُ الفَارِسِیُّ: مشہور صحابی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام۔

سلمان بن یشکر: قحطانیوں میں مراد کا ایک بطن۔

سَلَمَۃ: ۱۴۰۔ ان کا نام ہند اور کنیت ام سلمہ تھی ان کا پہلا نکاح ابو سلمہ سے ہوا۔ انہی کے ساتھ مشرف باسلام ہوئیں اور انہی کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ابو سلمہ کا انتقال ۴ یا ۳ھ میں ہوا۔ عدت گزرنے پر آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ حسن و جمال، ذہانت، فقہی معلومات اور دقت نظر میں حضرت عائشہ کے بعد انہی کا مرتبہ تھا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۸۴ سال تھی۔

سَلِمَۃ: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

سَلِمَۃ: معاویہ بن الحارث بن عدی بن مرہ بن اُدَد کا ایک فخذ۔

سَلِمَۃ بن سعد: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

سَلَمَۃ (ابو) بن عبد الاسد (سریہ): یہ سریہ محرم ۴ ہجری میں خویلد کے بیٹے طلیحہ اور سلمہ کے مقابلے کے لئے بھیجا گیا۔ اس میں ۱۵۰ مہاجرین وانصار تھے۔ یہ لوگ راستہ بدل کر پوشیدہ طور پر گئے پھر بھی دشمن کو خبر مل گئی اور وہ فوراً بھاگ گیا۔ بہت سے اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں۔

سَلِمَۃ بن قُشَیر: عدنانیوں میں قشیر کا ایک بطن۔

سَلِمَۃ بن مالک: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

سَلِمَۃ بن معاویہ: قحطانیوں میں کہلان کے عاملہ کا ایک بطن۔

سَلِمَۃ بن نصر: قحطانیوں میں جہینہ کا ایک بطن۔

سَلُوْل: عدنانیوں میں ہوازن کا ایک قبیلہ۔

سَلُوْل بن کعب: قحطانیوں میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔

سِلْھِم: قحطانیوں میں مراد کا ایک بطن۔

سِلْھِم بن نَمِرَۃ: قحطانیوں میں بنی زید بن کہلان کے مذحج کا ایک بطن۔

سُلَیح بن حُلوَان: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

سَلِیط: ان کا پورا نام سَلِیط بن عَمرو ہے۔ انہوں نے ہی یمامہ کے گورنر ھُوذَہ بن علی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا والا نامہ پہنچایا تھا۔

سَلِیط بن الحارث: عدنانیوں میں تمیم کے یَربُوع کا ایک بطن۔

سَلِیط بن عمرو: قحطانیوں میں کہلان کے طئ کا ایک بطن۔

السَّلِیلُ: ایک وادی کا نام۔

السَّلِیلَۃُ: الربذہ میں ایک جگہ۔ قطن میں بنی حارث بن ثعلبہ کا پانی۔

سُلَیم: ایک عرب قبیلہ جو مدینے کے قریب رہتا تھا۔

سُلَیم کا وفد: بنی سُلیم کے ایک شخص قیس بن نُسَیبَہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ سوالات کیے۔ آپ ﷺ نے اس کے سوالات کے جوابات دیئے اور اس کو اسلام کی دعوت دی تو وہ اسلام لے آیا۔ پھر اس نے واپس جا کر اپنی قوم کو دعوت اسلام دی تو جلد ہی سب کے سب اسلام لے آئے یہاں تک کہ فتح مکہ کے سال ان کے سات سو یا ایک ہزار آدمی قدید میں آپ کے ساتھ شامل ہو گئے۔

سُلَیم بن فَهم: قحطانیوں میں دوس کا ایک قبیلہ جو سرات میں رہتے تھے۔

سُلَیم بن منصور: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک عظیم قبیلہ۔ یہ لوگ خیبر کے قریب نجد کے بالائی علاقے میں رہتے تھے۔

سُلَیمہ: عدنانیوں میں جَدِیلَہ بن اسد کا ایک بطن۔

سُلَیمہ: عدنانیوں میں عبدالقیس کا ایک بطن۔

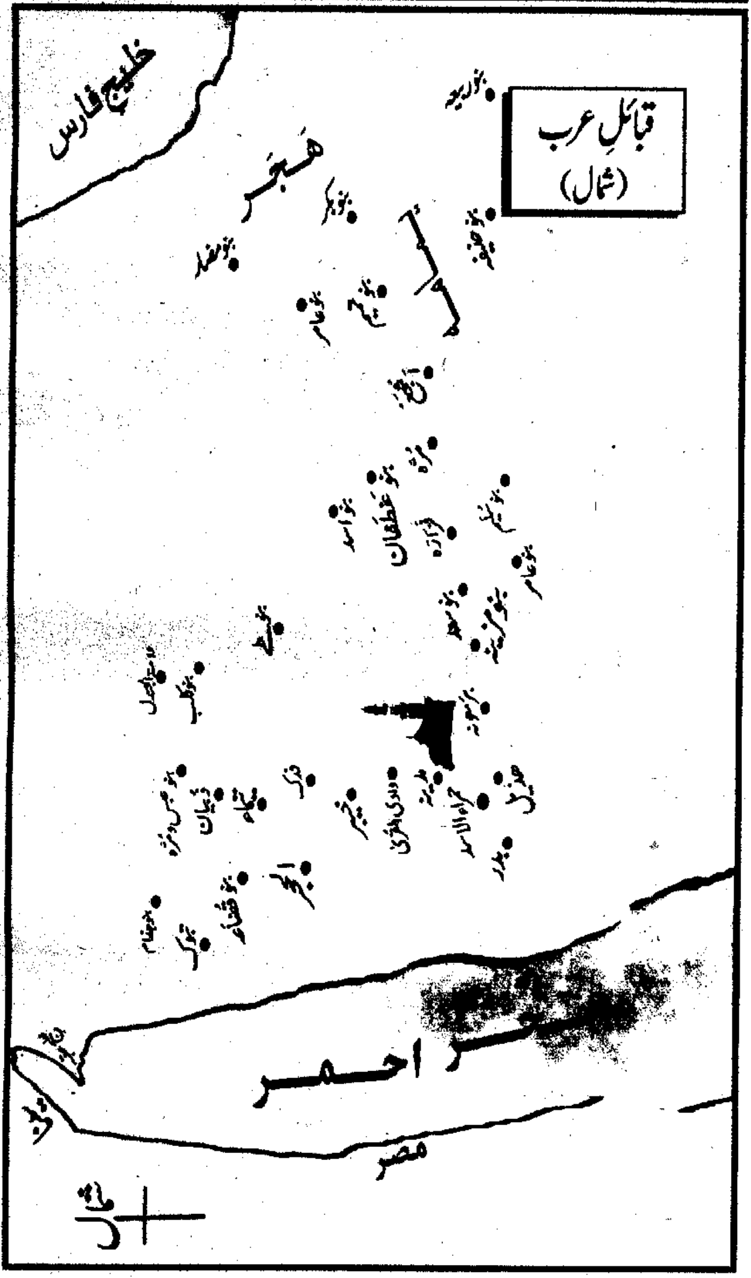
سَمَاک: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

السَّمَاوَۃُ: کوفہ اور شام کے درمیان ایک مسطح اور غیر پتھریلا علاقہ۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ السَّمَاوَۃُ بنی کلب کے چشمے کا نام ہے۔

سَمُرٌ: ببول کا درخت۔

سِمط بن زُرعہ: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

سَموَانُ: (قلعہ) یہ نطاۃ کا قلعہ تھا۔ اس سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ خیبر کے دوسرے حصے


قبائلِ عرب
(شمال)
خلیج فارس
ھجر
بنو غطفان
بحر احمر
مصر

شَــق کی طرف متوجہ ہوئے۔ سخت مقابلے کے بعد یہودی بھاگ کھڑے ہوئے اور بِنزَالٗ کے قلعے میں قلعہ بند ہو گئے۔

سُـمَيَّةُ: صحابیہ۔ حضرت عمَّارؓ کی والدہ جو ضعیف تھیں۔ اسلام لانے کے جرم میں ابوجہل نے ان کو برچھی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ یہ ابتدائی سات مسلمانوں میں سے تھیں۔ ابن سعد نے صحیح سند کے ساتھ مجاہد سے نقل کیا ہے کہ یہ اسلام کی پہلی خاتون شہید ہیں۔

سِـنَانْ اَسَدِیٌ (ابو): حُـدَیْبِیَهْ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو سب سے پہلے ابوسِـنَانْ اَسَدِیٌ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کس چیز پر بیعت کرتے ہو۔ ابوسنان نے عرض کیا میں اس وقت تک تلوار چلاتا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو غلبہ نصیب فرمائے یا میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیعت فرمایا اور اسی پر سب نے بیعت کی۔ اسی کو بیعت رِضوَانْ کہتے ہیں۔

سِنجَارُ: عراق کا ایک مشہور شہر جو شام کے راستے میں آتا ہے۔ مَوْصِلُ اور سِنجَارُ کے درمیان تین دن کی مسافت ہے۔

السُّنحُ: مدینے کے مضافات میں ایک جگہ جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رہتے تھے اور وہیں ان کا کارخانہ تھا۔ یہ جگہ مسجد نبوی سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر تھی۔ عوالی مدینہ میں ایک جگہ جہاں بنی الحارث بن الخزرج کی منازل تھیں۔

سِنجَانُ: یمن میں ایک جگہ۔

سُوَاجُ: جبال غنی میں سے ایک پہاڑ۔ البصرہ سے آنے والے حاجوں کے راستے پر فَـلَجَـه اور الزُّجَيجُ کے درمیان ایک جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ یمن میں ایک وادی ہے۔

سَـوَادُ بن غَزِيَّةَ: بدر میں صف بندی کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواد بن غزیہ کو صف سے تھوڑا باہر نکلا ہوا پایا۔ آپ ﷺ نے بطور تلطف ان کے پیٹ پر ایک چھوٹے تیر سے ہلکا سا چوکا دیکر فرمایا اے سواد سیدھا ہو جا۔ سواد نے عرض کیا آپ ﷺ نے مجھے

تکلیف پہنچائی اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق اور عدل کے ساتھ بھیجا ہے آپ میرا بدلہ دیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنا شکم مبارک کھول کر سواد سے فرمایا اپنا بدلہ لے لو۔ سواد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گلے ملے اور آپ کے شکم کو چومنے لگے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا، انہوں نے عرض کیا شاید یہ آخری ملاقات ہو اس لئے میں نے اپنی جلد کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد سے مس کیا۔ آپ ﷺ یہ سن کر خوش ہوئے اور سواد کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

سَوَارِ قِیَّہ: مکے اور مدینے کے درمیان حاجب کے راستے میں ایک بستی۔ یہ بہت زرخیز علاقہ ہے۔ یہاں میٹھے پانی کے چشمے اور مختلف قسم کے پھل ہوتے ہیں۔

سُوَاع: یہ بنی ھُذَیل کا بت تھا۔

سَوْدَہ: حضرت خدیجہ کے انتقال کے کچھ عرصے بعد حضرت سودہ بنت زمعہ آپ کے نکاح میں آئیں۔ یہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں مشرف باسلام ہوئیں۔ ان کا مہر چار سو درہم مقرر ہوا۔ حضرت عمر کے دور خلافت کے آخری دنوں میں وفات پائی۔

سَوْدَہ: یہ عَکّ کی لڑکی اور مَعَدّ اور اَیَاذ کی ماں تھی۔

سُوقِ حَضَرَ مَوْت: دیکھئے حضرموت (سُوق)۔

سُوقِ عُکَاظ: دیکھئے عُکَاظ۔

سُوَید: قبیلہ مَسْرُوح کے عوف کا ایک عشیرہ۔

سُوَید بن حرام: قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔

سُوَید بن عامر: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے زُغبہ کا ایک بطن۔

السُّوَیدَاء: مدینے سے دوراتوں کی مسافت پر ایک جگہ۔

سَوِیق (غزوہ): سویق ستو کو کہتے ہیں اسی لئے اس کا نام غزوۃ السویق مشہور ہو گیا۔ غزوۂ بدر کے بعد ابو سفیان نے قسم کھائی کہ جب تک میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ نہ کر لوں اس وقت تک غسل نہیں کروں گا۔ چنانچہ وہ ذی الحجہ ۲ ہجری کے شروع میں ۲۰۰ سواروں

کے ہمراہ مدینے کی طرف نکلا مدینے کے نواح میں پہنچ کر اس نے اپنے کچھ آدمیوں کو مدینے کی طرف بھیج دیا جنہوں نے مقام عریض میں کھجور کے کچھ درخت جلادیئے اور ایک انصاری اور اس کے مزدور کو قتل کر دیا جو زراعت کا کام کر رہے تھے اور یہ سمجھ لیا کہ قسم پوری ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ ۵ ذی الحجہ کو ۲۰۰ مہاجرین وانصار کو لے کر اس کے تعاقب میں روانہ ہوئے مگر ابوسفیان بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا البتہ جاتے وقت وہ اپنا وزن ہلکا کرنے کے لئے ستو کے تھیلے گراتے گئے جو مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔

سِہَامُ: جوئے کا تیر جس سے قرعہ ڈالتے ہیں۔ یہ جمع ہے، اس کا واحد **سَہْمٌ** ہے۔

سَہْل: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے نُہَیک بن ہلال کا ایک قبیلہ۔

سَہْلہ: قحطانیوں کے اشعریین کا ایک بطن۔

سَہْم: قحطانیوں کے باہلہ کا ایک بطن۔

سَہْم بن عمرو: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

سَہْم بن مالک: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

سَہْم بن مُرّہ: عدنانیوں کا ایک بطن۔

سَہْم بن معاویہ: ہذیل کا ایک بطن۔ یہ لوگ ودان کے قریب جروف میں رہتے تھے۔

سُہَیْل بن عمرو: یہ نہایت فصیح وبلیغ مقرر تھے۔ لوگ ان کو خطیب قریش کہتے تھے۔ بیعت رضوان کی خبر سے مرعوب ہو کر قریش نے صلح کے لئے ان کو سفیر بنا کر بھیجا۔ کافی دیر تک صلح کی شرائط پر گفتگو ہوتی رہی۔ بالآخر چند شرطوں پر اتفاق رائے ہوگیا۔ بعد میں سُہَیل مسلمان ہوگئے تھے۔

سُہَیْلِی: مشہور سیرت نگار اور ابن ہشام کی السیرۃ النبویہ کی مقبول ترین شرح الرَّوْضُ الْاُنُف کے مؤلف۔

سَامَہ بن لُؤَی: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

السِیُّ یا السِیءُ: بلاد عرب میں ایک مشہور جگہ۔ بصرے سے مکے کے راستے پر الشکیبہ اور

الوجرہ کے درمیان طریق مکہ کے دائیں جانب مکہ سے ۳ دن کی مسافت پر ایک جگہ۔ کتب سیرت میں اس کا ذکر سریہ شجاع بن وہب الاسدی میں ملتا ہے جو ۸ ہجری میں بنی عامر کی طرف السِیّ ء بھیجا گیا تھا۔

السَّیَالَۃُ: یہ مقام مدینے سے مکہ جانے والوں کی پہلی منزل پر صُخَیرَاتُ الثُمَامُ سے آگے واقع ہے۔ الروحاء کے بعد مدینے کی طرف ایک وادی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے لئے جاتے ہوئے یہاں سے گزرے تھے۔ یہ مدینے سے ۲۹ میل پر ہے۔ ملل سے السیالہ تک ۷ میل کا فاصلہ ہے اور الحفیر سے ملل تک ۶ میل کا فاصلہ ہے۔

سَیَرٌ یا سَیِّرٌ: النازیہ اور الصفراء کے درمیان ایک جگہ۔ واقدی کہتے ہیں کہ یہ وادی الصفراء میں ایک شعب یعنی پہاڑی درہ ہے۔ یہ مدینے سے ۳ رات کی مسافت پر ہے۔

سِیفُ البَحرِ: مقام عِیص کے نواح میں ساحل سمندر۔

سَیلِ العَرِمِ: یمن کا مشہور سیلاب جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ السبا آیت ۱۶ میں ہے۔

سُیُوطِیّ: عبدالرحمٰن۔ ان کا لقب جلال الدین سیوطی ہے۔ ولادت قاہرہ یکم رجب ۸۴۹ ہجری، وفات الروضہ (جزیرۂ نیل) ۱۸ جمادی الاول، ۹۱۱ ہجری، عمر ۶۲ سال۔ ان کا خاندان ایرانی الاصل تھا جو مصر کے قصبہ سُیُوط میں آباد ہو گیا تھا۔ اسی نسبت سے سیوطی کہلائے۔ تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ علوم پر دسترس حاصل تھی۔ ان کی تصانیف کی تعداد ۵۶۱ بتائی جاتی ہے اہم کتابیں ہیں الاتقان فی علوم القرآن، تاریخ الخلفاء، الخصائص الکبریٰ فی معجزات خیر الوریٰ۔

سِیّ: مکہ مکرمہ سے تین منزل پر بصرہ کی جانب ذَاتِ عِرق کے قریب ایک مقام جہاں ہو ہَوَازِن کی ایک شاخ بنو عامر بن مُلَوّح کے لوگ آباد تھے۔

﴿ش﴾

شَابَۃ: السلیلہ اورالربذہ کے درمیان جبال غطفان کا ایک پہاڑ۔

شَارِق بن عبس: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

شَافِع بن السَّائِب: عدنانیوں میں قریش کے بنی المطلب بن عبد مناف کا ایک بطن۔

شَافِع بن عامر: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے بنی سلیمہ بن مجاہر کا ایک بطن۔

شَافِعی (امام): پیدائش ۱۵۰ ہجری، وفات ۲۰۴ ہجری۔ فقہ شافعیہ کے بانی اور حدیث میں مسند شافعی اور اصول فقہ میں رسالہ اصولیہ و کتاب الام کے مؤلف ہیں۔

شَاکِر: قحطانیوں میں بنی راشد بن عقبہ کا ایک بطن۔

شَاکِرُ: قحطانیوں میں جذام کے بنی زہیر کا ایک بطن۔

شَاکِرُ: بنی کلاب کا ایک بطن۔ یہ لوگ مصر میں آباد تھے۔

شَاکِرُ بن ربیعہ: قحطانیوں میں کہلان کے ہمدان کا ایک بطن۔

شَاکِرُ بن نَضْلَہ: بنی اسد کا ایک بطن۔

شِبَامُ: یمن میں چار مقامات کا نام شبام ہے۔ ۱۔ شبام کوکبان۔ یہ صنعاء کے مغرب میں صنعاء سے ایک دن کی مسافت پر ہے، ۲۔ شبام سُخَیم یہ صنعاء کی طرف مشرق میں ہے اس کے اور صنعاء کے درمیان ۳ فرسخ کا فاصلہ ہے، ۳۔ شبام حراز۔ یہ صنعاء کے مغرب میں

جنوب کی طرف ہے اور دونوں کے درمیان دو دن کی مسافت ہے، ۲۔ شام مصر موۃ۔
یہ حضر موۃ کے دو شہروں میں سے ایک ہے۔ دوسرے کا نام تَرِیْمُ ہے۔

الشَّبَکَۃُ: حَبَشِی میں سُمَیْرَاء کے قریب بنی اسد کے پانی کی جگہ۔

الشُّبَیْکُ: بلاد بنی مازن میں ایک جگہ۔

الشُّبَیْکَۃُ: العرجاء کے قریب ایک وادی جس میں بیشمار کنوئیں ہیں۔ مکہ اور الزاہر کے درمیان التنعیم کے راستے پر ایک جگہ جہاں بصرہ سے آنے والے حاجی ٹھہرتے تھے۔ اس کے اور وجرہ کے درمیان کئی میل کا فاصلہ ہے۔ بنی سلول کے پانی کی جگہ۔

شجاعؓ بن وھب الاسدی (سریہ): ربیع الاول ۸ ہجری میں بنو ہوازن کی ایک شاخ بنو عامر بن مُلَوِّحْ کی طرف بھیجا گیا جو سِیْئ میں آباد تھے۔ یہ جگہ مکہ مکرمہ سے ۳ منزل پر بصرہ کی جانب ذات عرق کے قریب تھی۔ اس سریہ میں ۲۴ افراد تھے۔ جو رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے تھے، یہاں تک کہ علی الصبح انہوں نے دشمن پر غارت ڈالی بہت سے اونٹ اور بکریاں غنیمت میں ہاتھ آئیں۔

الشَّجَرَۃُ: مدینے سے سات میل پر ذوالحلیفہ میں ایک درخت جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھا کرتے تھے۔ مسجد ذوالحلیفہ اسی کی طرف مضاف ہے۔ یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد کو مسجد الشجرہ بھی کہتے ہیں۔ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ کی طرف نکلتے تو مسجد الشجرۃ میں نماز پڑھتے اور جب مکہ سے لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں نماز میں پڑھتے جوبطن وادی میں تھی۔ اور وہیں رات گزارتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ ایک الشجرہ حدیبیہ میں بھی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ فتح کی آیت ۱۸ میں آتا ہے۔ (لقد رضی اللہ .... الشجرہ) اس کو شجرۃ الرضوان بھی کہتے ہیں کیوں کہ بیعت رضوان اسی درخت کے نیچے ہوئی تھی۔

الشِّحْرُ: تنگ کنارہ۔ بحر ہند کے ساحل پر یمن کی جانب ایک کنارے یا چھوٹے گاؤں کا نام۔ اِصْمعی کے بقول یہ عَدَنْ اور عُمَانْ کے درمیان واقع ہے۔ اس کی طرف کئی

راوی منسوب ہیں۔

الشَّرَاۃُ: شام کی ایک جانب، دمشق اور مدینہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک پہاڑی سلسلہ۔ غُسفَان کے بائیں جانب بنی لیث کا ایک بہت بلند پہاڑی سلسلہ جہاں کثرت سے بندر پائے جاتے تھے اور مختلف قسم کے درخت اگتے تھے۔

شُرَحبِیل بن عمرو غسّانیؒ: یہ قیصر کی طرف سے شام کا امیر تھا۔

شِعَابُ مکّہ: مکہ میں بہت سے شعاب یعنی گھاٹیاں ہیں جن کو شعاب مکہ کہا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک ۷۰ گھاٹیاں ہیں۔

شِعْبُ: پہاڑی درہ۔ یہ شین کی زیر اور پیش دونوں طرح آتا ہے۔ دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ جگہ کو شِعب کہتے ہیں۔

شَعْب: بڑا خاندان۔ قوم۔ اس میں تمام قبیلے جمع ہو جاتے ہیں۔ جمع شُعُوب۔

شِعْبُ البَیْعَۃُ: اس کو شعبُ الانصار و شعب العقبہ بھی کہتے ہیں۔ یہ شعب منیٰ میں ہے اور جمرۃ العقبہ سے مکہ کی طرف تقریباً ۵۰۰ میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اسی شعب میں بیعت عقبہ ہوئی تھی۔ اب یہاں مسجد العقبہ کے نام سے ایک مسجد بنا دی گئی ہے۔

شِعْبُ العُجُوزُ: عجوز عمر رسیدہ عورت (بڑھیا) کو کہتے ہیں۔ یہ گھاٹی مدینے کے قریب ہے۔ بعض نے اس کو شَرَجُ العجوز لکھا ہے اور اس پر متفق ہیں کہ یہ جگہ مدینے کے قریب ہے۔ اسی کے قریب کعب بن اشرف یہودی قتل ہوا تھا۔

شِعْبُ ابی طالب: مکہ کا ایک شعب جو جبل ابی قبیس کے بائیں حصے اور جبل الخندمہ کے درمیان تھا۔ بنو ہاشم کا موروثی پہاڑی درہ جہاں مقاطعۂ بنی ہاشم کے دوران دو یا تین سال تک ابو طالب آنحضرت ﷺ اور اپنے خاندان کے ساتھ رہے۔ اس کو شِعبِ ابو یوسف بھی کہتے ہیں۔ اسی شعب میں محاصرے کے دوران عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔

شِعْبُ اُحُدُ: جبل احد کی ایک گھاٹی جس کا ذکر غزوۂ احد میں آتا ہے۔

شُعْبَہ: ایک بطن۔ یہ لوگ مکہ کے قریب یمن سے ملحقہ علاقے میں رہتے تھے۔

شُعْبَۃُ عبد اللہ: الشُّعَبُ کا واحد۔ یلیل کے قریب ایک چشمہ۔ یہ ایک وادی ہے جس کے بالائی حصے میں وادی الصفراء ہے زیریں حصے میں بدر۔ غزوۂ ذی العشیرہ کے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن مقامات سے گزرے تھے ان میں اس کا ذکر بھی آتا ہے۔

شُعْبَہ بن مُهَلْهَل: عدنانیوں میں بنی تغلب کا ایک بطن۔

شُعْبَہ بن هلال: عدنانیوں کے قیس بن عیلان میں ہوازن کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

شعبی: ابوعمرو بن شراحیل بن عمرو الشعبی۔ مشہور محدث اور امام ابوحنیفہ کے استاد۔ انہوں نے ۵۰۰ صحابہ کرام سے احادیث سنیں۔

الشُّعُوْ: الدہناء میں بنی تمیم کا علاقہ جہاں کثرت سے نبات ہوتی تھیں۔

الشُّعَیْبَۃُ: جدہ کے جنوب میں دو مرحلوں یا ۶۸ کلومیٹر پر ایک مقام کا نام جو حجاز کے بحری ساحل پر جدہ سے پہلے مکے کی طرف کشتی یا جہاز کے کنارے پر آنیکی جگہ ہے۔ ہجرت حبشہ اول میں اس کا ذکر آتا ہے کہ مسلمان (۱۱ مرد اور ۴ عورتیں) مشرکین کے سے چھپ کر الشعیبہ تک پہنچے اور وہاں سے ۲ کشتیوں میں سوار ہو کر حبشہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

شِفَا بنت هاشم: ہاشم بن عبدمناف کی لڑکی کا نام۔

شَقّ: خیبر کے دو حصے تھے۔ ایک حصے کا نام شق تھا۔ اس میں چار قلعے، بِنُزَال، قَمُوْص، وَطِیْح اور سَلَالِم تھے۔ ان میں سب سے مستحکم ابوالحُقَیْق کا قلعہ قَمُوْص تھا جو حضرت علی کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ اور یہیں فیصلہ کن جنگ لڑی گئی۔

شَقِّ صَدْر: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے مبارک کو کھول کر آب زم زم سے دھونا اور اس میں ایمان وحکمت ڈال کر ٹھیک کر دینا۔ آپ کے ساتھ یہ واقعہ تین مرتبہ پیش آیا۔ پہلی مرتبہ اس وقت پیش آیا جب بنی سعد میں پرورش پا رہے تھے۔ دوسری بار بعثت کے وقت اور تیسری مرتبہ شب معراج میں پیش آیا۔

شَقُّ الْقَمَرْ: چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔ علماء امت بالاجماع متفق ہیں کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں واقع ہوا اور یہ آپ ﷺ کا عظیم معجزہ تھا۔ یہ واقعہ ہجرت مدینہ سے پہلے کا ہے، جب آپ منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ مشرکین مکہ جمع ہو کر آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے نبوت کی نشانی طلب کی۔ نشانی طلب کرنے والوں میں قریش کے بڑے بڑے سردار شامل تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ مشرکین مکہ کہنے لگے کہ اگر آپ ﷺ سچے نبی ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں یہ معجزہ دکھا دوں تو ایمان بھی لاؤ گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئیں گے۔ اس وقت چودھویں کا چاند نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، پھر شہادت کی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا۔ اسی وقت چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک ٹکڑا جبل ابی قُبَیس پر تھا اور دوسرا ٹکڑا جبل قُعَیقِعَانُ پر تھا اور درمیان میں کوہ حرا تھا۔ اس وقت لوگوں کی حیرت کا یہ عالم تھا کہ وہ بار بار اپنی آنکھیں کپڑے سے صاف کرتے تھے اور چاند کی طرف دیکھتے تھے تو دو ٹکڑے نظر آتے تھے۔ کئی گھنٹے تک چاند اسی حالت میں رہا۔

شَقِرٌ: تمیم کا حی۔

شُقْرَانُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کا نام۔ ان کا اصل نام صالح تھا۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، اس کے بعد آزاد ہوئے۔

الشُّقْرَاءُ: یمامہ کے نواح میں ایک جگہ۔ بنی کلاب کے پانی کی جگہ۔

شَقِرَة بن الحارث: عدنانیوں میں تمیم بن مرہ کا ایک بطن۔

شَقِرَة بن ربیعہ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

شُقْرَة: سرخ و سفید ہونا۔ خیبر کی طرف ایک وادی۔

شُقُوق: یہ شَقّ یا شِقّ کی جمع ہے۔ کوفہ سے مکے کے راستے پر واقِصَةُ کے بعد ایک منزل۔ ارض یمامہ میں بنوضَبّہ کے ایک کنویں کا نام بھی شُقُوق ہے۔

شُقَیقَةُ: یہ عَکّ کی لڑکی تھی اور ربیعہ اور انمار کی ماں۔

شُکَامَه: قحطانیوں میں زید بن کہلان کا ایک بطن۔

شُکَامَه: قحطانیوں میں کندہ کا ایک بطن۔

شَکّ: مُعَدّ کے لڑکے کا نام (ابن سعد کے مطابق)۔

شَکَرُ: جرش کے قریب یمن کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام۔

شَکَر: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

شُمَاخ: ایک یہودی کا نام جس نے وَطِیح وسَلالِم کے قلعوں کے محاصرے کے بعد یہودی کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح کی بات کی تھی۔

شُمَالَیْن (ذو) بن عبد عمرو (مهاجر): جمہور محدثین کے نزدیک ذُوشِمَالَیْن جنگ بدر میں شہید ہوئے۔

شَمَجْ بن جَرْم: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

شَمَجْ بن فَزَارَةُ: عدنانیوں میں ذبیان کے فزارہ کا ایک بطن۔

شَنَاخِیبُ: بلند پہاڑی چوٹیاں۔ واحد شِنَاخْ۔

شِنَارُ وشِیَارُ: دیار جذام میں حسمیٰ کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ اس کا ذکر سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ میں آتا ہے۔ جوارض جذام میں حسمیٰ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

شَنُوکَةُ: مکہ اور مدینے کے درمیان میں ایک پہاڑ کا نام جو العذیب اور الجار کے درمیان الجار سے ۱۶ میل پر ہے اور ینبع سے ۳۲ میل پر۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے موقع پر السَّیَالَةُ سے گزرے پھر فَجّ الرَّوْحَاءُ، پھر شَنُوکَةُ سے گزرے۔

شَنُوءَةُ: شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ شَنُوءَہ کے لوگوں کے مشابہ تھے۔

شَنُوءَةُ: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

شَنُوءَةُ: قحطانیوں میں لخم کے بنی راشد کا ایک بطن۔

شُوْدَرْ: ہندو مذہب میں شودر سب سے نچلے طبقے کو کہتے ہیں۔

شُوْرَان: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

شَوْط: حجر اسود سے شروع کر کے بیت اللہ کے گرد ایک چکر لگانے کو شَـوْط کہتے ہیں۔ایک طواف میں سات شوط یعنی سات چکر ہوتے ہیں۔

الشَّوْطُ: وادی قناۃ اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔مدینے کے ایک مشہور باغ کا نام۔اس کا ذکر غزوۂ احد میں آتا ہے۔

شِهَابٌ: بنی عدی کا ایک قبیلہ۔

شِهَابُ بن حَاجِبٌ: قحطانیوں میں ہمدان کے بکیل کا ایک بطن۔

شِهَابُ بن خولان: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

شَامَةُ: مکے میں جبل طفیل کے قریب ایک پہاڑ۔

شَيْبَانُ: ایک عرب قبیلہ جو عدن میں مقیم تھا۔

شَيْبَانُ بن ثَعْلَبَة: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

شَيْبَانُ کا وفد: اہلِ وفد نے مدینے حاضر ہو کر اپنی اور اپنے تمام قبیلے کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی اور واپس چلے گئے۔

شَيْبَةُ الحَمْدُ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کا لقب۔

شَيْبَه بن رَبِيْعَةُ: طائف کے سفر میں جب اوباش لڑکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مار مار کر شدید زخمی کر دیا تو آپ ﷺ نے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ کے باغ میں پناہ لی تھی اور ایک درخت کے سایے میں آرام فرمایا تھا۔غزوۂ بدر میں یہ دونوں کافر مارے گئے۔

شَيْبَةُ بن عثمان: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

شِيْث: ایک پیغمبر کا نام۔

الشِّيْحَة: دیار بنی یربوع میں حزنُ کے قریب ایک جگہ۔

شَيْخ نَجْدِيُ: ہجرت مدینہ سے پہلے جب مشرکین مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں

مشورے کے لئے دارالندوہ میں جمع ہوئے تو مجلس شروع ہوتے ہی ابلیسِ لعین ایک سن رسیدہ نجدی بزرگ کی شکل میں دارالندوہ کے دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ جب لوگوں نے اس کو دیکھ کر پوچھا کہ تم کون ہو تو اس نے بتایا کہ میں اہل نجد میں سے ایک بزرگ ہوں، میں نے سنا ہے کہ تم ایک اہم مشورہ کر رہے ہو، اس لئے میں بھی حاضر ہو گیا۔ شاید کوئی مفید مشورہ دے سکوں۔ پھر لوگوں نے اس کو اندر بلا لیا۔

شَیخَین: شیخین دو ٹیلوں کا نام تھا جو مدینے اور احد کے درمیان واقع تھے۔ ان ٹیلوں میں سے ایک پر ایک نابینا یہودی رہتا تھا اور دوسرے پر ایک نابینا یہودیہ رہتی تھی۔ اس لئے یہ ٹیلے شیخین کے نام سے مشہور تھے۔

شَیرُویَہ: شاہِ ایران خسرو پرویز کا لڑکا جس نے اپنے باپ کو قتل کر دیا تھا۔

الشِّیق: پہاڑ کی تنگ درز جہاں سے پہاڑ پر چڑھنا ممکن نہ ہو۔ پہاڑ کی دراڑ جس پر چڑھنا ممکن نہ ہو

شَیمَاء: دیکھئے حُذَیفَة.

﴿ص﴾

صَابِئِیّتْ: ستارہ پرستی۔ یہ عراق کا قدیم مذہب تھا۔

الصَّادِرَۃُ: مشہور سدرۃ کا نام جو طائف میں نخب کے پاس تھا غزوۂ طائف میں اس کا ذکر آتا ہے۔ آج کل اس جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے جس کو مسجد الصادرہ اور مسجد النخب کہتے ہیں۔

الصَّادِرَۃُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پانی پینے کا آب خورہ (برتن)

الصَّادِقْ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب۔ آپ کی امانت و دیانت، راست بازی و حسن معاملہ اور پاکیزہ اخلاق کی بنا پر لوگ آپ ﷺ کو الصادق کہتے تھے۔

صَاعْ: درہم کے حساب سے ۲۷۳ تولے اور مثقال کے حساب سے ۲۷۰ تولے کے برابر ایک پیمانہ۔

صَالِح بن مُرْدَاسْ: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کے بنی کلاب بن ربیعہ کا ایک بطن۔

الصَّامِتْ: قحطانیوں میں کہلان کے طی بن اُدَد کا ایک بطن۔

صَاهِلَہ بن کَاهِل: عدنانیوں میں ہذیل بن مدرکہ کا ایک بطن۔

صُبْح بن ذُهْل: عدنانیوں میں شیبان کا ایک بطن۔

صُبْح بن کَاهِل: عدنانیوں میں ہذیل کا ایک بطن۔

صُبَیْح: عدنانیوں میں فزارہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ برقہ میں رہتے تھے جو مدینے کے قریب

صدقے کے اموال کی جگہ تھی۔

صَبِرَة: عدنانیوں میں تمیم کے کلیب بن یربوع بن حنظلہ کا ایک بطن۔

صَبِرَة بن کعب: قحطانیوں میں وداعہ کا ایک بطن۔

صحابی: جس شخص نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہری آنکھ سے دیکھا۔ احادیث میں صحابہ کرام کی بڑی فضیلتیں آئی ہیں۔

صُحَارُ: یہ اسم ہے اور صَحْرَاءُ سے مشتق ہے۔ یمن کی ایک بستی۔ عُمَانُ میں پہاڑ سے متصل ایک قصبہ۔ عمان کا ایک بازار جو رجب کے شروع میں پانچ رات تک لگتا تھا۔ پھر یہ لوگ دَبَا کی طرف کوچ کر جاتے تھے۔ (دبا صحار کے قریب ایک بستی ہے) اور وہاں رجب کے آخر میں بازار لگتا تھا۔ یہاں چین اور ہند وغیرہ سے تاجر آتے تھے۔ ۱۲ ہجری میں حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں فتح ہوا تھا۔

صَخر: قریش کا ایک عشیرہ۔ یہ لوگ طائف کے قریب رہتے تھے۔

صَخر: قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔ یہ لوگ شام کے قریب رہتے تھے۔

صَخر: عدنانیوں میں تمیم کے بنی مِنقَر کا ایک قبیلہ۔

صَخر بن الحارث: قحطانیوں کے ازد میں سے غسان کے خزرج کا ایک بطن۔

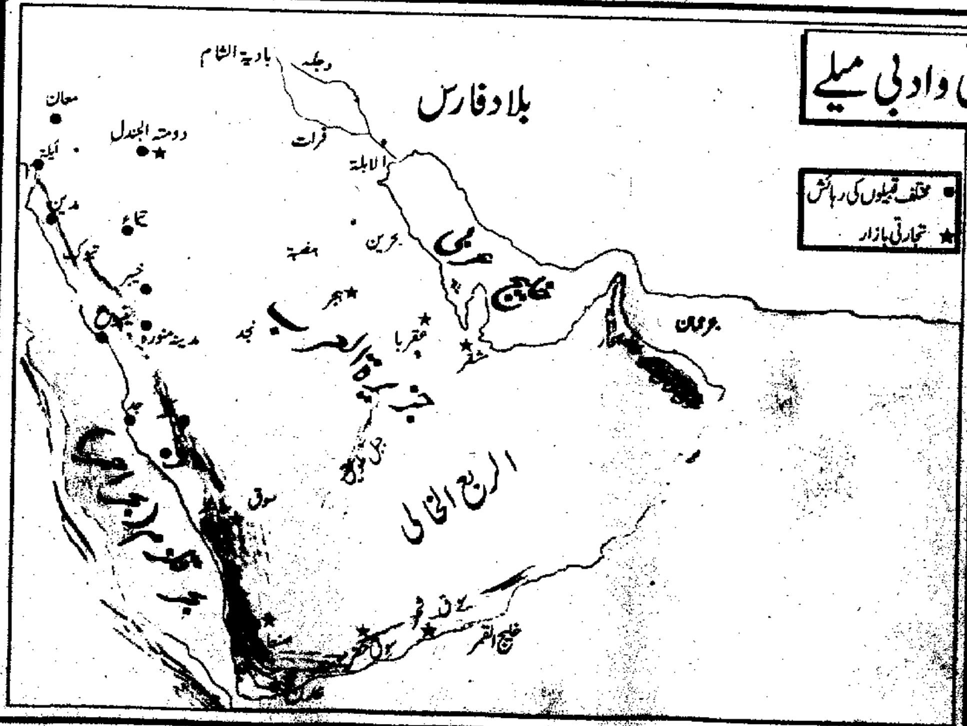
صَخر بن ھلال: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

صُخَیرَاتُ الثُّمَامِ: یہ بدر اور ذات العُشَیرَة کے راستوں کی ایک منزل ہے جو السَّیَالَة سے پہلے فَرشْ اور السَّیَالَه کے درمیان واقع ہے۔

صُخَیرَاتُ الیَمَامِ: مدینے سے طریق مکہ پر ایک جگہ۔ یہ بھی بدر اور ذات العُشَیرَة کے راستوں کی ایک منزل ہے۔ بدر جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا تھا۔

صُدَاء کے وفود: ۱۵ اشخاص پر مشتمل یہ وفد ۸ ہجری میں آیا اور اسلام کی دولت سے مشرف ہوا۔ اہلِ وفد نے اپنی قوم کے باقی لوگوں کی طرف سے بیعت کی جو حاضر خدمت نہ ہو سکے

عرب کے تجارتی وادبی میلے



عرب کے بازار

	مقام انعقاد	تاریخ انعقاد
۱	دومۃ الجندل	ربیع الاول
۲	ھجر	ربیع الثانی
۳	عمان	جمادی الاولی
۴	مشقر	جمادی الثانی
۵	حباشہ	رجب
۶	صحار	یکم تا ۱۵ رجب
۷	شحر	شعبان
۸	عدن	یکم تا ۱۵ رمضان
۹	صناء	۱۵ تا ۳۰ رمضان
۱۰	حضرموت	ذیقعدہ

تھے۔ پھر ان لوگوں نے واپس جا کر اسلام کی تبلیغ شروع کی تو یمن کے بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ پھر ۱۰ ہجری میں ۱۰۰ افراد پر مشتمل ان کا ایک اور وفد حاضرِ خدمت ہوا۔

صَدِف کا وفد: اس وفد میں ۱۰ سے زیادہ آدمی تھے جو مسلمان ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور سلام کئے بغیر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ آپ نے ان سے پوچھا کیا تم مسلمان ہو؟ انہوں نے کہا ہاں ہم مسلمان ہیں، آپ نے فرمایا پھر تم نے سلام کیوں نہیں کیا؟ پھر انہوں نے کھڑے ہو کر سلام کیا اور آپ ﷺ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور ان کو بیٹھنے کے لئے کہا۔

الصَّدِفُ بن عمرو: حمیر کا ایک قبیلہ۔

الصَّدِفُ بن مالک: قحطانیوں میں کہلان کے کندہ کا ایک بطن۔

الصَّدِفُ بن اسلم: قحطانیوں میں حضرۃ موت کا ایک حی۔

صَدَقَةُ الفِطْر: رمضان المبارک کے اختتام پر ہر مسلمان پر جو ایسے نصاب کا مالک ہو جو اس کی اصل حاجتوں سے زائد ہو، اپنے اور اپنے زیرِ کفالت چھوٹی اولاد کی طرف سے، صدقۃ الفطر واجب ہوتا ہے۔ اس کی مقدار گندم میں نصف صاع (تقریباً پونے دو سیر) اور جو، کھجور اور کشمش میں ایک صاع ہے۔

صِرَارٌ: مدینے کا ایک پہاڑ۔ مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔ مدینے سے تین میل کے فاصلے پر عراق کے راستے میں زمانہ جاہلیت کا ایک کنواں۔

الصَّرِیْف: نباج سے ۱۰ میل کے فاصلے پر ایک جگہ۔ بنی اُسَید بن عمرو بن تمیم کا ایک شہر۔

صَرِیْفُ الْاَقْلَام: لکھتے وقت قلم سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کو صریف الاقلام کہتے ہیں۔ ساتویں آسمان سے اوپر یہ وہ مقام ہے جہاں فرشتے امور الٰہیہ اور احکام خداوندی کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔

صَرِیْفِیْن: کوفے کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

الصَّعَاب: یمامہ اور بحرین کے درمیان واقع ایک پہاڑ کا نام۔

صَعْب (قلعہ): خیبر کے علاقے نطاۃ کا دوسرا قلعہ صَعب بن معاذ ہے۔ قلعہ نَاعِمْ کی فتح کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ صعب کا محاصرہ کیا۔ تین روز تک اس کا محاصرہ جاری رہا۔ اس کے بعد قلعہ فتح ہوگیا۔ خیبر میں اس سے بڑھ کر غلہ اور چربی کسی قلعے میں نہیں تھی۔

الصَعِیْدُ: وادیٔ القریٰ میں زمانہ جاہلیت کا عرب کا ایک بازار۔ شام کے نواح میں وادی القریٰ کا ایک قصبہ۔

صَفَا: بیت اللہ کے قریب ایک پہاڑی جہاں سے حج وعمرے کی سعی شروع کی جاتی ہے۔

الصَّفَا: بحرین میں عبدالقیس کا ایک قلعہ جو مُشَقَّرْ اور ہجر شہر کے قریب ہے۔ الصفا اور مشقر کے درمیان ایک نہر بہتی ہے جس کو العین کہتے ہیں۔

الصَّفْرَاءُ: بدر اور مدینے کے درمیان ایک وادی کا نام جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کا تمام مال غنیمت مسلمانوں میں برابر برابر تقسیم فرمایا تھا۔ اس وادی میں کھجور کے درخت اور کھیتی باڑی کثرت سے ہوتی ہے۔ اس میں جُھَیْنَہ، انصار اور بنی فہر کے لوگ آباد تھے۔ اس کے اور بدر کے درمیان ایک مرحلے کا فاصلہ ہے اور یہ رضوی سے ۲ دن کی مسافت پر ہے۔

صُفْرَۃ کا وفد: ابوصفرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔

صَفْوَانُ بن اُمَیَّۃَ: اسی نے معرکہ بدر کے بعد عُمَیْر بن وہب کے ساتھ مقتولین کا تذکرہ کر کے اس کو آنحضرت ﷺ کے (العیاذ باللہ) قتل پر آمادہ کیا تھا اور عمیر کے قرض کی ادائیگی اور اس کے بچوں کی کفالت کا ذمہ لیا تھا۔ پھر جب عمیر بن وہب اپنے ارادے کی تکمیل کے لئے مدینے روانہ ہوگیا تو صفوان بن امیہ لوگوں سے کہتا تھا کہ میں تمہیں آئندہ چند دنوں میں ایسی خوشخبری سناؤں گا کہ تم بدر کا واقعہ بھول جاؤ گے۔ ان دنوں یہ ہر سوار سے عمیر کے بارے میں پوچھتا تھا یہاں تک کہ ایک سوار نے اس کو اس کے اسلام کے بارے میں بتایا تو اس نے قسم کھالی کہ اب وہ عمیر سے کبھی بات نہیں کرے گا۔

صُفَّۃ: لغت میں صُفَّہ سایہ دار جگہ کو کہتے ہیں۔ تحویل قبلہ کے بعد مسجد نبوی میں قبلہ اول کی طرف والی دیوار اور اس سے متصل جگہ ان اصحاب کے لئے چھوڑ دی گئی تھی جنہوں

نے اپنی زندگی صرف عبادت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے وقف کر دی تھی اور جن کا کوئی گھر بار اور ٹھکانا نہ تھا۔ اسی کو صُفَّہ کہتے ہیں۔

صَفِیَّہ: یہ بنی نضیر کے سردار حُیَیّ بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ ان کا پہلا نکاح سَلَّام بن مُشْکَم قُرظی سے ہوا۔ سلام کے طلاق دینے کے بعد کنانہ بن الحقیق سے دوسرا نکاح ہوا، جو غزوہ خیبر میں قتل ہوگیا اور حضرت صفیہ گرفتار ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا۔ ۵۰ھ میں مدینے میں وفات پائی۔

صَفِیَّۃُ بنت عبد المطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی: یہ عبدالمطلب کی بیٹی اور صحابیہ ہیں۔ ان کی ماں عبد ہالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب تھی۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور مدینے ہجرت کی۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

الصُّلْصُلُ: ذوالحُلَیْفَہ سے آگے چڑھائی پر مقام بَیْدَاءُ کے پاس ایک مشہور پہاڑ۔ فتح مکہ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

صَلوٰۃ: نماز۔ لغت میں حرکت کرنے کو نماز کہتے ہیں۔ فقہی اصطلاح میں مخصوص طریقے سے عبادت کرنے کا نام ہے۔ یہ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔

صَلوٰۃ الخَوف: حالتِ جنگ کی نماز کو صلوٰۃُ الخَوف کہتے ہیں۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آدھی فوج ہتھیار بند ہو کر امام کے پیچھے نماز پڑھتی ہے اور باقی آدھی فوج ہتھیار باندھے دشمن پر نظر رکھتی ہے۔ ایک رکعت کے بعد پہلی آدھی فوج دشمن پر نظر رکھنے کے لئے چلی جاتی ہے اور دوسری آدھی فوج امام کے پیچھے آجاتی ہے۔ امام کے دوسری رکعت پوری کر لینے کے بعد فوج کے دونوں حصے باری باری اپنی نماز پوری کرتے ہیں۔

الصَّمْصَامَۃ: یہ مشہور تلوار مَعْدِ بن کَرِبْ الزَّبِیْدِی کی تھی۔ اس کو رسول اکرم اللہ صلی اللہ وسلم نے استعمال کیا تھا۔

الصَّمْغَۃُ: مدینے کے شمال میں قناۃ کے قریب ایک جگہ۔ غزوۂ احد میں اس کا ذکر آتا ہے۔

صَنْعَاءُ: یمن کا دارالحکومت جہاں درختوں اور کنوؤں کی کثرت تھی۔ ابرہہ نے یہاں بیت اللہ

کے مقابلے پر ایک نہایت عالیشان قُلَّیس (کنیسہ) تعمیر کیا تھا۔

صُوْرِیَا (ابن): ایک یہودی عالم، اسی نے کہا تھا کہ یہود خوب جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں مگر یہ لوگ آپ ﷺ سے حسد کرتے ہیں۔

صَوْرَیْن: مدینے کے قریب ایک جگہ۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں پہنچنے سے پہلے راستے میں صَوْرَیْن کے پاس کچھ صحابہ آپ ﷺ کو ملے۔ یمن میں حضارمہ کی ایک بستی۔ اس کے اور صنعاء کے درمیان ۱۲ میل کا فاصلہ ہے۔

صَوْم: لغوی اعتبار سے صوم کے معنی انسان کا کسی چیز مثلاً کھانے پینے یا بات چیت کرنے سے باز رہنا اور شرعی اعتبار سے عبادت کی نیت سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور وظیفہ زوجیت ادا کرنے سے رکنے کا نام صوم (روزہ) ہے۔

صَوْمَعَة: عیسائی راہبوں کا عبادت خانہ۔ چھوٹا گرجا۔ جمع صَوَامِع

الصَّهْبَاء: مدینے سے خیبر جاتے ہوئے جعفر سے آگے ایک جگہ۔ غزوہ خیبر میں اس کا ذکر آتا ہے۔

صَهْبَاء: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ایک دن آپ ﷺ نے اسی اونٹنی پر سوار ہو کر رمی کی تھی۔

صُهَیْب: قریش نے ان کو بھی سخت تکلیفیں دیں، انہوں نے ربیع الاول کے شروع میں سب مسلمانوں کے بعد ہجرت کی۔ ہجرت کے وقت کفار نے پیچھا کر کے ان کا راستہ روکا تو انہوں نے مشرکوں کو مال کی پیش کش کی جو انہوں نے قبول کر لی اور مال لے کر ان کا راستہ چھوڑ دیا۔ یہ واقعہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صُهَیْب نے تجارت سے خوب نفع کمایا۔ اس پر سورۂ بقرہ کی آیت ۲۰۷ نازل ہوئی۔

صَیْبَا: یمن کے نواح میں عُشَر کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

﴿ض﴾

ضَب: مسجد الخَیف کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

ضَبَّة بن اُدّ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ شمالی تہامہ میں بنی تمیم کے قریب رہتے تھے۔

ضَبَّة بن الحرب: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

ضَبَّة بن ربیعه: عدنانیوں میں ربیعہ بن نزار کا ایک بطن۔

ضَبَّة بن عمرو: عدنانیوں میں ہذیل کا ایک بطن۔

ضَبَرَة: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

الضَّبُوعَة: مدینے کے قریب یلیل کے پاس ایک جگہ۔ غزوۂ ذی العشیرۃ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

ضَجْنَانُ یا ضَجَنَانُ: مدینے کے راستے پر مکے کے نواح میں ایک مقام۔ ضجنان اور قدید کے درمیان ایک دن کی مسافت۔ بعض مفسرین کے مطابق اسی مقام پر سورۂ فتح نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ صلح جس کو وہ شکست سمجھ رہے ہیں وہ دراصل فتح عظیم ہے۔ واقعہ معراج، غزوۂ بنی لحیان اور واقعہ حدیبیہ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

ضِحَاکُ: عدنان کے لڑکے کا نام۔

ضِحَاکُ بن سفیان کِلابی (سریه): اس کو سریہ بنی کلاب بھی کہتے ہیں۔ یہ ربیع الاول ۹ ہجری میں بنی کلاب کے قبیلے قُرطاء کی جانب روانہ کیا گیا۔ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام کی دعوت دی مگر انہوں نے قبول نہیں کی۔ پھر دونوں میں قتال ہوا

اور کفار کو شکست ہوئی۔

ضِرَارُ بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے بیٹے نام۔

ضِرَارُ (مسجد): دیکھئے مسجد ضرار۔

ضَرِیَّۃُ: ہموار زمین جس میں درخت ہوں۔ نجد میں بصرہ سے مکے کے راستے پر ایک قدیم بستی۔ جسکی طرف ضِمی ضَرِیَّۃُ منسوب ہے اور جہاں بصرہ سے آنے والے حجاج ٹھہرتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بصرہ کے راستے میں بنی کلاب کی ایک بستی کا نام ضریہ ہے اور وہ مکہ سے زیادہ قریب ہے۔

ضَعِیفَۃ بنت ھاشم: ہاشم کی بیٹی کا نام۔

ضُغَاطِرُ الْاُسْقُفُ: رومہ میں عیسائیوں کا لاٹ پادری، جس کے پاس ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک تصدیق کے لئے بھیجا تھا۔ اس نے تصدیق تو کی مگر ایمان نہیں لایا۔ بعد میں اس کے ایمان لانے کے بارے میں اختلاف ہے۔ ممکن ہے وہ دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہوں۔

ضِمَادُ بن ثَعْلَبَۃ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص احباب میں سے تھے۔ طبابت اور جراحی کے پیشے سے وابستہ تھے۔

ضِمَادُ اَزْدِی: یہ یمن کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے سن رکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنون کا اثر ہے۔ مکے آکر انہوں نے دیکھا کہ بچے آپ ﷺ کے پیچھے چل رہے ہیں۔ ضِمَاد نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں جنون کا علاج کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے مجھ سے سن لو۔ پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ جسے سنتے ہی ضماد مسلمان ہو گئے۔

ضَمْرَۃ (بنو): یہ قبیلہ مدینے کے اطراف میں آباد تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلے کے سردار مخشی بن عمرو ضَمْرِیٰ سے ۲ ہجری میں امن کا معاہدہ کیا تھا۔

ضَمْرَۃ بن بکر: عدنانیوں میں کنانہ بن خزیمہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ جحفہ اور ودّان اور بزواء کے قریب رہتے تھے۔

ضُمَیرہ (اُمّ): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیز کا نام۔

الضُّیَقَۃ: حنین اور طائف کے درمیان ایک راستے کا نام۔

﴿ط﴾

طَابَةُ: مدینہ منورہ کا ایک نام۔

طَابُخَۃُ: الیاس بن مُضَرُ کے لڑکے کا نام۔ ان کا اصل نام عَمْرو تھا۔

طَابُخَۃُ بن الیاس: عدنانیوں میں مضر کا ایک بطن۔

طَاعِنَہ: عدنانیوں میں ہذیل بن مدرکہ کا ایک بطن۔

طَائفُ: مکے سے مشرقی جانب تقریباً ۹۰ کلومیٹر پر ایک مشہور شہر ہے جو جبل السَّـراۃ کے سلسلے پر آباد ہے اور حجاز کا پہاڑی شہر ہے۔ یہاں انگور اور دوسرے پھل بکثرت ہوتے ہیں اور بنوثقیف آباد تھے۔

طـــائف (غـزوہ): شوال ۸ ہجری کے آخری دنوں میں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ سے زیادہ دن محاصرہ کئے رکھا اور منجنیق نصب کی۔ اس سے پہلے کسی غزوے میں منجنیق نصب نہیں کی گئی تھی۔ یہاں جنگ کی نوبت نہیں آئی۔ تقریباً بیس دن کے بعد آپ ﷺ نے محاصرہ اٹھالیا اور جعرانہ واپس تشریف لے آئے، بعد میں بنوثقیف مسلمان ہوکر وہیں حاضر خدمت ہوگئے۔

طِبْرِیُ: ابوجعفر محمد بن جریر۔ ولادت آمل طبرستان ۲۲۴ھ، وفات بغداد شوال ۳۱۰ھ، عمر ۸۶ سال۔ سات برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ تصانیف کی تعداد ۲۶ جن میں تفسیر،

حدیث، فقہ اور تاریخ کے موضوعات شامل ہیں۔ بعض کتابیں تین یا چار ہزار صفحات کی ہیں۔ روزانہ ۸۰ صفحے لکھنے کا معمول چالیس سال تک رہا۔ تاریخ الرسل والملوک ۱۳ جلدوں میں یگانہ روزگار تصنیف ہے۔

طَحَا: ایک بستی کا نام جو مصر میں نیل کے مغرب میں واقع ہے۔ امام طحاوی اسی کی جانب منسوب ہیں۔

طَحَاوِیُّ: احمد بن محمد بن سلامۃ، ابو جعفر الطحاوی الازدی، مشہور امام، محقق و محدث، حافظ الحدیث، ۲۳۹ ہجری میں ولادت ہوئی، اور ۳۲۱ ہجری میں وفات پائی۔ بہت سی کتب کے مؤلف ہیں جن میں مشہور یہ ہیں، شرح معانی الآثار (طحاوی شریف) احکام القرآن، مشکل الآثار، کتاب مناقب ابی حنیفہ وغیرہ۔ مصر کی ایک بستی طحا کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے طحاوی کہلاتے ہیں۔

الطَّرَفْ یا الطَّرِفْ: بنو ثَعْلَبَہ کے ایک کنویں کا نام جو عراق کے راستے میں مدینے سے ۳۶ میل پر واقع ہے۔ یہ نُخَیْل کے علاوہ ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ الطرف عراق کے نواح میں ہے۔ اس کا ذکر مغازی میں آتا ہے۔

طَرْفَاءُ: یہ اَثْلْ سے ملتا جلتا درخت ہوتا ہے مگر اثل اس سے چھوٹا اور جھاڑی نما ہوتا ہے۔ اَثل کو اردو میں جھاؤ کہتے ہیں۔

طَرَفَۃُ: بلاد اندلس میں قرطبہ میں ایک مسجد۔

طَرِیْف بن عامر: قیس بن عیلان کے عامر بن کلاب کا ایک بطن۔

طَرِیْف بن عمرو: اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

طَرِیْف بن عمرو: قحطانیوں میں طَیّ کا ایک بطن۔

طَرِیْف بن محارب: عدنانیوں میں قیس بن عیلان بن محارب کا ایک بطن۔

طَسْم: عرب بائدہ کا ایک قبیلہ۔

طُعَیْمَۃُ بن عدی الخیار: غزوۂ بدر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا تھا۔

طَفِیلٌ: مکے سے تقریباً دس میل پر ایک پہاڑ۔ اس کے قریب ایک اور پہاڑ تھا جس کو شَامَہ کہتے تھے۔

طُفَیْل: تہامہ اور یمن کے درمیان ایک وادی۔ بیت المقدس کے قریب وادیٔ موسیٰ میں ایک قلعہ جس کو طُفَیل کہتے ہیں۔

طُفَیْل بن عمرو الدُّوسِی (سریہ): رمضان اور شوال ۹ ہجری کے درمیانی عرصہ میں بنو دوس کے بت ذوالکفین کو منہدم کرنے کے لئے راونہ فرمایا۔ یہ بت لکڑی سے بنا ہوا تھا۔

طَلْحَہ (ابو): مشہور صحابی۔ ان کا نام زید بن سہل بن الاسود بن حرام بن عمرو تھا۔ احد کے دن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابو عامر فاسق کے بنائے ہوئے گڑھے میں گر گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی کمر تھام کر آپ کو سہارا دیا تب آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص زمین پر چلتے پھرتے زندہ شہید کو دیکھنا چاہے وہ طلحہ کو دیکھ لے۔ احد کے دن جب سب مسلمان منتشر ہو گئے تو اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ صرف گیارہ آدمی رہ گئے تھے جن میں حضرت طلحہ بھی تھے۔ احد کے دن تیر چلاتے چلاتے ان کے ہاتھ سے ۲ یا تین کمانیں ٹوٹیں۔ جو شخص ترکش لئے ہوئے ادھر سے گزرتا آپ ﷺ اس سے فرماتے کہ تیر طلحہ کے لئے ڈال جاؤ۔

طَوَاف: لغت میں کسی چیز کے گرد گھومنے کو طواف کہتے ہیں اور شرعی اصطلاح میں حجر اسود سے شروع کر کے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔

طَوَافِ وَدَاع: اس کو طوافِ صدر بھی کہتے ہیں۔

طَوافِ اِفَاضَۃ: اس کو طوافِ زیارت، طوافِ فرض، طوافِ رکن اور طوافِ یوم النحر بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کا رکن اعظم ہے۔

طُوبیٰ: سِدْرَۃُ الْمُنْتَھیٰ ہی کو طُوبیٰ کہتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سِدْرَۃُ الْمُنْتَھیٰ۔

طُوًی (ذِی): مسجد الحرام سے نصف میل کے فاصلے پر ایک جگہ۔ مکہ کی ایک مشہور وادی۔ حجۃ

الوداع کے موقع پر سَرِف سے روانہ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادیٔ ذی طویٰ پہنچے۔ یہ آپ ﷺ کی آخری اور آٹھویں منزل تھی۔ پھر شمال کے رخ کَدَاءُ کے راستے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے۔ آج کل یہ مقام آبارِ زَاھِر کے نام سے معروف ہے۔ ذی طُویٰ جبل قُعَیقِعَانُ اور کَدیٰ سے شمال کی جانب ایک کنواں ہے۔ ظہورِ اسلام کے وقت یہ جگہ شہر سے باہر تھی۔

طَھْمَانُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کا نام۔ ان کو مختلف ناموں، بَاذَامُ، ذَکْوَانُ، کَیْسَانُ، مِهْرَانُ، هُرْمُزُ وغیرہ سے بھی پکارا جاتا تھا۔

طَیٌّ: لپیٹنا۔ چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔

طَیٌّ (جَبَل): دیارِ ثمود میں قبیلہ طَیٔ کے ایک پہاڑ کا نام۔

طَـیٌٔ (بنو): عرب کا ایک مشہور قبیلہ جو نجد میں آباد تھا۔ مشہور سخی حاتم طائی کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا۔ اس قبیلے نے ۹ ہجری میں اسلام قبول کیا۔

طَیٌٔ کا وفد: بنی طی یمن کا ایک مشہور قبیلہ تھا۔ اس کے وفد میں ۱۵ آدمی تھے۔ جن میں قبیلے کے ۲ سردار زید الخیل اور عدی بن حاتم بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعوت اسلام دی تو سب نے اس کو قبول کرلیا پھر آپ ﷺ نے ہر ایک کو پانچ پانچ اوقیہ چاندی عطا فرمائی اور زید الخیل کو ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی اور دو جاگیریں عطا فرمائی۔ اور ان کا نام زید الخیر رکھ دیا۔

طَیَالِسِیُّ: سلیمان بن داؤد بن الجارود الطیالسی۔ کنیت ابوداؤد۔ ولادت ۱۳۳ھ، وفات ۲۰۳ یا ۲۰۴ھ، عمر ۷۲ سال۔ ان کی مُسند کو تمام مسانید پر شرفِ تقدمِ زمانی حاصل ہے، نیز اس مسند میں ثنائی روایات بھی موجود ہیں اور ثلاثیات تو بہت زیادہ ہیں۔

طَیِّءُ بن اُدَدْ: قحطانیوں میں کہلان کا ایک عظیم قبیلہ۔

طَیِّبَةُ: پاکیزہ۔ زمزم کا نام۔ مدینہ منورہ کا نام بھی ہے۔

﴿ظ﴾

ظَاعِنَه: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

ظَبْیَان: یمن میں ایک پہاڑ۔

ظَبْیَان: یمن کا ایک اہم قبیلہ۔

ظَبْیَان: حجاز کا ایک قبیلہ۔

ظَبْیَان بن عباد: قحطانیوں میں ہمدان کے دَوْمَان بن بَکِیل کا ایک بطن۔

ظَبْیَان بن غامد: ازد کا ایک بطن۔

ظَبْیَةُ: اس کی جمع ظِبَاءٌ ہے۔ دیار جُهَیْنَةَ میں ایک جگہ ہے۔ یَنْبُعُ اور غَیْقَةُ کے درمیان ساحل سمندر کے ساتھ بھی اس نام کی ایک جگہ ہے۔ السیالہ سے نو میل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسجد ہے جس کو مسجد عرق الظبیة کہا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک عرق الظبیة کو ہی الروحاء کہتے ہیں۔

ظُبْیَةُ: واقدی کہتے ہیں کہ یہ مدینے کے قریب الرَّوْحَاءُ سے ۳ میل پر واقع ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے لئے جاتے ہوئے السَّیَالَہ سے گزرے۔ پھر فَجّ الرَّوْحَاءُ، پھر شَنُوکَہ سے گزرے یہاں تک کہ عِرقِ الظُّبیَه پہنچے۔

الظَّرِبُ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گھوڑے کا نام۔

ظَرُبَان بن اَمِیر: قحطانیوں میں ھمدان کے بکیل کا ایک بطن۔

ظَفَارُ: صنعاء کے قریب یمن کا ایک پہاڑ یا شہر۔

ظُفُرٌ: مدینے اور شام کے درمیان شمیط کے پہلو میں دیار فزارہ میں ایک جگہ۔ یہیں ام قرفہ کو قتل کیا گیا جس کا نام فاطمہ بنت ربیعہ بن بدر تھا۔

ظفر بن الحارث: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے سُلیم بن منصور کا ایک بطن۔

ظفر بن الخزرج: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

ظُلَیم: عدنانیوں میں بنی حنظلہ کا ایک قبیلہ۔

الظَّوَاهِر: حرب کے بنی سالم کا ایک بطن جو حجاز میں وادی الصفراء میں رہتے تھے۔

الظَّهْرَانُ: مکے کے قریب (تقریباً ایک منزل پر) ایک وادی اور اسی کے قریب مَرُّ الظَّهْرَانُ کے نام سے ایک بستی ہے۔

﴿ع﴾

عَاتِکَه بنت عبد المطلب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کا نام۔ یہ مکے میں اسلام لائیں اور مدینے ہجرت کی۔

عَادُ: ایک شخص کا نام جس کی طرف قوم عَادُ منسوب ہے۔ حضرت ہود علیہ اسلام اسی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ یہ لوگ یمن کے علاقے احقاف میں آباد تھے۔

عَادِیَة: عدنانیوں میں ہذیل بن مدرکہ کا ایک بطن۔

عَادِیَة: عدنانیوں میں ہوازن کا ایک بطن۔

عَادِیَة بن صَعْصَعَه: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

عَادِیَة بن عامر: قحطانیوں میں کہلان کے بجیلہ کا ایک بطن۔

عَارِبُ: قبیلہ غطفان کی ایک شاخ۔

عَارِبَة: عرب بائدہ کے بعد یہی اصل عرب تھے اور یعرب بن لیث جب بن قحطان کے نسب سے تھے اور قحطانی کہلاتے تھے۔

عَاصُ بن وَائِل سَهمِی: قریش کا ایک معزز سردار۔

عَاقِل بن البُکَیر: یہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ دار الارقم میں مسلمان ہوئے۔ ان کا پہلا نام غافل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام غافل کی بجائے عاقل رکھ دیا کیوں

کہ مسلمان ہونے سے پہلے آخرت سے غافل اور بے خبر تھے، اسلام لانے سے عاقل اور ہوشیار بنے۔ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۳۴ سال تھی۔

عَامِرٌ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عَامِرٌ: عدنانیوں میں غطفان کے حارث بن قطیعہ کا ایک بطن۔

عَامِرٌ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے خَفَاجَہ بن عمرو بن عُقَیل کا ایک بطن۔

عَامِرٌ: عدنانیوں میں بکر بن وائل کے شیبان بن ذہل کا ایک فخذ۔

عَامِرٌ: عدنانیوں میں بنی ضبہ کا ایک قبیلہ۔

عَامِرٌ: بنی عدی کا ایک قبیلہ۔

عَامِرٌ: بنی کلب کا ایک عظیم بطن۔

عَامِرٌ: ہمدان کا ایک بطن جو یمن کی وادی خُرض میں رہتے تھے۔

عَامِرٌ بن جذیمہ: عدنانیوں میں عبدالقیس کا ایک بطن۔

عَامِرٌ بن الحارث: عدنانیوں میں عبدالقیس کا ایک بطن۔

عَامِرٌ بن حنیفہ: عدنانیوں میں بکر بن وائل کے بنی حنیفہ کا ایک بطن۔

عَامِرٌ بن الخزرج: قحطانیوں کے ازد میں غسان کا ایک بطن۔

عَامِرٌ بن خَطْمَہ: قحطانیوں کے ازد میں اوس کا ایک بطن۔

عَامِرٌ بن ذبیان: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

عَامِرٌ بن ذُہل: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

عامر راہب (ابو): زمانہ جاہلیت میں یہ شخص قبیلہ اوس کا سردار تھا۔ زہد اور پارسائی کی وجہ سے تمام مدینہ اس کی عزت کرتا تھا اور راہب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جب مدینے میں اسلام کی شعاعیں پہنچیں تو یہ مکہ چلا گیا۔ غزوۂ احد کے موقع پر یہ قریش کے ہمراہ آیا اور ان کو یقین دلایا کہ قبیلہ اوس کے لوگ مجھے دیکھ کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ معرکہ کے وقت سب سے پہلے اس نے میدان میں آکر کہا

''اے اوس کے لوگو! میں ابو عامر ہوں مجھے پہچانتے ہو''۔ انصار نے فوراً جواب دیا

''اے فاسق و نافرمان ہم تجھے پہچانتے ہیں خدا کبھی تیری آنکھیں ٹھنڈی نہ کرے''۔

عَامِرُ بن ربیعه: عدنانیوں کے قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

عَامِر بن زُغْبَه: ہلال بن عامر کا بطن۔

عَامِرُ بن زید مناة: عدنانیوں میں تمیم بن مر کا ایک بطن۔

عَامِرُ بن سعد: قحطانیوں میں نخع کا ایک بطن۔

عَامِرُ بن صَعْصَعَه: عدنانیوں کے قیس بن عیلان میں ہوازن کا ایک بطن۔

عَامِرُ بن صَعْصَعَه کے وفود: بنی عامر کے دو سردار عامر بن طفیل اور اَرْبَدْ بن ربیعہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لانے کی صورت میں اپنی لئے خلافت اور دیہی حکومت کے مطالبے کئے جو آپ نے منظور نہیں فرمائے۔ عامر یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ میں اتنی طاقت رکھتا ہوں کہ پیادوں اور سواروں کے ذریعے آپ ﷺ پر عافیت تنگ کر دوں۔ پھر دونوں گستاخوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت جلد سزا مل گئی۔ عامر کی گردن میں طاعون کی گلٹی نکل آئی اور وہ اسی میں ہلاک ہو گیا۔ اربد پر آسمانی بجلی گری اور اس کا خاتمہ ہو گیا۔ بعد میں اس قبیلے کے ایک اور وفد نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

عَامِرُ بن عُذْرَه: قحطانیوں میں عذرہ بن زید کا ایک بطن۔

عَامِرُ بن عُقَیْل: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عقیل بن کعب کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد میں رہتے تھے۔

عَامِرُ بن عَلَّة: قحطانیوں میں مذحج کا ایک بطن۔

عَامِرُ بن عوف: عدنانیوں میں عوف بن حرب کا ایک بطن۔

عَامِرُ بن عوف: عدنانیوں میں ہوازن کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عَامِرُ بن فُهَیْرَه: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام جو سفر ہجرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ تھا۔ سفر کے دوران سراقہ بن مالک کو آپ ﷺ نے جو امن کی تحریر دی تھی وہ عامر بن فُہیرہ ہی نے لکھی تھی۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر غار ثور کے قیام کے دنوں میں یہ رات گئے اپنی بکریاں جبل ثور پر لے جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کا دودھ نوش فرمالیتے۔ پھر رات کے آخری حصے کی تاریکی میں عامر اپنی بکریاں ہنکا کر واپس لے جاتا۔ تین رات تک وہ ایسا ہی کرتا رہا۔

عَامِرُ بن لؤی: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

عَامِرُ بن لَیث: عدنانیوں میں کنانہ کا ایک بطن۔

عَامِرُ بن مالک: قحطانیوں کے ہمدان کا ایک بطن۔

عَامِرُ بن نَہد: قحطانیوں کے نہد کا ایک بطن۔

عَامِرُ بن ہِلال: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عَامِلَةُ بن الحَارِث: عرب کا ایک قبیلہ جو یمن سے نکل کر شام کے علاقے میں وادی القریٰ سے آگے آباد تھا۔

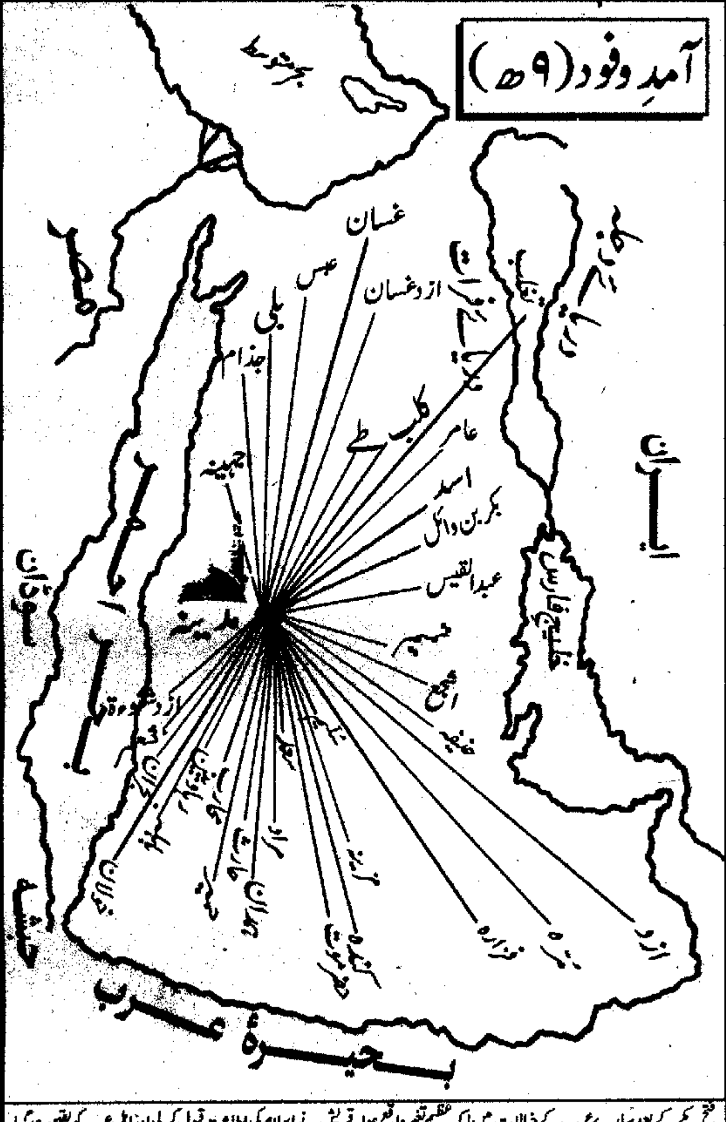
عَامُ الوفود: فتح مکہ کے بعد جب قریش نے اسلام کی اطاعت قبول کرلی اور اہل عرب کو یقین ہوگیا کہ اسلام ہی دین حق ہے تو ۹ ہجری میں ہر طرف سے قبائل نے کثرت سے اپنے وفود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجے اور اسلام قبول کیا۔ اس لئے ۹ ھ کو عام الوفود کہا جاتا ہے۔

عَائِشہؓ: یہ حضرت ابوبکر صدیق کی صاحبزادی ہیں۔ نبوت کے دسویں سال نکاح ہوا اور ہجرت کے چند ماہ بعد رخصتی ہوئی۔ چار سو درہم مہر مقرر ہوا تھا۔ ۹ سال آپ کی زوجیت میں رہیں۔ ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ۴۸ سال آپ کے بعد زندہ رہیں۔ ۵۷ ھ میں مدینے میں وفات پائی۔ ان کا علم، تفقہ اور تاریخ دانی مسلم تھی۔

عَایِذُ بن مَالِک: قحطانیوں میں ازد کے شنوءۃ کا ایک بطن۔

عَایِذَہ بن زید: قحطانیوں میں بجیلہ کا ایک بطن۔

آمدِ وفود (۹ھ)



فتح مکہ کے بعد سارے عرب کے خیالات میں ایک عظیم تغیر واقع ہوا۔ قریش نے اسلام کی اطاعت قبول کرلی اور اہل عرب کو یقین ہوگیا کہ اسلام ہی دین حق ہے اور یہ ضرور غالب آکر رہے گا۔ فتح مکہ کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے واپس تشریف لائے تو ہر طرف سے قبائل نے اپنے وفود آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجے، اور اسلام قبول کیا۔ اسی لئے ۹ھ کو عام الوفود کہا جاتا ہے۔ سورۂ نصر میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

عَایِذَہ بن نہد: قحطانیوں میں نہد کا ایک بطن۔

عَائِذَہ بن لوی: عدنانیوں میں لوی بن غالب کا ایک بطن۔

عَائِذَہ بن مالک: عدنانیوں میں ضبہ کا ایک بطن۔

عَائِذَہ بن ھلال: عدنانیوں میں قیس عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

العَبَابِیب: دیکھئے عَبَابِید۔

العَبَابِید: طریق ہجرت میں تِعْهِن کے قریب ایک مقام کا نام۔ مدینے ہجرت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مُدْلَجَۃُ تِعْهِنَ سے گزرے پھر عَبَابِید سے۔ بعض نے اس کو عَبَابِیب کہا ہے اور بعض نے العِثْیَانَۃ کہا ہے۔ ہجرت کے حوالے سے اس مقام کے مختلف نام آئے ہیں۔

عَبَّاذ: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

عُبَاد بن بَشیر: عمرہ حدیبیہ کے سفر کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ۲۰ سواروں کے ہمراہ ہراول کے طور پر آگے روانہ فرمایا تھا۔

عُبَاذَہ بن عُقَیل: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عقیل بن کعب کا ایک بطن۔

العباس بن عبد المطلب: عدنانیوں میں قریش کے بنی عبدالمطلب بن ہاشم کا ایک عظیم بطن۔

العَبَاس بن علی: عدنانیوں میں قریش کے علی بن ابی طالب کا ایک بطن۔

عَبْد: عمان کے حاکم کا نام جو ۸ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک پڑھ کر اپنے بھائی جَیْفَر کے ساتھ مسلمان ہوا۔ آپ ﷺ کا نامۂ مبارک حضرت عمرو بن العاص نے پہنچایا تھا۔ یہ نامۂ مبارک دستیاب ہو چکا ہے اور اس کی عکسی نقول بعض کتب میں شائع ہو چکی ہیں۔

عبد البَر (ابن): محمد یوسف بن عبدالبر۔ کنیت ابو عمر۔ ولادت جمعہ ۲۵ ربیع الآخر ۳۶۸ ہجری، وفات شاطبہ جمعہ ۲۹ ربیع الآخر ۴۶۳ ہجری، عمر ۹۴ سال۔ سیرت پر ان کی کتاب الدرر فی اختصار المغازی و السیر معروف ہے۔ اس کے علاوہ

ان کی کتاب التمهيد نادرروزگار ہے۔ الاستيعاب فی معرفة الاصحاب صحابہ کرام کے بارے میں گرانقدر تصنیف ہے۔

عَبْد بن ابی بکر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن ربیعہ کا ایک بطن۔

عبد الدّارُ بن قُصَیّ: قصی بن کلاب کے لڑکے کا نام۔

عبد الرحمٰن بن عوف (سریه): شعبان ۶ ہجری میں ۷۰۰ صحابہ پر مشتمل یہ سریہ دومۃ الجندل بھیجا گیا۔ بیشتر لوگ اسلام لے آئے اور باقی لوگوں نے جزیہ دینا قبول کیا۔

عَبْد رَدَاج: قحطانیوں کے ازد میں غسان کے اوس کا ایک بطن۔

عَبْد سعد بن جشم: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

عبد شمس: عبدمناف بن قصی کے لڑکے کا نام۔

عَبْد شمس بن سعد: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

عَبْد شمس بن عبد مناف: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

عَبْد بن عدی کا وفد: اس وفد میں حارثؒ بن وَھْبَانُ اور عُوَیْمَرُ بن اَخْرَمُ بھی تھے۔ سب نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

عَبْد العزّٰی: عدنانیوں میں قریش کے عبدمناف کا ایک بطن۔

عبدالعُزّٰی: قصی بن کلاب کے لڑکے کا نام۔

عَبْد العزّٰی بن قصی: عدنانیوں میں قریش کے بنی قصی بن کلاب کا ایک بطن۔

عبد القیس کے وفود: یہ بحرین کا بہت بڑا قبیلہ تھا۔ جب یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو خوش آمدید کہا۔ ان کے ساتھ جارود بن العلاء اور کچھ عیسائی بھی آئے تھے۔ جارود نے عرض کیا کہ ہم اس وقت بھی ایک مذہب پر ہیں۔ اگر ہم اسے چھوڑ کر آپ کے مذہب میں داخل ہو جائیں تو کیا آپ ﷺ ضامن بن سکتے ہیں۔ آپ کی ضمانت پر جارود اور اس کے تمام ساتھی مسلمان ہو گئے۔

بیس آدمیوں پر مشتمل ان کا ایک اور وفد فتح مکہ کے سال آیا، دس دن قیام کیا اور سب

لوگ اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے اور احکام دین کی تعلیم حاصل کر کے واپس چلے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کو زادراہ کے ساتھ رخصت کیا۔

عبد اللہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے۔ ان کی ولادت نبوت ملنے کے بعد ہوئی۔ ان کو طیب وطاہر بھی کہا جاتا تھا۔ یہ بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔

عبد اللہ: قحطانیوں کے کہلان میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔

عبد اللہ: قحطانیوں میں کہلان کے خولان کا ایک بطن۔

عبد اللہ: عدنانیوں میں کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے عقیل کا ایک بطن۔

عبد اللہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عبد اللہ: حلیمہ سعدیہ کے لڑکے کا نام جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دودھ پیا تھا۔

عبد اللہ بن ابو بکر: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے۔ یہ بہت عقلمند، ہوشیار، بات کو جلد سمجھنے والے اور نوجوان تھے۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غار ثور کے قیام کے دنوں میں یہ دن کے وقت قریش کے ساتھ رہتے، ان کے منصوبے اور خبریں معلوم کرتے اور رات کو غار میں پہنچ کر دن بھر کی خبریں آپ ﷺ بتا دیتے۔ پھر صبح منہ اندھیرے ہی وہاں سے روانہ ہو کر مکے واپس آجاتے۔

عبد اللہ بن ابی بکر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عبد اللہ بن جحش: صحابی رسول ﷺ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بت پرستی سے انکار کر دیا تھا۔

عبد اللہ بن جحش الاسدی (سریہ): اس کو سریہ نخلہ بھی کہتے ہیں۔ یہ جمادی الآخرہ کے آخر یا رجب ۲ ہجری کے شروع میں غزوۂ سفوان اور غزوۂ بدر کبریٰ کے مابین، قریش کے ایک قافلے کی تلاش میں بطن نخلہ کی طرف بھیجا گیا جو مکے سے ایک دن کی مسافت پر مکے اور طائف کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ اس میں ۸ یا ۱۲ مہاجرین

تھے مقابلے میں عمرو بن الحضرمی مارا گیا اور اس کے باقی ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ مسلمانوں کے ہاتھوں مشرکین کا سب سے پہلا قتل تھا اور جو مال غنیمت ہاتھ آیا وہ اسلام میں سب سے پہلا مال غنیمت تھا۔

عبد الله بن جَدْعَانُ: یہ نہایت مہمان نواز اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی تھے۔ انہی کے مکان پر معاہدۂ حلف الفضول طے ہوا تھا۔

عبد اللّٰہ بن حاجب: قحطانیوں میں ہمدان کے بکیل کا ایک بطن۔

عبد اللّٰہ بن رواحہ (سریہ): ۳۰ افراد پر مشتمل یہ سریہ شوال ۶ ہجری میں اُسَیْر بن رِزَامْ یہودی کی طرف بھیجا گیا۔ اس میں اسیر سمیت ۳۰ یہودی کام آئے جب کہ تمام مسلمان محفوظ رہے۔

عبد اللّٰہ بن زبیر: ان کی ولادت ہجرت کے پہلے سال ہوئی۔ ان کے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

عبد اللّٰہ بن زید: عدنانیوں کے تمیم میں عبداللہ بن دارم بن مالک کے بنی زید کا ایک بطن۔

عبد اللّٰہ بن سَائِبْ: یہ صحابی ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تجارت تھے اور آپ کے حسن معاملہ کے معترف تھے۔

عبد اللّٰہ بن سَلَّامْ: یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور توریت کے بڑے عالم تھے۔ ان کا اصل نام حُصَیْن بن سلّام تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام لانے کے بعد ان کا نام عبداللہ بن سلّام رکھا۔

عبد اللّٰہ بن عباس: بنو عباس کے جد اعلیٰ جو مقاطعۂ بنی ہاشم کے دوران شعب ابی طالب میں پیدا ہوئے۔

عبد اللّٰہ بن العباس: عدنانیوں میں قریش کے بنی ہاشم کا ایک بطن۔

عبد اللّٰہ بن عبد اللّٰہ: قحطانیوں میں کلب کے بنی ہُبَل کا ایک بطن۔

عبد اللّٰہ بن عمر: قحطانیوں میں ازد کے شنوءۃ کا ایک بطن۔

عبد اللّٰہ بن غطفان: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے سعد کا ایک بطن۔

عبد اللّٰہ بن کعب: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ربیعہ بن عامر کا ایک بطن۔

عبد اللّٰہ بن ھُبَل: کنانہ کا ایک بطن۔

عبد اللّٰہ بن ھلال: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

عبد اللّٰہ بن اُبَیّ بن سلول: رئیس المنافقین۔ مدینے کا ایک سردار جو منافق تھا۔

عبد اللّٰہ بن اَرْقَم: مشہور صحابی ہیں۔ ان کا مکان دار ارقم کہلاتا تھا اور اسلام کے ابتدائی دنوں میں اسلام کا مرکز تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہی کے مکان میں آ کر اسلام قبول کیا تھا۔

عبد اللہ بن اُرَیْقِط: ایک غیر مسلم جس نے ہجرت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک نئے اور غیر معروف راستے سے مدینے پہنچایا تھا۔

عبد اللّٰہ بن اُنَیس اسلمی (سریہ): محرم ۶ ہجری میں یہ سریہ سفیان بن خالد ھُذَلِی اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں بطن عُرَنَہ بھیجا گیا جو عرفات کے قریب ہے۔ عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے بطن عرنہ پہنچ کر حیلے سے اپنے آپ کو سفیان بن خالد ہذلی کے لشکر میں شامل کر لیا اور موقع پا کر اسے قتل کر دیا اور اس کا سر کاٹ کر راتوں کو سفر کرتے ہوئے مدینے منورہ آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ چہرہ کامیاب ہو گیا۔ ان کا یہ سفر ۱۸ روز میں مکمل ہوا۔

عبد المَدَان: قبیلہ بنو حارث کی ایک شاخ جو یمن میں آباد تھے۔

عبد المطلب بن ھاشم: جمہور کے نزدیک ان کا نام شیبۃ الحمد ہے۔ پیدائش کے وقت سر میں ایک بال سفید تھا اس لئے شیبہ لقب پڑ گیا۔ ان کی کنیت ابو الحرث تھی۔ ان کی سخاوت اپنے باپ ہاشم سے بھی زیادہ تھی اور مہمان نوازی چرند و پرند تک پہنچ گئی تھی اسی لئے عرب کے لوگ ان کو فیاض اور مُطْعِمُ طَیْرِ السَّمَاء (آسمان کے پرندوں کو کھلانے والا) کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ''محمد'' انہوں نے ہی تجویز کیا تھا۔

عبد المطلب بن هاشم: عدنانیوں میں قریش کے بنی ہاشم کا ایک بطن۔

عبد مناة بن كنانه: عدنانیوں میں کنانہ بن خزیمہ کا ایک بطن۔

عبد مناة بن هلال: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

عبد مناة بن أُدّ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

عبد مُنَاف بن قُصَيّ: ان کا نام مغیرہ تھا۔ ان کی ماں نے سب سے پہلے ان کو مَنَاۃ بت پر بھیجا تھا۔ جس کو مُنَاف بھی کہتے ہیں۔ اس لئے عبد مناف مشہور ہو گئے۔ بہت حسین و جمیل تھے اس لئے ان کا لقب قَمَرُ الْبَطْحَاء پڑ گیا۔

عبد مناف بن قُصَيّ: عدنانیوں میں قُصی بن کلاب کا ایک بطن۔

عبد يَالَيْل: بنی ثقیف کے سردار کا نام۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے مسعود۔

عَبْس كا وفد: اس وفد میں ۹ افراد تھے۔ یہ سب لوگ اسلام لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

عَبْس بن بَغِيض: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے غطفان کا ایک عظیم بطن۔

عَبْسَه بن كعب: قحطانیوں میں وداعہ کا ایک بطن۔

عُبَيْد: وادی بطحان کے ایک جانب ایک چھوٹا پہاڑ۔

عُبَيْد: عدنانیوں میں تمیم کا ایک قبیلہ۔

عُبَيْد: قحطانیوں کے کہلان میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔

عُبَيْد: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ربیعہ بن کلاب بن عامر بن صعصعہ کا ایک فخذ۔

عُبَيْدُ بن ثعلبه: عدنانیوں میں بنی حنیفہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ یمامہ میں رہتے تھے۔

عُبَيْدُ بن زيد: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

عُبَيْدُ بن عدى: قحطانیوں میں خزرج کے سلمہ بن سعد کا ایک بطن۔

عُبَيْدُ بن عوف: قحطانیوں میں اوس کا ایک بطن۔

عُبَيْدُ بن كعب: قحطانیوں میں وداعہ کا ایک بطن۔

عُبَیْدُ بن کعب: قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔

عُبَیْدَہ بن جَرَّاحْ (سریہ [1]): ربیع الآخر ۶ ہجری کے آخری دنوں میں ذات القَصَّۃ کی طرف بھیجا گیا۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ۴۰ سوار تھے اس میں دشمن مغلوب ہوا اور بہت سے مویشی غنیمت میں ملے۔

عُبَیْدَہ بن جَرَّاحْ (سریہ [2]): یہ رجب ۸ ہجری میں ہوا اور اس میں ۱۳۰۰ افراد تھے۔ یہ لشکر قریش کے قافلے سے تعرض اور بنو جہینہ کے مقابلے کے لئے بھیجا گیا جو مدینے سے ۵ دن کی مسافت پر آباد تھے۔ اس کو سریہ سیف البحر (ساحلِ سمندر) اور سریۃ الخبط بھی کہتے ہیں۔ اس سریہ میں جنگ کی نوبت نہیں آئی۔

عُبَیْدَہ بن حارث (سریہ): یہ سریہ شوال ۱ ہجری میں رابغ کی طرف بھیجا گیا اس میں ۶۰ مہاجرین تھے بطن رابغ میں ابوسفیان سے ان کا آمنا سامنا ہوا۔ ابوسفیان کے ساتھ ۲۰۰ مشرکین کی جماعت تھی۔ یہاں لڑائی کی نوبت نہیں آئی۔

عُتْبَہ: ابولہب کا ایک لڑکا جو فتح مکہ کے وقت اسلام لایا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعا فرمائی۔

عُتْبَہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عُتْبَہ: عدنانیوں میں بنی ریاح بن ہلال بن عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عُتْبَہ بن رَبِیعَہ: طائف کے سفر میں جب بنو ثقیف کے سرداروں عبدیا لیل، مسعود اور حبیب کے اکسانے پر اوباش لڑکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے انتہا پتھر برسائے اور آپ ﷺ زخمی ہوگئے اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کو بچانے کی کوشش میں زخمی ہوگئے تو آپ ﷺ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شَیْبَہ کے باغ میں پناہ لی اور کچھ دیر ایک درخت کے سائے میں بیٹھے۔

عُتْبَہ بن ابی لهب: عدنانیوں میں قریش کے ہاشم میں ابی لہب کا ایک بطن۔

عُتَیْبَہ: عرب کا ایک عظیم قبیلہ۔

عَثَرٌ: یمن کا ایک شہر۔

عَثَّرٌ: یمن کا ایک شہر۔ جو مکہ سے دس دن کی مسافت پر ہے۔ یہ ایسا مقام ہے جہاں شیر کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

عثمان بن الحُوَیْرَث: انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بت پرستی سے انکار کر دیا تھا۔

عثمان بن عفان: عدنانیوں میں قریش کے امیہ کا ایک بطن۔

العِثْیانَۃُ: دیکھئے عَبَابِید.

عِجْل بن لُجَیْم: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔ یہ لوگ یمامہ سے بصرہ تک آباد تھے۔

عِجْل بن معاویہ: قحطانیوں میں کہلان کے عاملہ کا ایک بطن

العَجْلاَن بن حارثہ: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

العَجْلاَن بن زید: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

العَجْلاَن بن عبد اللّٰہ: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عَجَمْ: یہ عرب کی ضد ہے۔ اس سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو عرب نہیں ہیں۔

عَدَّاسْ: عُتْبَۃ بن رَبِیْعَہ اور شَیْبَۃ بن ربیعہ کے عیسائی غلام کا نام، جس کے ذریعے عُتْبَۃ اور شَیْبَۃ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انگوروں کا ایک طبق بھیجا تھا، جبکہ آپ ﷺ نے سفر طائف کے دوران زخمی ہونے کے بعد ان کے باغ میں کچھ دیر قیام فرمایا تھا۔

عَدَنْ: بحر ہند کے ساحل پر یمن کے نواح میں ایک مشہور تجارتی شہر۔

عَدْنَانُ: عرب کا ایک قبیلہ۔ عدنان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں اکیسویں نمبر پر اور ملت ابراہیمی پر تھے۔

عَدِی (بنو): عرب کا ایک مشہور قبیلہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی قبیلہ سے ہیں۔ حضرت عمر کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

عدی: عدنانیوں میں عبداللہ بن غطفان کا ایک فخذ۔

عدی: بنی عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔ جو دیار مصر میں رہتے تھے۔

عدی: قحطانیوں کا ایک بطن جو نجد میں رہتے تھے۔

عدی بن جشم: عدنانیوں میں ہوازن کا ایک بطن۔

عدی بن حارث: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

عدی بن حارثہ: قحطانیوں میں ازد کے مُزَیقِیاءُ کا ایک بطن۔

عدی بن حنیفہ: عدنانیوں میں بنی حنیفہ بن غنم کا ایک بطن۔ یہ لوگ یمامہ میں رہتے تھے۔

عدی بن سَلُول: قحطانیوں میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔

عدی بن عبد مناۃ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

عدی بن کَعبُ: قریش کا ایک بطن۔

عدی بن مالک: قحطانیوں کے ازد میں خزرج کے بنی نجار کا ایک بطن۔

عدی بن اَخْرَمُ: قحطانیوں کے طی کا ایک بطن۔

عُذْرَہ: شمالی حجاز میں مدائن صالح کے شمال میں آباد تھے۔

عُذْرَہ کا وفد: صفر ۹ ہجری میں بنی عذرہ کے ۱۲ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر کے واپس چلے گئے۔

عُذْرَہ بن سعد: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

العُذَیْبُ: کہا جاتا ہے کہ یہ بنی تمیم کی وادی ہے۔ یہ کوفہ کے حاجیوں کی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔ القَادِسِیَۃُ اور المُغِیثَۃ کے درمیان پانی کی ایک جگہ۔ قادسیہ اور العذیب کے درمیان ۴ میل کا فاصلہ اور المغیثہ اور العذیب کے درمیان ۳۲ میل کی مسافت ہے۔ ارض مصر میں بھی ریگستان کے درمیان الفَرَما کے قریب اسی نام کی پانی کی ایک جگہ ہے۔

العُذَیْبَۃُ: ینبع اور الجار کے درمیان ایک بستی اور بعض کے نزدیک پانی کی ایک جگہ۔ مدینے کے قریب ساحل سمندر ایک شہر۔

عَرَبُ: وہ لوگ جو بحر احمر کی مشرقی جانب آباد تھے۔

عَرَبَۃ: دشت۔ صحرا۔

عَرْج: مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے درمیانی راستے کی ایک گھاٹی جہاں قافلے منزل کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر ہجرت اور حجۃ الوداع میں یہاں سے گزرے تھے۔ یہ رُوَیثَہ سے ۱۴ میل کے فاصلے پر ہے۔

العَرْجَاءُ: ارض مزینہ میں ایک جگہ۔

عَرَفَاتُ: مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل مشرق کی طرف ایک پہاڑ کا نام جہاں اسی نام سے ایک میدان ہے۔ ۹ ذی الحجہ کو حاجی حج کے لئے اسی میدان میں جمع ہوتے ہیں۔

عِرْق: البَصْرَة کے قریب ایک جگہ۔ زَبِید کے ایک موضع کا نام۔ بنی حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم کی وادی کا نام۔

عِرْق (ذَاتُ): مکہ مکرمہ سے تقریباً تین روز کی مسافت پر نَجد وتِهَامَةُ کی سرحد پر واقع ایک مقام کا نام ہے جو عراق، ایران، خُرَسَانُ سے آنے والے حاجیوں کی میقات ہے۔ آج کل یہ ویران ہے۔

عِرْقُ الظُّبْيَة: مقام صفراء اور مدینے کے درمیان ایک مقام جہاں جنگ بدر سے واپسی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عُقْبَة بن ابی مُعَیط کے قتل کا حکم دیا اور عاصم بن ثابت نے اس کی گردن ماری۔

عُرَنَة: دیکھئے بَطْن عُرَنَه۔

الْعَرُوْض: نجد کے شمال میں ایک علاقہ، جو یمامہ، بحرین اور عمان پر مشتمل ہے۔ یہ علاقہ چونکہ نجد اور عراق کے مابین پھیلا ہوا ہے اس لئے اسے عروض کہا جاتا ہے۔

عُرْوَہ: حجاز کے قبائل میں سے جہینہ کے بنی مالک کا ایک بطن۔

عُرْوَہ بن زبیر: عدنانیوں میں قریش کے اسد بن عبدالعزّٰی الزبیریین کا ایک بطن۔

عُرْوَہ بن زبیر: ولادت مدینہ ۱۹ یا ۲۲ ہجری۔ وفات ۹۳ یا ۹۴ ہجری۔ ان کے والد حضرت زبیر بن عوام اور والدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ان کے بڑے بھائی تھے۔ مدینہ منورہ کے قدیم ترین محدثین اور فقہائے سبعہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

حضرت عُروہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سیرت طیبہ اور مغازی پر کتاب لکھی۔

عُروَہ بن زُغبَہ: ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

عَرِیب بن جشم: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

عَرِیب بن حَیدان: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

عَرِیب بن زُھَیر: قحطانیوں میں حمیر کا ایک بطن۔

عَرِیب بن زید: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

عَرِیض: مدینہ منورہ کے مشرق میں ایک چراگاہ۔ غزوۂ احد کے موقع پر قریش کے گھوڑوں نے اس کا صفایا کر دیا تھا۔

العُرَیض (وادی): قناۃ کے قریب مدینے کی ایک وادی۔ اس کا ذکر مغازی میں آتا ہے۔

عَرِیف: قوم کا رئیس۔

عُرَیفطَانُ: یہ عرفطان کی تصغیر ہے۔ مکہ اور مدینے کے درمیان ایک بے آب و گیاہ وادی ہے جو مدینے سے مکہ کی طرف جاتے ہوئے چڑھائی پر آتی ہے۔

عِزَّۃ (ابو) عمرو بن عبد اللہ الجُمَحِی: یہ عرب کا بڑا شاعر تھا۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہو گیا تھا۔ یہ حاجت مند اور بڑے کنبے والا تھا آپ ﷺ نے اس کی حالت زار پر رحم کھاتے ہوئے اس کو رہا کر دیا تھا۔ احد کے موقع پر صفوان بن امیہ نے اس سے کہا کہ تو اپنی زبان سے ہماری مدد کر اور ہمارے ساتھ چل۔ اس نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر بڑا احسان فرمایا ہے اس لئے میں ان کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔ صفوان نے کہا کہ تو ذاتی طور پر ہماری مدد کر۔ اگر تو صحیح و سلامت واپس آ گیا تو میں تجھے مال دار کر دوں گا اور اگر تجھے کچھ ہو گیا تو میں تیری لڑکیوں کو اپنی لڑکیوں کی طرح رکھوں گا۔ سو وہ اس پر راضی ہو گیا اور اس نے تہامہ میں بنی کنانہ کے قبیلوں میں جا کر اپنی شاعری سے خوب آتش انتقام بھڑکائی۔

عُزّٰی: عرب کا ایک مشہور بت۔

عَزْوَرْ: جُحفَة کی گھاٹی جہاں سے مکے اور مدینے کی طرف راستہ جاتا ہے۔ایک پہاڑ کا نام جو معدن بنی سلیم کی طرف سے گزرنے والے حاجیوں کے راستے کے دائیں جانب واقع ہے۔رضویٰ کے مقابل بھی اسی نام کا ایک پہاڑ ہے۔

عَساکِر (ابن): علی بن حسن بن ہبۃ اللہ ابوالقاسم ثقۃ الدین۔ولادت دمشق محرم ۴۹۹ ہجری، وفات دمشق ۱۱ رجب ۵۷۱ ہجری، عمر ۷۲ سال۔ابن عساکر کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ان کا سب سے بڑا کارنامہ ''تاریخ مدینہ دمشق'' ہے جو ۸۰ جلدوں میں تھی۔ اپنے زمانے کے مشہور فقیہ اور محدث تھے۔مؤرخ کی حیثیت سے شہرت ہوئی۔

العُسْرَۃُ: غزوۂ تبوک کو غزوۃ العسرت بھی کہتے ہیں۔

عُسْفَان: جدہ اور مکہ کے درمیان مکے سے ۳ مرحلوں پر ایک بستی۔حجۃ الوداع کے موقع پر مدینے سے روانگی کے بعد وادیٔ عُسفانْ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی منزل تھی۔یہ رابغ اور مکے کے درمیانی راستے پر تقریباً وسط میں ایک چشمہ ہے جو رابغ سے ۸۴ کلومیٹر اور مکے سے ۱۰۳ کلومیٹر پر ہے۔آج کل اس کو مُدرَّجِ عثمان کہتے ہیں۔

عَسْقَلانْ: فلسطین کے قریب سمندر کے کنارے شام کا ایک شہر جو غزہ اور بیت جِبْرِیْن کے درمیان واقع ہے۔

عَسْقَلانی (ابن حَجَرْ): ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی العَسْقَلانِی، ولادت ۱۲ شعبان ۷۷۳ھ، وفات ۱۸ ذی الحجہ ۸۵۲ھ، عمر ۷۹ سال۔یہ ابن حجر عسقلانی کے نام سے مشہور ہیں۔انہوں نے اپنے آپ کو حدیث کے لئے وقف کر دیا تھا۔۲۱ برس تک قاضی، پھر قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز رہے۔ان کی تصانیف کی تعداد پچاس بتائی جاتی ہے۔بہترین تصنیف کتاب فتح الباری فی شرح البخاری ہے۔دوسری کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صحابہ کرام کے بارے میں ہے۔

عَسِیبْ: نجد کے بالائی علاقے میں ایک مشہور پہاڑ۔

العَسِیرْ: مدینے میں ابوامیہ مخزومی کا ایک کنواں جس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل

کر کے الیَمیُوَہ رکھ دیا تھا۔

عُشَرٌ: مکہ کے قریب نخلۃ الیمانیہ کے ساتھ ہذیل کا ایک شعب۔ بصرہ اور مکہ کے درمیان دیار تمیم کی ایک وادی۔

اَلعُشَیرَۃُ (ذُو): اس کو عُسَیرَۃ بھی کہتے ہیں۔ مکے اور مدینہ کے درمیان ارض بنی مدلج میں ینبع کے نواح میں ایک مقام کا نام۔ ابوزید کہتے ہیں کہ العُشَیرۃ ینبع اور ذی المَرْوَۃ کے درمیان ایک چھوٹا سا قلعہ ہے جہاں کی کھجوریں حجاز کی تمام کھجوروں پر فضیلت رکھی ہیں سوائے خیبر کی الصَّیحَانِیُّ اور مدینے کی البرنی اور العجوز کے۔ غزوۂ عشیرۃ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا غزوہ تھا، یہیں ہوا تھا۔

العُشَیرَۃُ (غزوہ): اس کو عُشَیراء اور عُسَیرَۃ بھی کہتے ہیں۔ جمادی الاخریٰ ۲ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسو یا ڈیڑھ سو مہاجرین کے ساتھ قریش کے ایک قافلے کو روکنے کے لئے، عشیرہ روانہ ہوئے جو ینبع کے قریب ہے۔ یہ قافلہ شام کی طرف جارہا تھا۔ یہاں لڑائی کی نوبت نہیں آئی اور آپ بنو مدلج اور ان کے حلیفوں سے معاہدہ فرما کر واپس تشریف لے آئے۔

عَصَبَہ: قبلے کے قریب سیاہ پتھروں والی زمین کا نام۔

العُصبَۃُ: ھُمَزَۃ کے وزن پر۔ اس کو عَصِبَۃُ بھی پڑھا گیا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ ایک قلعے کا نام ہے اور بعض حضرات کے مطابق یہ قبا کے مغرب میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں کھیتی باڑی اور کثیر تعداد میں کنوئیں ہیں۔ یہ قبیلہ اوس کے بنی جَحجَبَی کی منازل میں سے تھی۔

عِصْرٌ یا عَصْرٌ یا عَصَرٌ: مدینہ اور وادیٔ فُرع کے درمیان مدینے سے دو مرحلوں پر الصہباء سے پہلے ایک پہاڑ۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے غزوۂ خیبر کے لئے نکلے تو آپ ﷺ عِصر کے پاس سے گزرے جہاں آپ ﷺ نے ایک مسجد بنائی۔ پھر الصَّھبَاءُ سے گزرے۔

عَصْمَاءُ: ایک یہودی عورت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہا کرتی تھی اور آپ ﷺ کو طرح طرح سے اذیتیں پہنچایا کرتی تھی اور لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرتی تھی۔ ابھی آپ ﷺ بدر سے واپس تشریف نہیں لائے تھے کہ اس نے پھر اسی قسم کے اشعار کہے۔ حضرت عُمَیر بن عدی نے یہ اشعار سن کر منت مانی کہ اگر آپ ﷺ بدر سے کامیاب اور صحیح و سالم تشریف لے آئے تو میں اس کو ضرور قتل کر دوں گا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ بدر سے کامیاب تشریف لے آئے تو حضرت عُمَیر نے جو نابینا تھے رات کے وقت عصماء کے گھر میں داخل ہو کر اس کو قتل کر دیا۔

العَصَوَیْنُ (ذُو): جاسر کہتے ہیں کہ وادی النخل کے قریب وادی مجاح میں ۲ بڑے ٹیلے جو وہاں معروف ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو عصا کہتے ہیں۔ دونوں قریب قریب واقع ہیں اس لئے ان کو عصوین کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو العصا الیمنیٰ (دایاں ٹیلہ) اور دوسرے کو العصا الیسریٰ (بایاں ٹیلہ) بھی کہتے ہیں۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت میں آتا ہے۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ راستے کے راہنما نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی راہنمائی مرجح کی طرف کی، پھر ذی کشر کی طرف اور پھر وہ ان کو لے کر آگے چلا۔

العُصَیْبُ: بلاد بنی مزینہ میں ایک جگہ۔

عَصِیَّةُ: بنی سُلَیم کی ایک شاخ۔

العَضْبُ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تلوار کا نام۔

عَضْبَاءُ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام۔

عَضَلُ بن الْهُوْن: عدنانیوں میں سے ہُوْن بن خُزَیْمَۃ کا ایک بطن۔

عُطَارِدُ بن عوف: عدنانیوں میں بنی تمیم بن مُرّ کا ایک بطن۔

عَفْرَاءُ: جنگ بدر میں ان ہی کے بیٹوں مَعَاذ اور مُعَوِّذ رضی اللہ عنہما نے ابوجہل کو واصلِ جہنم کیا تھا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ مَعَاذ بن عمرو بن الجموح اور مُعَوِّذ بن عَفْرَاءُ

رضی اللہ عنہم نے واصلِ جہنم کیا تھا۔

عَفرَاءُ یا عِفرَی: فلسطین میں ایک قلعہ یا پانی کی جگہ۔ شام میں ایک جگہ۔

عَفک (ابی): یہ ایک بوڑھا یہودی تھا۔ اس کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتا تھا اور لوگوں کو آپ ﷺ کی عداوت پر اکساتا تھا۔ شوال دو ہجری میں حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اس کے گھر میں داخل ہو کر اس کو واصلِ جہنم کیا۔

عُفَیر: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گدھے کا نام۔

عُقَاب: قومی نشان کی علمبرداری۔

عَقَبَۃ: پہاڑی گھاٹی۔ تنگ پہاڑی گزرگاہ۔ مکے سے منیٰ جاتے ہوئے یا منیٰ سے مکے جاتے ہوئے منیٰ کے مغربی کنارے پر ایک تنگ پہاڑی راستہ سے گزرنا پڑتا تھا۔ یہی گزرگاہ عَقَبَۃ کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۰ ذی الحجہ کو جس ایک جمرہ کو کنکریاں ماری جاتی ہیں وہ اسی گزرگاہ کے سرے پر واقع ہے، اسی لئے اس کو جمرہ عَقَبَۃ کہتے ہیں۔ باقی دو جمرے، جمرہ عَقَبَۃ سے مشرق کی جانب واقع ہیں۔ نبوت کے بارھویں سال حج کے دنوں میں مدینہ منورہ کے ۱۲ آدمیوں نے اسی گھاٹی میں آپ ﷺ سے بیعت کی۔ جس کو بیعت عَقَبَۃ اولیٰ کہتے ہیں۔

عَقَبَۃ بن ابی مُعَیط: وہ بدبخت جو اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک میں ڈال کر آپ کا گلا زور سے گھونٹنے لگا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آ کر اس کو کندھے سے پکڑا اور آپ ﷺ سے دور کر دیا۔ اسی بدبخت نے ابو جہل کے کہنے پر اونٹ کی اوجھڑی لا کر اس وقت آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دی تھی جب آپ سجدے میں تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے آ کر یہ اوجھ آپ کی پیٹھ سے اُتار پھینکا تھا۔

عَقرَبَاءُ: ارض یمامہ میں نِباج کے راستے پر قُرقُرَی کے قریب ایک مقام۔

عَقرَبَۃ: بنی اسد کا ایک کنواں۔

عقل: مشرکین عرب تیروں سے فال لیتے تھے۔ کسی تیردان میں ۳ تیر رکھتے تھے۔ ایک پر لکھا

ہوا ہوتا تھا کہ یہ کام کرو، دوسرے پر لکھا ہوا ہوتا تھا کہ یہ کام نہ کرو اور تیسرا تیر خالی ہوتا تھا جس کو عقل کہتے تھے۔ پھر تیروں کو اُلٹ دیتے تھے۔ اگر پہلا تیر نکلتا تو اس کام کو کر لیتے تھے اور دوسرا نکلتا تو اس کام کو نہ کرتے تھے۔ اگر تیسرا نکلتا تو دوبارہ فال نکالتے تھے۔

العَقَنقَلُ: بدر میں ریت کے ایک ٹیلے کا نام۔

العَقِیق (وادی): جزیرۃ العرب میں اس نام کی کئی وادیاں ہیں۔ ان میں سب سے اہم مدینے کی وادئ العَقِیق ہے جو مدینے کے جنوب مغرب سے شمال مشرق تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں مدینہ منورہ کی ساری وادیاں آ کر شامل ہو جاتی ہیں۔ غزوۂ خندق کے موقع پر قریش اور ان کے حامی اسی وادی میں اترے تھے جہاں ان کو اپنے گھوڑوں کی خوراک کے لئے کچھ نہ ملا۔ غزوۂ حدیبیہ، عمرۃ القضا، فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وادی سے گزرے تھے۔ بنی کِلاب کی وادی کا نام بھی وادی العَقِیق ہے جو یمن کی طرف منسوب ہے کیونکہ نجد میں جو ھَوَازِن کا علاقہ ہے وہ یمن سے ملا ہوا ہے اور نجد میں جو غَطَفَان کا علاقہ ہے وہ شام سے ملا ہوا ہے۔

عُقَیل بن کعب کا وفد: بنی عُقَیل کے ربیع بن معاویہ، مُطَرِّف بن عبداللہ اور انس بن قیس بن المُنتَفِق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے بیعت کی۔ آپ ﷺ نے ان کو اس شرط کے ساتھ مقام عقیق عطا فرمایا کہ وہ نماز پڑھتے رہیں، زکوٰۃ دیتے رہیں اور اطاعت وفرماں برداری کرتے رہیں۔ اس قبیلے کے دیگر افراد بھی وقتاً فوقتاً آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرتے رہے۔

عُقَیل بن کعب: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ بحرین میں رہتے تھے۔ پھر عراق کی طرف چلے گئے۔

عُقَیل بن مُرَّۃ: قحطانیوں میں حرام بن جذام کے بنی زید کا ایک بطن۔

عَکّ: عدنان کے لڑکے کا نام۔

عُکَاشَۃ بن مِحْصَنْ: بدر کے دن لڑتے لڑتے ان کی تلوار ٹوٹ گئی۔ پھر یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی اور فرمایا اے عُکَاشَہ اسی کے ساتھ قتال کرو۔ پھر جب حضرت عُکَاشَۃ نے اس شاخ کو حرکت دی تو وہ ایک لمبی، نفیس اور چمکدار تلوار بن گئی۔ انہوں نے اسی تلوار سے قتال کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار فرمایا۔ اس تلوار کا نام عَوْن رکھا گیا جو حضرت عُکَاشَۃ کے پاس ہمیشہ رہی۔

عُکَاشَۃ بن مِحْصَنْ (سریہ): یہ سریہ ربیع الاول یا ربیع الآخر ۶ ہجری میں غمر کی طرف بھیجا گیا۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ۴۰ آدمی تھے۔ اہل غَمْرُ خبر پاتے ہی مختلف سمتوں میں بھاگ گئے اور حضرت عکاشہؓ بغیر لڑائی کے مدینے واپس آ گئے۔ ۲۰۰ اونٹ غنیمت میں ہاتھ آئے۔

عُکَاظ: زمانہ جاہلیت میں عرب کے بازاروں میں سے ایک بازار جہاں ہر سال عرب قبائل جمع ہوتے تھے اور ان کے شعرا آ کر مفاخرت کرتے تھے اور اپنا کلام سناتے تھے۔ یہ میلہ شوال میں نخلہ اور طائف کے درمیان مقام عُکَاظ میں لگتا تھا۔ طائف اور عُکَاظ کے درمیان ایک رات کی مسافت اور عکاظ اور مکہ کے درمیان ۳ رات کی مسافت ہے۔ واقدی کہتے ہیں کہ عُکَاظ نخلہ اور طائف کے درمیان تھا اور ذُو الْمَجَازْ عرفات کے پیچھے اور مَجَنَّۃ مَرُّ الظَّهْرَانْ کے پاس تھا۔ یہ قریش اور عرب کے بازار تھے۔ ان میں سب سے بڑا بازار عُکَاظ کا تھا۔ عکاظ کے بازار میں عرب پورا شوال کا مہینہ قیام کرتے تھے۔ پھر مَجَنَّۃ کے بازار کی طرف منتقل ہو جاتے اور وہاں بیس ذیقعدہ تک قیام کرتے پھر ذی المجاز کے بازار کی طرف منتقل ہو جاتے اور وہاں ایام حج تک قیام کرتے۔

عُکْبَرا: صَرِیفِیْن کے قریب دُجَیْل کے نواح میں ایک چھوٹا شہر جو بغداد سے دس فرسخ کی مسافت پر ہے۔

عِکْرِمَہ: قحطانیوں میں اوس کا ایک بطن۔

عِکْرَمه: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔ یہ لوگ العقبہ میں رہتے تھے جو مکے کے راستے میں واقصہ کے بعد ایک منزل ہے۔

عِکْرَمه بن خَصَفَه: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

عُکْل: عدنانیوں میں سے طابخہ کا ایک بطن۔

اَلْعَلاءُ: خیبر کے شمال میں ایک نخلستانی بستی ہے۔ اس کا جائے وقوع تقریباً وہی ہے جو دیار ثمود کا ہے۔

عَلْقَمَه: حنظلہ بن عبدالمسیح بن علقمہ بن مالک بن مُرَبِّیَ بن نُمَارَہ بن لخم کا ایک بطن۔ یہ لوگ حیرہ میں رہتے تھے۔

عَلْقَمَه بن مُجَزِّز مُدْلِجِی (سریه): ربیع الآخر ۹ ہجری میں ۳۰۰ افراد پر مشتمل یہ سریہ جدہ کے ساحل کی جانب بھیجا گیا جہاں حبشہ کے کچھ لوگ آ کر جمع ہو گئے تھے۔ یہ لوگ اسلامی لشکر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

عَلِی: قحطانیوں میں مذحج کا ایک بطن۔

علی بن بکر: عدنانیوں میں بکر بن وائل بن قاسط کا بطن۔

علی بن ثَوْبَان: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

علی بن ابی طالب: عدنانیوں میں قریش کے ابی طالب کا ایک بطن۔

عَلِی ابن ابی طالب (سریه ۱): شعبان ۶ ہجری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ۱۰۰ افراد کے ساتھ بنوسعد بن بکر کی جانب فدک بھیجا جو مدینے سے ۶ رات کی مسافت پر خیبر کے قریب واقع ہے۔ یہ لوگ رات کو سفر کرتے تھے اور دن کو چھپے رہتے تھے یہاں تک کہ ہمج پہنچ گئے جو خیبر اور فدک کے درمیان ایک کنواں ہے۔ پھر انہوں نے حملہ کر کے بنوسعد کے ۵۰۰ اونٹوں اور ۱۰۰۰ بکریوں پر قبضہ کر لیا۔

عَلِی ابن ابی طالب (سریه ۲): ربیع الاول ۹ ہجری کے آخر میں فُلُسْ نامی بت کو جو قبیلہ طی کا بت تھا، منہدم کرنے کے لئے ۱۵۰ یا ۲۰۰ سواروں کی معیت میں حضرت علی رضی

اللہ عنہ کو قبیلہ بنی طی کی جانب بھیجا گیا۔ بت کو منہدم کرنے کے بعد اونٹ، بکریاں، قیدی اور دیگر سامان غنیمت میں ہاتھ آیا۔

عَلِی ابن ابی طالب (سریہ ۳): رمضان ۱۰ ہجری میں ۳۰۰ سواروں کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوبارہ یمن بھیجا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام کی دعوت دی مگر انہوں نے قبول نہیں کی۔ پھر قتال ہوا، ان کے ۲۰ آدمی مارے گئے اور باقی شکست کھا کر منتشر ہو گئے۔ بہت سا مالِ غنیمت ہاتھ آیا حضرت علیؓ نے ان کو دوبارہ اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے فوراً قبول کر لی۔

علی بن عبد اللہ: عدنانیوں میں قریش کے ابی طالب کا ایک بطن۔

عَمَّارْ: یہ یمن کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد یاسر مکے آئے تو ابو حُذَیفَہ مَخزُومِی نے اپنی کنیز سُمَیَّہ سے ان کی شادی کر دی۔ حضرت عمار انہی کے بطن سے تھے۔ قریش حضرت عمار کو بہت تکلیفیں دیتے تھے۔ تپتی ہوئی زمین پر لیٹا کر اتنا مارتے کہ وہ بیہوش ہو جاتے، کبھی پانی میں غوطے دیتے اور کبھی انگاروں پر لیٹاتے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عمار، سر سے پیر تک ایمان سے بھرا ہوا ہے۔

عِمَارَہ: چھوٹا قبیلہ۔ قبیلے کی ایک شاخ۔ اس میں تمام بطون جمع ہو جاتے ہیں۔ اس کی جگہ عَمَائِر آتی ہے

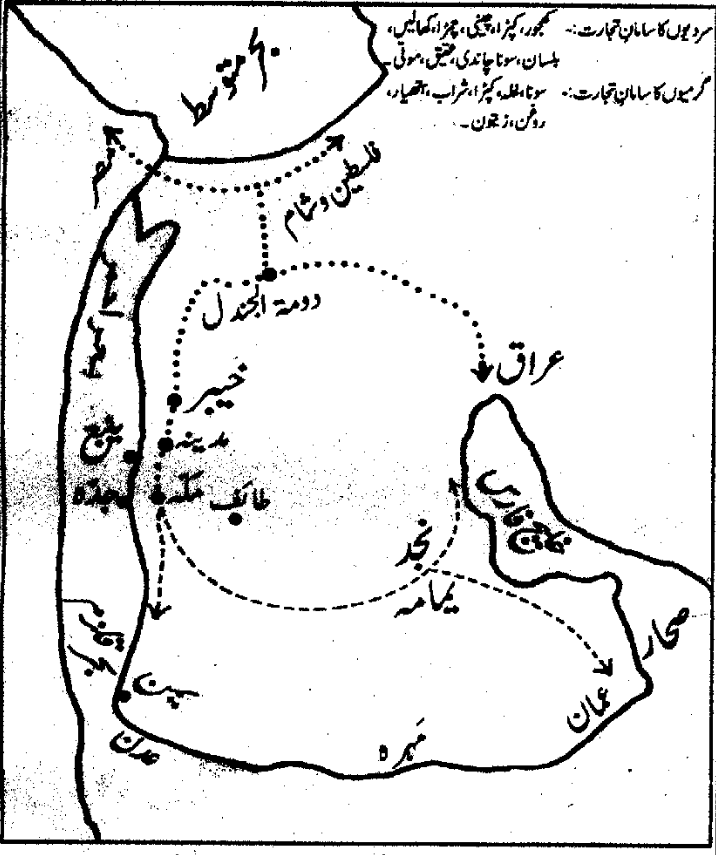
عَمَّارَہ بن ولید: بنی جذام کا ایک بطن۔

عَمَارَۃُ بن ولید: قریش کا نہایت حسین وجمیل اور سب سے زیادہ عقلمند نوجوان جس کو قریش کے لوگ ابو طالب کے پاس لیکر گئے اور ان سے کہا کہ اس کو بیٹا بنا لو اور اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالے کر دو۔ ہم (نعوذ باللہ) اس کو قتل کر کے قوم کو مصیبت سے نجات دلا دیں گے۔ ابو طالب نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ تو بدترین سودا ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں اپنے پالے ہوئے بیٹے کو قتل کے لئے تمہارے حوالے کر دوں اور تمہارے

قریش کے تجارتی راستے

------- سردیوں کا راستہ
(یمن کی طرف)

.... گرمیوں کا راستہ
(شام ومصر وغیرہ کی طرف)



کے میں غلہ وغیرہ پیدا نہیں ہوتا تھا اس لئے قریش کے لوگ تجارت کے لئے سال بھر میں دو سفر کرتے تھے۔ سردیوں میں یمن کی طرف جو گرم ملک ہے اور گرمیوں میں شام کی طرف جاتے تھے جو سر سبز و شاداب ملک ہے۔ بیت اللہ کے خادم سمجھ کر لوگ ان کو نہایت عزت واحترام کی نظر سے دیکھتے تھے اور ان کے مال سے تعرض نہیں کرتے تھے۔ حرم کے چاروں طرف چوری، ڈکیتی اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم رہتا مگر بیت اللہ کے احترام میں کوئی چور ڈاکو قریش پر ہاتھ صاف نہ کرتا اور وہ گرمی سردی میں امن وسکون سے تجارت کرتے۔ قرآن کریم کی سورۂ قریش میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اسی انعام کو یاد دلایا ہے۔

بیٹے کو لیکر تمہارے لئے اس کی پرورش کروں۔ خدا کی قسم یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔

عَمَالِقَۃ: قدیم عرب کی ایک قوم جس کی طرف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔

عَمَّانُ: دقیانوس کے شہر کا نام۔ اسی کے قریب اصحاب کہف اور رَقِیم ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ شام کے نواح میں ارضِ بَلْقَاءُ کا ایک قدیم شہر ہے۔ تبوک سے ۴۵۰ کلومیٹر پر یہ پہاڑوں اور وادیوں کا علاقہ ہے۔

عُمَانُ: یمن میں ایک شہر۔ بحرین کے نزدیک ایک جگہ۔

عُمَر بن خطاب (سریہ): یہ سریہ شعبان ۷ ہجری میں تُرَبَہ بھیجا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۳۰ سوار تھے۔ کفار اطلاع پاتے ہی بھاگ نکلے اس لئے یہاں مقابلہ نہیں ہوا۔

عِمْرَان: قحطانیوں میں طی کے ثعلبہ کا ایک بطن۔

عِمْرَان بن تَغْلِبُ: عدنانیوں میں بنی تغلب بن وائل کا ایک بطن۔

عِمْرَان بن حُلْوَان: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

عِمْرَان بن ربیعہ: بنو عمران بن ربیعہ بن عبس کا ایک بڑا بطن۔ یہ لوگ یمن میں مقیم تھے۔

عَمْرَۃ: بلا دِ ھُذَیْل میں ایک پہاڑ کا نام۔

عُمْرَۃ: حِلُ یا مِیْقَات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف کرنے، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے اور اس کے بعد سر منڈوانے کو عُمْرَہ کہتے ہیں۔

عُمْرَۃُ جِعْرَانَہ: غزوۂ حنین سے واپسی پر جِعْرَانَہ کے مقام سے عمرہ کا احرام باندھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ ادا کیا۔

عُمْرَۃُ الحُدَیْبِیَہ: ہجرت کے بعد یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا عمرہ تھا، مگر مشرکین نے عمرہ ادا کرنے نہ دیا البتہ اس موقع پر آپ ﷺ نے قربانی کی، حلق کرایا اور احرام سے باہر آگئے۔ چونکہ یہ سفر عمرے کی ادائیگی کی نیت سے کیا گیا تھا۔ اور عمرے کا احرام بھی باندھا گیا تھا اس لئے اسے عمروں میں شمار کرلیا جاتا ہے اگرچہ اس موقع پر حقیقت میں عمرہ ادا نہیں کیا گیا۔



پیر یکم ذی القعدہ ۶ھ میں آپ ﷺ عمرے کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ تقریباً ۱۴ سو صحابہ کرام کی جماعت تھی۔ آپ نے ذوالحلیفہ سے عمرے کا احرام باندھا اور یہاں سے روانہ ہو کر جحفہ میں قیام فرمایا اور پھر حدیبیہ کے آخری کنارے پر پہنچ کر پڑاؤ ڈال دیا۔ ادھر قریش آپ کی اطلاع پا کر مکے سے نکلے اور مقام بلدح میں ٹھہر ہوئے تھے۔ انھوں نے طے کر لیا تھا کہ کسی قیمت پر بھی آپ ﷺ کو مکے میں داخل ہونے نہ دیں گے۔ ادھر حضرت عثمانؓ کی شہادت کی افواہ پر حدیبیہ ہی میں ایک درخت کے نیچے بیعت رضوان ہوئی، جس سے خوف زدہ ہو کر قریش صلح پر آمادہ ہو گئے اور صلح نامہ تحریر ہوا۔ جس کو صلح حدیبیہ کہتے ہیں۔ اس صلح نامے کی رو سے آپ کو آئندہ سال عمرہ قضا کرنے کی اجازت دی گئی۔

عُمْرَةُ القَضَاء: ۶ ہجری میں قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمرہ ادا کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ حُدَیْبِیَہ کے معاہدے کے تحت آئندہ سال یعنی ۷ ہجری میں عمرہ ادا کرنے اور مکے میں ۳ دن قیام کی اجازت تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ۷ ہجری میں عمرہ حُدَیْبِیَہ کی قضا کی۔ اسی لئے اس کو عمرۃ القضاء کہتے ہیں۔

عَمْرو: قحطانیوں میں قضاعہ کے بَلِیّ کا ایک بطن۔

عَمْرو: بنی حرب کا ایک بطن۔ ان میں سے کچھ لوگ نجد میں آباد تھے اور کچھ حجاز میں۔

عَمْرو: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے خَفَاجَہ بن عمرو بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر کا ایک بطن۔

عَمْرو: قحطانیوں میں جذام کے بنی صحر کا ایک بطن۔ یہ لوگ بلادِ شام میں رہتے تھے۔

عَمْرو: قحطانیوں کے لخم کا ایک بطن۔ یہ لوگ مصر کے علاقے میں رہتے تھے۔

عَمْرو: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن ربیعہ بن عامر بن عصعصہ کا ایک بطن۔

عَمْرو بن تمیم: عدنانیوں میں تمیم بن مُرّ کا ایک بطن۔

عَمْرو بن ثَابِتْ: دیکھئے اُصَیْرَمْ۔ کا لقب اُصَیْرَمْ تھا۔ بنی عبدالاَشْھَلْ کے یہ واحد شخص ہیں جو قبیلے کے دیگر لوگوں کے ساتھ اسلام نہیں لائے تھے۔ یہ جنگ احد کے دن اسلام لاتے ہی جہاد کے لئے میدان میں پہنچ گئے اور شہید ہوگئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی۔

عَمْرو بن جشم: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

عَمْرو بن حارث: عدنانیوں میں ہذیل کا ایک بطن۔

عَمْرو بن حنظلہ: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

عَمْرو بن خزرج: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

عَمْرو بن ربیعہ: قحطانیوں میں ازد کے غسان کا ایک بطن۔

عَمْرو بن ربیعہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عمرو بن العاص (سریہ ۱): جمادی الآخرہ ۸ ہجری میں ۳۰۰ مہاجرین وانصار پر مشتمل یہ لشکر ذات السلاسل بھیجا گیا۔ جہاں قبائلِ قُضاعہ، عاملہ، لخم اور جذام سے مقابلہ ہوا۔ معرکے کے بعد مسلمان سالم وغانم مدینے واپس آئے۔

عمرو بن العاص (سریہ ۲): فتح مکہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان ہی میں سُواع نامی بت توڑنے کے لئے روانہ فرمایا۔ بنو ہذیل کا یہ بت قصبہ رہاط میں تھا جو ساحلِ سمندر پر مکے سے تین رات کی مسافت پر تھا۔

عَمرو بن عامر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عَمرو بن عبد الله: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن عامر کا ایک بطن۔

عَمرو بن عبد مناف: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

عَمرو بن عدی: قحطانیوں میں بنی مُزَیقِیاءُ کا ایک بطن۔

عَمرو بن العلاء: عدنانیوں میں بنی تمیم بن مُرّ کا ایک بطن۔

عَمرو بن عوف: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

عَمرو بن عوف: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

عَمرو بن کعب: قحطانیوں میں وداعہ کا ایک بطن۔

عَمرو بن کلاب: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن ربیعہ کا ایک بطن۔

عَمرو بن کنانہ: عدنانیوں میں کنان بن خزیمہ کا ایک بطن۔

عَمرو بن لُحَی: سب سے پہلا شخص جس نے شام کے علاقے سے بت پرستی کی بدعات عرب منتقل کیں۔

عَمرو بن مازن: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

عَمرو بن مالک: قحطانیوں میں خزرج کے بنی نجار کا ایک بطن۔

عَمرو بن مالک: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

عَمرو بن مالک: قحطانیوں میں ازد کے شنوءۃ کا ایک بطن۔

عَمْرو بن مُرّة: عدنانیوں کا ایک فخذ۔

عَمْرو بن مَرْثَد: عدنانیوں کے شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ کا ایک بطن۔

عَمْرو بن مَعْدِیْ کَرِبْ کا وفد: بنی زُبَید کے کچھ لوگوں کا وفد لے کر عمرو بن معدی کرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔

عَمْرو بن اُسد: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

العَمقُ: طائف کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ جہاں طائف کے محاصرے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے تھے۔ مدینے کے قریب ارض حجاز میں بلاد مزینہ کی ایک جگہ یا کنواں۔

عُمَیر بن وَهَبْ الجُمَحِیُ: یہ قریش کے سرکش اور شریر لوگوں میں سے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کرام کو ایذا دیتا تھا۔ بدر کے قیدیوں میں اس کا بیٹا وہب بن عمیر بھی تھا۔ ایک روز اس نے صفوان بن امیہ کے مشورے سے اپنی تلوار تیز کرائی اور اس کو زہر میں بجھا کر مدینے روانہ ہو گیا۔ مسجد نبوی کے دروازے پر اپنے اونٹ کو بیٹھا رہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھ لیا اور کہا کہ خدا کی قسم یہ کسی ناپاک ارادے سے آیا ہے پھر وہ اس کو آپ ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس سے کچھ گفتگو کی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر مکہ آ کر تبلیغ اسلام میں مشغول ہو گیا۔ اس کے ہاتھ پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔

العَمِیسُ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ملل اور فرش کے درمیان ایک وادی ہے۔ بدر جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں ٹھہرے تھے۔

العَنَزَةُ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نیزے کا نام جو عصا کی مانند تھا۔

عَنَس کا وفد: اس قبیلے کا ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تو نے لالچ سے اسلام قبول کیا ہے یا خوف سے؟ اس نے عرض کیا لالچ تو اس لئے نہیں خدا کی قسم آپ کے پاس مال ہی نہیں اور خوف اس لئے

نہیں کہ خدا کی قسم جس شہر میں میں رہتا ہوں وہاں آپ کا لشکر نہیں پہنچ سکتا بلکہ مجھے آخرت کا خوف دلایا گیا ہے اس لئے میں ایمان لایا ہوں پھر آپ نے زادراہ دے کر اس کو رخصت کیا اور وہ راستے ہی میں انتقال کر گیا۔

عُنَیْزَۃ: بصرہ اور مکے کے درمیان ایک جگہ۔

عُنَیْس (اُمّ): یہ بنی زُہْرَہ کی کنیز تھی۔ اسود بن عبد یغوث ان کو تکلیفیں دیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر ان کو آزاد کیا۔

عُوَالُ (بنو): یہ مدینے سے چالیس میل کے فاصلے پر رَبَذَہ کے راستے میں موضع ذُوالقَصَّۃ میں آباد تھے۔

العَوْجَاء السُّلَمِی (ابن. ابی. سریہ): اس کو سریہ اَخرَم بھی کہتے ہیں۔ اس میں ۵۰ افراد تھے۔ ذی الحجہ ۷ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی العوجاء کو بنو سُلیم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے پہلے بنو سلیم کو دعوت اسلام دی مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہمیں اسلام کی ضرورت نہیں۔ پھر فریقین میں ایسا شدید مقابلہ ہوا کہ حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کے سوا ان کے تمام رفقا شہید ہو گئے۔ حضرت اخرمؓ زخمی حالت میں یکم صفر ۸ ہجری کو مدینے واپس آئے۔

عَوْف: مُعَدّ کے لڑکے کا نام۔ (ابن سعد کے مطابق)

عَوْف: ثقیف کا ایک بطن جو طائف کی وادی لِیّہ میں مقیم تھے۔

عَوْف: عدنانیوں میں قیس بن عیلان بن حارث بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک فخذ۔

عَوْف: عدنانیوں میں عبداللہ بن غطفان کا ایک بطن۔

عَوْف: قحطانیوں میں ازد کے غسان میں عمرو بن مازن کا ایک بطن۔

عَوْف بن بکر: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

عَوْف بن بکر: قحطانیوں میں بنی عذرہ کا ایک بطن۔

عَوْف بن حارث: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

عَوْف بن حارث انصاری: جنگ بدر میں عتبہ، شیبہ اور ولید کی مبارزت کے جواب میں عوف اپنے بھائی مُعَوِّذ اور عبداللہ بن رواحہ کے ساتھ مقابلے کے لئے نکلے مگر عتبہ نے ان سے مقابلہ نہیں کیا بلکہ اپنی قوم (قریش) میں سے برابر کے آدمی طلب کئے جس پر آپ ﷺ نے حضرت عبیدہ بن الحارث، حضرت حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔

عَوْف بن سعد: عدنانیوں میں غطفان کے ذبیان کا ایک بطن۔

عَوْف بن سُلیم: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے سلیم بن منصور کا ایک بطن۔

عَوْف بن عامر: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عَوْف بن عامر: قحطانیوں میں عذرہ کا ایک بطن۔

عَوْف بن عمرو: قحطانیوں میں مزیقیاء کا ایک بطن۔

عَوْف بن عمرو: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

عَوْف بن عمرو: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

عَوْف بن عمرو: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

عَوْف بن کعب: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

عَوْف بن کعب: عدنانیوں میں سُلیم کا ایک بطن۔

عَوْف بن کعب: عدنانیوں میں غطفان کا ایک بطن۔

عَوْف بن کنانہ: قحطانیوں میں کنانہ کا ایک بطن۔

عَوْف بن مالک: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

عَوْف بن نخع: قحطانیوں میں نخع کا ایک بطن۔

عَوْف بن نصر: عدنانیوں میں ہوازن کے نصر بن معاویہ کا ایک بطن۔

عَوْف بن وائل: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

عَوْف بن اَزْدَۃ: قحطانیوں کے لخم کا ایک بطن۔

عَوْن: حضرت عُکَّاشَہ کی تلوار کا نام۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے عُکَّاشَہ۔

العَیــرُ (جَبَل): حجاز میں ایک پہاڑ یا وادی بطن العقیق سے مکے کی طرف جانے والے کے دائیں طرف ۲ سرخ پہاڑ جو مسجد نبوی سے جنوب کی جانب ۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ جبل ثور اور جبل عیر کے درمیان ۱۶ کلومیٹر کی مسافت ہے۔

العَیرَۃُ: مکہ میں ابطح میں ایک جگہ۔

العِیصُ: السوارقیہ کے بالائی جانب دیار بنی سلیم میں پانی کی جگہ۔ ساحل بحر کے اطراف میں ینبع اور ذی المروہ کے درمیان میں ایک وادی جو ذی المروہ سے ایک رات کی مسافت اور مدینے سے چار رات کی مسافت پر تھی۔ کتب سیرت میں اس کا ذکر آتا ہے۔

عِیلاَنُ: مُضَرَ کے لڑکے کا نام۔

عَینُ النَّازِیَہ: السوارقیہ سے ۳ میل پر بنی سُلیم کی ایک بستی۔

عَینَینِ: احد کی ایک پہاڑی کا نام ہے۔ اس کے اور احد کے درمیان وادی حائل ہے۔

عُیَینَہُ بن حِصنِ فَزَارِیُ: قبیلہ غطفانُ کے سردار کا نام جس نے غزوۂ احزاب کے موقع پر یہود کی اس پیش کش پر جنگ میں شرکت منظور کی تھی کہ وہ خیبر کی کھجور کی ایک سال کی کل پیداوار یا اس کا نصف اس کو دیدیں گے۔

عُیَینَہُ بن حِصنِ فَزَارِیُ (سریہ): عرب کے ۵۰ شہسواروں کا یہ دستہ جس میں کوئی مہاجر یا انصاری شامل نہیں تھا، محرم ۹ ہجری میں بنو تمیم کی جانب روانہ فرمایا جو مکے اور مدینے کے درمیان فرع کے مضافات میں سقیا نامی قصبہ میں رہائش پذیر تھے۔ مقابلے کے بعد کفار کے ۱۱ مرد، ۱۱ یا ۲۱ عورتیں اور ۳۰ بچے قید ہوئے۔

﴿غ﴾

غابِرُ: یمن کے ایک قلعے کا نام۔

غَابَۃُ: غابہ کے معنی جنگل کے ہیں۔ یہ شام کی جانب عوالیٔ مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے چار میل کے فاصلے پر احد پہاڑ کی پشت پر ہے۔ ایک قول کے مطابق مدینے سے ۹ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اب بھی یہ ایک جنگل ہے۔ یہاں وہ میدان مراد ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ چرا کرتے تھے۔

غارِ ثَوْر: ایک غار جو مکے کے ایک پہاڑ کوہ ثَور پر واقع ہے۔ اس کی چڑھائی دشوار گزار ہے۔ یہ پہاڑ مکے سے چار، پانچ میل کے فاصلے پر مکے کی نچلی جانب واقع ہے۔ ہجرت مدینہ کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے سے نکل کر تین روز تک اسی غار میں قیام فرمایا تھا۔

غارِ حِرَا: ایک غار جو مکے کے ایک پہاڑ کوہِ حرا پر واقع ہے۔ آجکل اس پہاڑ کو جبل نور کہتے ہیں۔

غَاضِرَۃ: ثقیف کا ایک بطن۔

غَاضِرَۃ: قحطانیوں میں کندہ کا ایک بطن۔

غَاضِرَۃ: عدنانیوں میں ہُون بن خزیمہ کا ایک بطن۔

غَاضِرَۃ بن حُبْشِیَّہ: قحطانیوں میں ازد کے مُزَیْقِیَاء کے خزاعہ کا ایک بطن۔

غَاضِرَة بن مُرّة: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

غَـافِقْ کا وفد: جُلَيْحَةُ بن شَجَّارُ بن صُحَارُ الْغَافِقِيُ نے اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ مدینے آکر اسلام قبول کیا۔

غَالِبْ: فِهر بن مالک کے لڑکے کا نام۔ ان کی کنیت ابوتیم تھی۔

غَالِبْ: عرب کا ایک عظیم قبیلہ۔

غَالب بن صعصعه: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

غالب بن عبد الله: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

غَالِبُ بن عبد الله اللَّيْثِيُ (سریه ۱): رمضان ۷ ہجری میں بنوعُوَال اور بنوعبد بن ثعلبہ کی طرف مَيْفَعَهْ بھیجا گیا جونجد میں بطن نخل سے کچھ آگے نَقِرَة کی طرف ایک وادی کا نام ہے اور مدینے سے ۹۶ میل کی مسافت ہے۔ اس لشکر میں ۱۳۰ افراد تھے۔ یہ لوگ اونٹ اور بکریوں کی غنیمت لے کر مدینے واپس آئے۔ اس میں کوئی شخص قید نہیں ہوا۔

غَـالِبُ بن عبد الله اللَّيْثِيُ (سریه ۲): اس کو سریۂ کدید بھی کہتے ہیں۔ ۱۴ یا اس سے کچھ زیادہ افراد پر مشتمل یہ سریہ صفر ۸ ہجری میں بنومُلَوِّح کی طرف بھیجا گیا جو کدید میں رہتے تھے۔ کدید مکے اور مدینے کے درمیان مکے سے ۴۲ میل پر عسفان اور قدید کے مابین واقع ہے۔ اس سریہ میں مسلمان غالب رہے۔

غَـالِبُ بـن عبد الله اللَّيْثِيُ (سریه ۳): یہ سریہ بھی صفر ۸ ہجری میں بنومُصَاب کی طرف بھیجا گیا جو فدک میں آباد تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سریے کے لئے پہلے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ اسی دوران غالب بن عبد اللہ اللیثی رضی اللہ عنہ سریہ کدید سے کامیاب وکامران واپس پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے حضرت زبیر بن العوامؓ کو روک لیا اور غالب بن عبد اللہ کو ان کی جگہ امیر مقرر فرما کر روانہ فرمایا۔ طرفین میں سخت مقابلے کے بعد مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا۔ عورتیں اور

بچے قید ہوئے، کثیر تعداد میں اونٹ اور بکریاں غنیمت میں ہاتھ آئیں۔

غامِدْ: یمن کا ایک قبیلہ۔

غـامِـدْ کـا وفد: ۱۰ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد ۱۰ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ان کو ایک تحریر دی جس میں احکام شریعت کی تعلیم تھی۔ پھر دوسرے وفود کی طرح آپ ﷺ نے ان کو زادِ راہ دے کر رخصت فرمایا۔

غُدَرْ یا غُدُرْ: غدار، غدا، پکارنا، ندا کے وقت گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

غَدِیْر: تالاب۔ پانی جو سیلاب گزر جانے کے بعد گڑھوں میں رہ جائے۔

غَـدِیْـرِ خُمّ: یہ رابغ کے قریب الـجُـحْـفَـة سے دو میل جنوب میں مکے اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ یہاں ایک غدیر (تالاب) ہے جہاں حجۃ الوداع کے موقع پر مکے سے واپسی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کر کے ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔

غَدِیْرُ الْاَشْطَاط: عُسْفَانْ سے اڑھائی یا تین میل پر ایک جگہ۔ واقعہ حدیبیہ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

غُرَابْ: کوا۔ جمع غِـرْبَـانْ. شام کے راستے پر مدینے کے نواح میں بائیں جانب ایک سیاہ رنگ کا پہاڑ۔ اس کا ذکر غزوۂ بنی لحیان میں آتا ہے۔

غُرَابِ اَعْـصَـمْ: دیکھیے اَعْصَمْ۔

الْغُرَابَةْ: یمامہ میں ایک سیاہ رنگ کا پہاڑ۔ اس کی سیاہی کی وجہ سے اس کو غُرَابَةْ کہتے ہیں۔

غُرَانْ (وادی): عُسْفَانْ کے شمال مشرق میں عُسْفَانْ اور اَمَجْ کے درمیان واقع ہے اور یہ بنی لِحْیَانْ کی منازل میں سے ہے۔

غَرَزَة: بلادِ ہذیل میں ایک جگہ۔

غَزَّة: فلسطین کا ایک شہر جہاں امام شافعی پیدا ہوئے تھے۔ اسی شہر میں ہاشم بن عبد مناف نے وفات پائی تھی۔

غَزْوَانْ: وہ پہاڑی جس پر طائف شہر آباد ہے۔

غَزْوَة: جس جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اس کو غزوہ کہتے ہیں۔

غَسَّان: ایک عظیم شعب۔

غَسَّانُ: جُحْفَۃ کے قریب مُشَلَّلُ میں ایک کنوئیں کا نام۔ ابن کلبی کہتے ہیں کہ یمن میں سُدِّ مَاْرِبُ کے قریب ایک کنوئیں کا نام۔ مکے اور مدینے کے درمیان ایک پہاڑ کا نام۔

غسّان کا وفد: ۳ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد رمضان ۱۰ ہجری میں مدینے آکر مشرف باسلام ہوا۔

غسّان بن جُذَام: حضر موت کا ایک بطن۔

غَسِیْلُ الملائکہ: اس سے مراد حضرت حنظلہ بن ابی عامر ہیں جن کو غزوۂ احد میں شَدَّاد بن اَسْوَدْ نے شہید کیا۔ ان کی شہادت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو آسمان اور زمین کے درمیان سفید ابر کے پانی سے چاندی کے برتنوں میں غسل دے رہے ہیں۔ ابو اُسَیْد سَاعِدِیْ کہتے ہیں کہ ہم نے جا کر حضرت حنظلہ کی لاش کو دیکھا تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حال معلوم کرنے کے لئے ان کی بیوی کے پاس آدمی بھیجا۔ بیوی نے بتایا کے جب انہوں نے غیبی پکار سنی تو جنابت کی حالت میں ہی جہاد کے لئے نکل گئے تھے اور اسی حالت میں شہید ہو گئے۔

غَطَفَانُ (بنو): دیار ثمود میں جبال طےئ کے جنوب میں آباد تھے۔

غَطَفَانُ بن سعد: عدنانیوں کا ایک عظیم بطن۔

غَطَفَانُ بن سعد: قحطانیوں میں کہلان کے حرام بن جذام کا ایک بطن۔

غَطَفَانُ (غزوہ): اس کو غزوۂ اَنْمَار اور غزوہ ذی اَمَرْ اور غزوہ نجد بھی کہتے ہیں۔ یہ محرم یا ربیع الاول ۳ ہجری میں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تھی کہ بنی ثعلبہ اور بنی محارب (قبیلہ غطفان کی شاخیں) نجد میں جمع ہو رہے ہیں اور مدینے میں لوٹ مار کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کا سردار دُعْثُور غطفانی تھا۔ آپ ﷺ ۴۵۰ صحابہ کرام کے ساتھ نجد کی طرف نکلے غطفانی آپ ﷺ کی خبر سنتے ہی پہاڑوں میں منتشر ہو گئے۔

غِفَارْ: ایک عرب قبیلہ جو مدینے کے قریب آباد تھا۔

غُمَرٌ: چھوٹا پیالہ۔

غُمَرٌ (ذُو): نجد کی ایک وادی کا نام۔

الغَمْرُ: کثیر پانی۔ مکے میں ایک قدیم کنوئیں کا نام۔ نجد میں جبل طئے کے جنوب مشرق میں بنو اسد کے علاقے میں واقع ایک کنوئیں کا نام۔ فید سے دو رات کی مسافت پر بنی اسد کے پانی کی جگہ۔ اس کا ذکر سریہ عکاشہ بن محصن الاسدی رضی اللہ عنہ میں آتا ہے۔

غَمْرُ ذِی کِنْدَۃ: مکے سے دو دن کی مسافت پر وَجْرَۃ سے پہلے ایک جگہ۔

غَمْرُ بنی جَزِیْمَۃ: شام کے نواح میں تَیْمَاء سے دو منزل پر۔

غَمْرَۃ: طریق مکہ کی منزلوں میں سے ایک منزل۔ اہل کوفہ کے حاجیوں کی راستے کی ایک منزل۔ ذات عرق کے نواح میں ایک جگہ۔ ذات عرق اور غمرۃ کے درمیان ۲۰ میل کی مسافت ہے۔ بعض حاجی یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

غَمِیْسٌ: مدینے اور بدر کے درمیان ایک جگہ۔

غَمِیْسُ الحُمَامُ: بدر کے راستے پر ملل اور صُخیرات الیمام کے درمیان ایک مقام۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تُرْبَانُ سے گزرے، پھر مَلَلُ اور پھر غَمِیْسُ الحُمَامُ سے گزرے۔

الغُمَیْصَاءُ: چشمے سے نکلنے والا پانی۔ یہ غَمْصَاءُ کی تصغیر اور اَغْمَصُ کی تانیث ہے۔ مکہ مکرمہ کے قریب بادیہ میں ایک مقام تھا جہاں بنو جذیمہ بن عامر بن عبد مناۃ بن کنانہ رہتے تھے۔

الغَمِیْمُ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی جو عسفان سے ۸ میل پر ہے۔ مدینے کے قریب رابغ اور جحفہ کے درمیان ایک جگہ۔

الغُمَیْمُ: بنی تمیم کے علاقے حنظلہ میں ایک وادی۔

غَنْم: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عبداللہ بن غطفان کا ایک فخذ۔

غَنْم بن تَغْلِبْ: عدنانیوں میں تَغْلِب بن وائل کا ایک بطن۔

غَنْم بن ثَعْلَبَۃ: عدنانیوں میں سے کنانہ کا بطن۔

غَنْم بن ثَوْر: قحطانیوں میں طی کا ایک بطن۔

غَنْم بن دوس: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

غَنْم بن ضَبَّہ: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

غَنْم بن عوف: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

غَنْم بن غَالِب: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

غَنْم بن فِرْدَوْس: عدنانیوں میں قیس عیلان کے باہلہ کا ایک بطن۔

غَنْم بن قتیبہ: عدنانیوں میں قیس عیلان کے باہلہ کا ایک بطن۔

غَنْم بن کُلَیْب: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

غَنْم بن اُرَیْش: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

غَوْر: تِہَامَہ کو غور بھی کہتے ہیں۔ غَوْر کے معنی پست زمین کے ہیں۔

الغُوطَۃُ: اس کی جمع غِیطَانٌ واَغْوَاطٌ ہے۔ دمشق کے ایک جانب نہایت سرسبز و شاداب مقام جو چاروں طرف سے نہایت بلند پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔

غَیقَۃُ: مکے اور مدینے کے درمیان بلادِ غِفَارُ میں ایک جگہ کا نام۔

﴿ف﴾

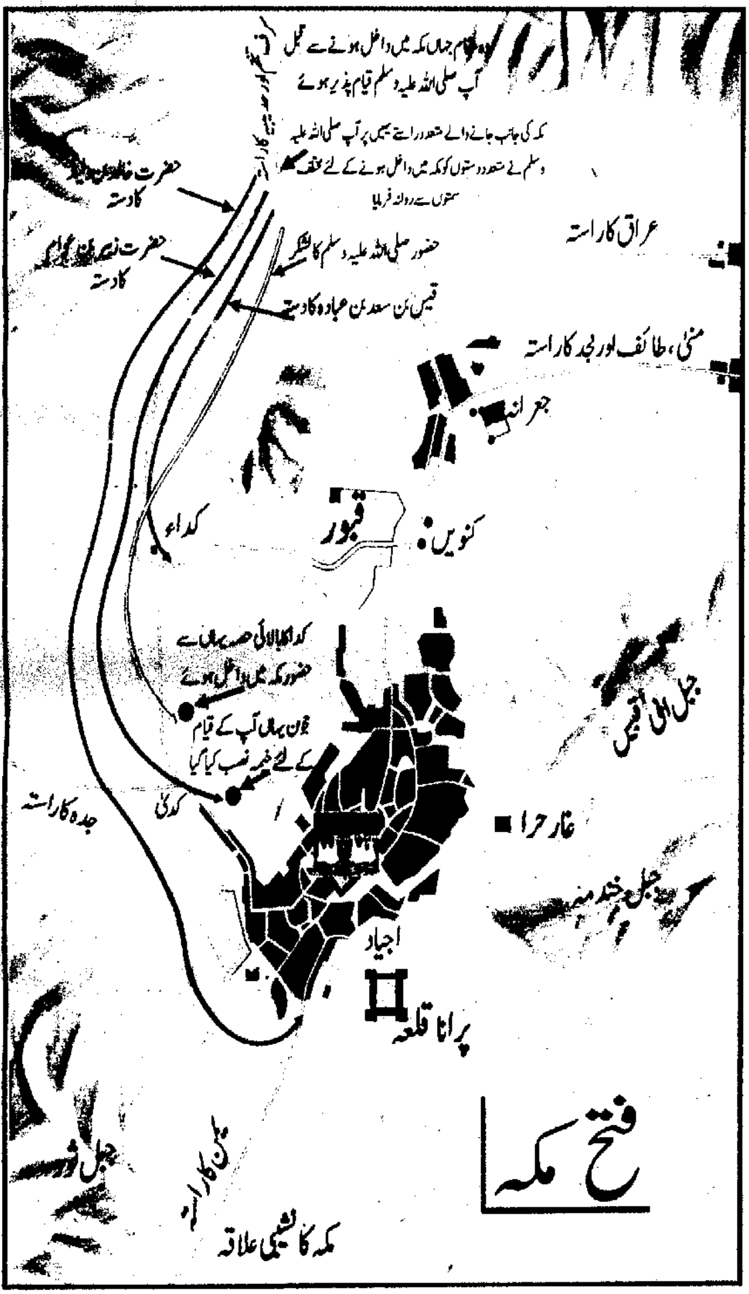
فَارِع: مدینے میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قلعہ۔ یہ جگہ اب مسجد نبوی کی توسیع میں آ چکی ہے۔

الفَاضِحَة: غزوۂ تبوک کو غزوۃ الفاضحہ بھی کہتے ہیں۔

فَاطِمَہ: حضور اکرم ﷺ کی چوتھی صاحبزادی۔ ان کا نام فاطمہؓ اور زہراءؓ اور بتول دو لقب تھے۔ بعثت سے پانچ سال پہلے یا بعثت کے سال پیدا ہوئیں۔ ۲ھ میں حضرت علیؓ سے نکاح ہوا۔ ان کا مہر چار سو مثقال چاندی تھا۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے ۶ یا ۸ ماہ بعد ۱۱ھ میں انتقال کیا۔

فال: فال لینا بھی کہانت کی طرح عربوں کی ایک عادت تھی۔ کبھی وہ پرندے اُڑا کر فال لیتے اور کبھی تیروں سے فال لیتے۔ اگر پرندہ دائیں جانب اُڑ کر جاتا تو اسے نیک گمان کیا جاتا اور اگر بائیں طرف مڑ جاتا تو اسے بدشگونی سے تعبیر کرتے۔

فَتحِ مکہ (غزوہ): یہ رمضان المبارک ۸ ہجری میں ہوا۔ حدیبیہ میں قریش کے ساتھ جو امن کا معاہدہ ہوا تھا اس کے مطابق بنوخزاعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف تھے مگر قریش نے ۲۲ مہینے کے بعد بنوخزاعہ پر فوج کشی کر کے شعبان ۸ ہجری میں اس معاہدے کو توڑ ڈالا۔ اس لئے آپ ﷺ نے ۱۰ ہزار کے لشکر کے ساتھ مکے کو فتح کر لیا۔ یہ ایسی عظیم ط


وہ مقام جہاں مکہ میں داخل ہونے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام پذیر ہوئے
مکہ کی جانب جانے والے متعدد راستے ہیں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد دستوں کو مکہ میں داخل ہونے کے لئے مختلف سمتوں سے روانہ فرمایا
عراق کا راستہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر
قیس بن سعد بن عبادہ کا دستہ
منیٰ، طائف اور نجد کا راستہ
جعرانہ
قبور
کنویں
کداء
کدا کا بالائی حصہ یہاں سے حضور مکہ میں داخل ہوئے
حجون یہاں آپ کے قیام کے لئے خیمہ نصب کیا گیا
جبل ابی قبیس
کدیٰ
جدہ کا راستہ
غار حرا
جبل خندمہ
اجیاد
پرانا قلعہ
فتح مکہ
جبل ثور
یمن کا راستہ
مکہ کا نشیبی علاقہ

الشان فتح تھی کہ اس سے اسلام سربلند ہوا اور سرزمین حجاز سے کفر کا خاتمہ ہو گیا۔

الفُتُقُ: طائف کے نواح میں بنی نصر کی ایک بستی۔ طریق تبالہ میں ایک جگہ۔

الفَتَقُ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ڈھال کا نام۔

فُتُوحُ البُلْدَانْ: دیکھئے بلاذری۔

فَجٌّ: دیار سُلَیم بن منصور میں ایک جگہ یا پہاڑ۔

فَجُّ الرَّوْحَاءُ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر جاتے ہوئے اور فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے سال مکے جاتے ہوئے یہاں سے گزرے۔

فِجَارْ: قریش اور قبیلہ قیس کے درمیان حرمت والے مہینوں میں جو لڑائی لڑی گئی تھی اس کو حرب فجار کہتے ہیں۔

الفَحْلَتَانِ: مدینے اور ذی المروہ کے درمیان ایک جگہ۔ اس میں اولادِ صحابہ کی ایک جماعت کے چشمے اور باغ ہیں۔ اس کا ذکر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سریے میں آتا ہے جو حسمٰی کی طرف بھیجا گیا تھا۔

فَخٌّ: مکہ مکرمہ کے شمال مغرب میں چار میل پر اور مسجد عائشہ سے دو میل پر ایک وادی، جہاں قافلے ٹھہرتے تھے۔

فَخِذْ: کنبے کے افراد۔ فخذ میں تمام فصائل جمع ہو جاتے ہیں۔ جمع اَفْخَاذ۔

فَدَکْ: مدینے سے ۶ رات کی مسافت پر خیبر کے قریب واقع ہے۔ ۷ ہجری میں غزوہ خیبر کے موقع پر یہ علاقہ جنگ کے بغیر فتح ہوا تھا۔

فُرَاتْ: ایک نہر کا نام جو سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلتی ہے۔

فُرَاتْ بن حَیَّان عَجَلِیْ: اس کا تعلق بنی سہل سے تھا۔ جمادی الآخر ۳ ہجری میں مشرکین مکہ نے اپنے تجارتی قافلے کو قدیم شامی راستہ چھوڑ کر عراق کے راستے روانہ کیا۔ راستے کی راہنمائی کے لئے اسی شخص فُراتُ بن حَیَّان عَجَلِیْ کو اجرت پر ساتھ لیا۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنے سو ساتھیوں کے ہمراہ اس قافلے کو نجد کے ایک چشمہ پر جالیا۔ قافلے والے تمام مال چھوڑ کر بھاگ گئے، صرف یہی شخص یعنی فرات بن حیان عجلی گرفتار ہوا جو مدینے پہنچ کر مسلمان ہو گیا۔

فَرْث: ۔ وہ گوبر جو اوجھ میں ہو۔

فَرُدَةُ: بادیہ میں ایک پہاڑ۔ قبیلہ طیء کا ایک پہاڑ۔ جرم کے پانی کی جگہوں میں سے ایک جگہ۔ وادی الرمہ کے شمال میں پانی کی ایک جگہ۔ وفد طی کے قصے میں اس کا ذکر آتا ہے۔

فَرْسَخ: ہاشمی تین میل یعنی ۱۲ ہزار قدم۔

الفَرْش: غَمِيْسُ الحَمَامُ اور مَلَلُ کے درمیان سَيَالَةُ سے پہلے ایک وادی۔ فَرْش و صُخَيْرَاتُ الثُّمَامُ وغیرہ ایسی منزلیں ہیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر جاتے ہوئے قیام فرمایا تھا۔

اَلْفُرُع یا الفُرْع: مدینے کے نواح میں سُقْيَا کے بائیں جانب والے راستے پر ایک بستی۔ فُرْع اور مدینے کے درمیان شاہراہ مکہ پر آٹھ بُرُد کا فاصلہ ہے۔ بُرُد، بَرِيْد کی جمع ہے، بَرِيْد چار فَرْسَخ (یعنی ۱۲ میل) کا ہوتا ہے اور فَرْسَخ ۳ میل کا، میل چار ہزار ہاتھ کا۔ سریہ عبداللہ بن جحش میں اس کا ذکر آتا ہے۔ جو رجب ۲ ہجری میں نخلہ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

الفَرَمَا: مصر کی طرف ایک مشہور شہر۔ مصر کے نواح میں ساحل بحر پر ایک شہر۔

فروہ بن عمرو الجُذَامِی کا وفد: فروہ نے ایک سفید خچر بطور ہدیہ اور اپنا قاصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا تا کہ وہ آپ ﷺ کو اس کے اسلام قبول کرنے کی اطلاع دے۔ فروہ قیصر کی طرف سے اپنے علاقے کا گورنر تھا اور مُعَان شہر میں اس کا قیام تھا جو ارض شام میں تھا۔ جب قیصر کو اس کے اسلام کی خبر ملی تو اس نے اس کو بلوا کر قتل کروا دیا۔

فَزَارَہ بن ذِبْيَانُ: عدنانیوں کے قبیلے غَطَفَانُ کا ایک عظیم بطن۔ یہ لوگ نجد میں وادی القرٰی

میں رہتے تھے۔

فَزَارَہْ کا وفد: دس یا پندرہ افراد پر مشتمل یہ وفد ۹ ہجری میں تبوک سے واپسی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ لوگ اسلام قبول کر کے واپس چلے گئے۔

فَصِیلَۃ: گروہ۔ رشتہ دار۔ کنبے سے چھوٹا گروہ۔ جمع فصائل۔

اَلْفُضُوْل (ذَاتُ): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زرہ کا نام جو لوہے کی تھی۔ یہ وہی زرہ ہے جو ابو الشحم یہودی کے پاس ۳۰ صاع جو کے بدلے رہن رکھی گئی تھی۔ یہ زرہ آپ ﷺ نے احد اور حنین کے دن پہنی تھی۔

فُکَیْھَہ (ابو): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جو صفوان بن امیہ کے غلام تھے اور حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ اسلام لانے پر صفوان نے ان پر سختی شروع کری۔ سخت گرمی کے موسم میں عین نصف النہار کے وقت صفوان ان کو بیڑیوں میں جکڑ کر تپتی ہوئی ریت پر لیٹا دیتا اور ان کے پیٹ پر بڑے بڑے پتھر رکھ دیتا جس سے ان کی زبان باہر نکل آتی تھی۔ ان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کیا۔

فَلْجٌ: ایک شہر کا نام۔ عدی بن جندب کے منازل میں سے بَصْرَہْ اور حِمٰی ضَرِیَّہ کے درمیان ایک وادی۔ فَلْجٌ سے مکہ تک ۲۴ مرحلوں کی مسافت ہے۔

فَلَجٌ: چشمے کا بہتا ہوا پانی۔ چھوٹی ندی۔ نالہ۔ ارض یمامہ میں بنی جَعْدَہْ و قُشَیْر کے ایک شہر کا نام۔ قیس بن عیلان بن مضر کے شہر کا نام بھی فَلَجٌ ہے۔

فَلْجَۃٌ: بصرہ کے حاجیوں کی منزل جو الزجیج کے بعد آتی ہے اور یہاں کا پانی نمکین ہے۔

فَلَجَۃُ: شام میں ایک جگہ۔

اَلْفَلْسُ یا اَلْفِلْسُ یا اَلْفُلُسُ: ابن درید اور ابن حبیب کہتے ہیں کہ یہ ایک بت کا نام ہے جو نجد میں فَیْد کے قریب تھا۔ قبیلہ طَیِّءْ کے لوگ اس کو پوجتے تھے۔ ۹ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منہدم کرنے کے لئے حضرت علی کو ۱۵۰ انصار کے ساتھ

بھیجا۔ انہوں نے اس کو منہدم کر دیا۔

فِلَسْطِيْنُ: شام کا ایک تعلقہ (ضلع)۔ اردن اور دیار مصر کے درمیان ایک مشہور علاقہ۔ بیت المقدس اس کا ایک اہم شہر ہے۔

فِهر: مالک بن نضر کے بیٹے کا نام۔ قریش ان کا لقب تھا۔

فِهر بن مالک: عدنانیوں میں کنانہ کا ایک بطن۔

فَيد: کوفہ سے مکے کے راستے پر (تقریباً نصف فاصلے پر) ایک منزل۔ فید اور وادیٔ القریٰ کے درمیان ۶ رات کی مسافت ہے۔

فَيفاءُ: جمع فیافی۔ بغیر پانی کا جنگل۔ فراخ بیابان۔

﴿ق﴾

قَابَ قَوْسَیْن: شب معراج میں مقامِ صَرِیْفُ الْاَقْلَام سے ایک رَفْرَف (مسند) پر سوار ہو کر، حجابات طے کرتے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ خداوندی میں مقام قَابَ قَوْسَیْن تک پہنچے۔ یعنی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب ہوئے کہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

قَاحَة: مدینے سے ۳ مرحلے پر ایک شہر۔ یہ سُقْیَا سے تقریباً ایک میل پہلے ہے۔ نصر کہتے ہیں کہ یہ الجُحفَة اور قُدَیْد کے درمیان ایک جگہ ہے۔

القَادِسِیَّة: کوفے سے ۱۵ فرسخ (۴۵ میل) پر اور العذیب سے ۴ میل پر ایک محل یا ایک جگہ۔

قَارِن: حج قِرَان کرنے والا۔ یعنی جو شخص میقات یا اس سے پہلے عمرہ و حج دونوں کی نیت سے احرام باندھ کر عمرہ کر کے سر منڈوائے اور احرام نہ کھولے اور پھر اسی احرام سے حج کرے تو ایسے شخص کو قَارِن کہتے ہیں۔

قَارَة: عرب کا ایک قبیلہ جو ھُوْن بن خُزَیْمَة کے لڑکوں عَضَل اور دِیْش سے مل کر بنا۔

قَاسِم: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ ﷺ کی کنیت ابو القاسم انہی کے نام سے ہے۔ ۷ دن یا دو سال کی عمر میں وفات پائی۔

قَاع: مکے کی طرف جاتے ہوئے راستے میں عَقَبَة کے بعد ایک منزل۔

قُبا: مدینے سے ۳ میل کے فاصلے پر بالائی آبادی کا نام قُبا ہے۔ اس کو عالیہ بھی کہتے ہیں۔ یہاں انصار کے کچھ خاندان آباد تھے۔ ان میں سب سے ممتاز عمرو بن عوف کا خاندان تھا۔ اس خاندان کے سردار کلثوم بن الهدم تھے۔ قبا پہنچ کر آپ ﷺ نے انہی کے مکان پر قیام فرمایا۔

قُبادْ: ایران کا ایک بادشاہ۔

قِبلَه: اس کے لفظی معنی سمتِ توجہ کے ہیں یعنی جس طرف رخ کیا جائے۔ یہ مُقابلَة سے مشتق ہے اور فِعلَة کے وزن پر ہے۔ قبلے کو قبلہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نمازی کے سامنے ہوتا ہے۔

قُبیس (ابو): مکے کے مشرق میں ایک مشہور پہاڑ کا نام۔ اس کو ابو قبیس اس لئے کہتے ہیں کہ سب سے پہلے قبیلہ مَذحِج کے ایک شخص ابو قبیس نے اس پر مکان بنایا تھا۔ یہ مکے کے مشرقی جانب واقع ہے۔ ہجرت مدینہ سے پہلے جب مشرکین مکہ کے مطالبے پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کے طور پر آپ ﷺ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا تو اس کا ایک ٹکڑا اسی پہاڑ پر تھا اور دوسرا ٹکڑا جبل قُعَیقِعان پر تھا اور دونوں کے درمیان کوہ حرا حائل تھا۔

قَبیلہ: ایک باپ کی اولاد کا گروہ۔ اس میں تمام عمائر جمع ہو جاتے ہیں۔

قتادہ (ابو) بن ربعی الانصاری (سریہ ۱): ۱۶ آدمیوں پر مشتمل یہ سریہ شعبان ۸ ہجری میں بنو محارب کے مقابلے میں غطفان بھیجا گیا۔ یہ لوگ خَضِرَہ میں آباد تھے جو نجد کے علاقے میں ارضِ محارب کا نام ہے۔ اس میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ کافروں کے بہت سے آدمی قید ہوئے، ۲۰۰ اونٹ اور ۲۰۰۰ بکریاں غنیمت میں ہاتھ آئیں۔

قتادہ (ابو) بن ربعی الانصاری (سریہ ۲): فتح مکہ سے پہلے رمضان ۸ ہجری کے شروع میں یہ سریہ بطن اِضَم بھیجا گیا جو مدینے کی ایک وادی یا پہاڑی کا نام ہے اور مدینے سے ۳۶ میل کے فاصلے پر ہے۔ ابو قتادہ کے ہمراہ ۸ آدمی تھے مگر مقابلے کی نوبت نہیں آئی۔



آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ۱۲ ربیع الاول بروز پیر، زوال کے بعد قبا پہنچے اور کلثوم بن الہدم کے مکان پر قیام فرمایا۔ ۱۶ ربیع الاول بروز جمعہ قبا سے مدینے روانہ ہوئے۔ راستے میں بنی سالم بن عوف کی مسجد میں نماز جمعہ ادا فرمائی جو وادی رانوناء میں واقع تھی۔ نماز جمعہ کے بعد آپ ﷺ مدینے پہنچے اور حضرت ابوایوب خالد بن زید انصاری کے مکان پر قیام فرمایا۔

قُتَیْبَۃ: ابن قتیبہ ابو عبد اللہ محمد بن مسلم۔ ولادت کوفہ ۲۱۳ ہجری، وفات بغداد، رجب ۲۷۶ ہجری، عمر ۶۳ سال۔ اپنے زمانے کے تمام علوم پر دسترس تھی۔ ابن قتیبہ کے نام کے دو افراد ہیں۔ ایک عبد اللہ بن قتیبہ اور دوسرے ابراہیم بن قتیبہ اور دونوں کی کتاب بھی ''العارف'' ہے۔ دوسرا شخص یعنی ابراہیم بن قتیبہ شیعہ مسلک کا تھا۔ ان کی کئی کتابیں مشہور ہیں، مثلاً عیون الاخبار، معانی الشعر، الشعر والشعراء اور المعارف۔

قَسْطَلانِیْ: احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی۔ ان کی کنیت ابو العاس ہے۔ ولادت قاہرہ ۱۲ ذی قعدہ ۸۵۱ ہجری، وفات قاہرہ جمعہ ۷ محرم ۹۲۳ ہجری، عمر ۷۲۔ جلال الدین سیوطی ان کے ہم عصر تھے اور سخاوی شاگرد۔ ایسے خوش الحان قاری تھے کہ مقتدی رو رو کر بے حال ہو جاتے۔ ۲۲ مئی ۱۴۹۴ء میں اپنی مشہور زمانہ کتاب المواہب اللدنیہ فی المنح المحمدیہ مکمل کی۔ زرقانی نے ۸ جلدوں میں اس کی شرح لکھی جو متداول و معروف ہے۔

قَحْطَانُ: اہل یمن کے جد اول یعرب کا باپ۔ عرب کا ایک قبیلہ۔

قُدْسُ الْاَسْوَدْ: حجاز میں جَبَلِ وَرِقَانُ کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

قُدْسُ الْاَبْیَضْ: حجاز میں جَبَلِ وَرِقَانُ کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

قُدْسَانُ: حجاز میں جَبَلِ وَرِقَانُ کے قریب دو پہاڑ ہیں۔ جن کو قُدْسَانُ کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو قُدْسُ الْاَبْیَضْ اور دوسرے کو قدس الْاَسْوَدْ کہتے ہیں۔

قُدَیْدُ: مکے کے قریب ایک قصبے کا نام جو اَبِـغ سے چند میل کے فاصلے پر جنوب میں واقع تھا۔ یہیں پر مشہور بت مَنَاۃ نصب تھا۔ اہل مدینہ اس بت کی پرستش کرتے تھے۔ سفر ہجرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے گزرے تھے۔ سراقہ بن مالک نے اس وقت آپ کا تعاقب کیا تھا جب آپ قدید سے آگے نکل چکے تھے۔ قدید میں بہت سے کنوئیں اور باغات ہیں اس کے اور الکدید کے درمیان ۱۶ میل کی مسافت ہے اور الکدید مکہ سے زیادہ قریب ہے۔ بکری کہتے ہیں کہ مشلل سے قدید تک ۳ میل کا فاصلہ ہے اور ان دونوں کے درمیان ام معبد کا خیمہ ہے۔ قدید اور خلیص کے درمیان ۷ میل

کی مسافت ہے۔ ہمدانی کہتے ہیں کہ الجحفہ سے قدید کے درمیان ۲۴ میل اور قدید سے عسفان تک ۲۳ میل کی مسافت ہے۔ قدید سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسجد ہے اور مسجد کے قریب ہی ام معبد کا خیمہ تھا۔

قِرَانْ: جب حج کے ساتھ عمرے کی نیت کر کے دونوں کے مناسک ایک ساتھ ایک ہی احرام میں ادا کیے جائیں یعنی آفاقی (میقات سے باہر رہنے والا) حج و عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھ کر عمرہ کر کے سر نہ منڈوائے اور نہ احرام کھولے بلکہ حج تک اسی احرام میں رہے اور پھر اسی احرام سے حج کرے۔

قُرَّانُ: اس نام کے کئی شہر ہیں۔ ان میں سے ایک طائف کے قریب ہے۔ اور ایک مکے اور مدینے کے درمیان اُبلیٰ کے قریب ہے۔ یمامہ کے قریب بھی اسی نام کی ایک بستی ہے۔

قُرَّة: قحطانیوں میں معاویہ بن حارث بن عدی کا ایک بطن۔

قُرْحْ: وادی القریٰ میں زمانہ جاہلیت کا ایک بازار۔

قُرَد: عدنانیوں میں ہذیل بن مدرکہ کا ایک بطن۔

قَرَدْ (ذُو): مدینے اور خیبر کے درمیان مدینے سے ۲ رات کی مسافت پر غطفان کے قریب ایک کنواں۔ وادی قمی کے بالائی حصے میں ایک سیاہ پہاڑ جو مدینے سے تقریباً ۳۵ کلو میٹر کی مسافت پر طریق خیبر پر واقع تھا۔ ۶ ہجری میں غزوۂ ذی قرد یہیں ہوا تھا۔

قَرَدْ (غزوہ): اس کو غزوہ غابہ بھی کہتے ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ یہ غزوہ ربیع الاول ۶ ہجری میں ہوا اور واقدی کہتے ہیں کہ ربیع الآخر میں ہوا۔ بعض کے نزدیک حدیبیہ کے بعد اور غزوہ خیبر سے پہلے ذی الحجہ میں ہوا۔

القَرْدَة: نجد کے پانیوں میں سے ایک پانی کی جگہ۔

قُرْدُوس بن الحارث: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

القُرْط بن عبید: عدنانیوں میں بنی کلاب کا ایک بطن۔

قُرَطاء: بنی بکر کی ایک شاخ کا نام جو مدینہ منورہ سے ۷ دن کی مسافت پر آباد تھے۔

القَرْعَاءُ: کوفے سے مکے کے راستے میں مکے کو جاتے ہوئے مُغِیْثَہ کے بعد وَاقِصَہ سے پہلے ایک منزل۔ قَرْعَاءُ اور واقصہ کے درمیان آٹھ فرسخ کی مسافت ہے۔

قِرْقَهُ (اُمّ): یہ وادی القریٰ کے علاقے میں واقع ہے۔

قِرْقِدُ: مکے کے قریب ایک پہاڑ۔

قَرْقَرُ: فلج اور نجران کے درمیان ایک بستی۔

قَرْقَر بن کعب: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

قَرْقَرَةُ: مَعْدَنُ کے قریب ایک جگہ کا نام۔

قَرْ قَرَةُ نِبَارُ: مدینے کے راستے میں خیبر سے ۶ میل پر ایک جگہ۔

قَرْقَرَةُ الکُدُر: معدن کے نواح میں الاَرْحَضِیَّةُ کے قریب ایک جگہ۔ اس کے اور مدینے کے درمیان ۸ برد کی مسافت ہے۔ بُرَیْدَہ اور خیبر کے وسط میں جبل قطن کے جنوب میں ایک جگہ۔

قَرْقَرَةُ الکُدْر (غزوہ): اس کو غزوۂ بنی سُلَیْم بھی کہتے ہیں۔ غزوۂ بدر کے بعد سُلَیْم اور غطفان کے اجتماع کی خبر پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۰۰ صحابہ کرام کے ہمراہ شوال کے شروع میں نکلے۔ کدر کے چشمے پر پہنچ کر آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ دشمن منتشر ہو چکا ہے اس لئے آپ ﷺ قتال کے بغیر واپس تشریف لے آئے۔

قَرْقَرَى: یمامہ میں ایک مقام کا نام جہاں بہت سی بستیاں ہیں اور کھیتی اور کھجور کی کثرت ہے۔ یہاں چار قلعے ہیں۔ ان میں سے ایک کندہ کا، ایک تمیم کا اور دو ثقیف کے ہیں۔

قَرْنٌ: سینگ۔ یہود اس کو بجا کر لوگوں کو عبادت کے لئے جمع کرتے تھے۔

قَرْنُ: زمانہ۔ طائف کے قریب ایک بستی یا پوری وادی کا نام ہے۔ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۲ میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ جو نجد، حجاز اور تہامہ سے آنے والوں کی میقات ہے۔ بغداد کے نواح میں ایک بستی۔

قَرْنُ بَاعِرُ: یمن کا ایک قلعہ۔

قَرْنُ بَقْلُ: یمن کا ایک قلعہ۔

قَرْنُ الثَّعَالِبُ: منیٰ کا ایک چھوٹا پہاڑ جو عرفات تک طویل ہے۔

قَرْنُ بن رَدْمَان: قحطانیوں میں مراد کا ایک بطن۔

قَرْنُ بن عبد اللہ: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

قَرْنُ عِشَارُ: یمن کا ایک قلعہ۔

قرن بن مالک: قحطانیوں میں بنی زید بن کہلان کے مذحج کا ایک بطن۔

قَرْنُ المَنَازِلُ: مکے سے ۵۱ میل پر ایک وادی۔ یہ اہل یمن اور طائف کی میقات ہے۔ یہ نخلۃ الیمانیہ میں نجد اور یمن کے راستے میں السراۃ کی طرف واقع ہے۔ آج کل اس کو السیل کہتے ہیں۔ اہل نجد یہیں سے احرام باندھتے ہیں۔ بعض نے قرن المنازل اور قرن ثعالب کو ایک ہی مقام کے دو نام بتایا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ دونوں علیحدہ علیحدہ مقام ہیں۔

قَرْنَان: قحطانیوں میں تجیب کا ایک بطن۔

قرواش: قحطانیوں میں زید بن کہلان کے طی بن اُدد کا ایک بطن۔

القریٰ (غزوہ): جمادی الآخرہ ۷ ہجری میں ہوا۔ غزوۂ خیبر سے واپسی پر ان سے مڈبھیڑ ہوئی دوسرے روز ابھی سورج ایک نیزہ بھی بلند نہیں ہوا تھا کہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگئی۔ بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا جو لوگوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

القُریٰ (وادی): طریق ذی المروہ پر مدینے اور شام کے درمیان مدینے سے ۵ مرحلوں پر واقع ایک وادی جس میں بہت سی بستیاں ہیں۔ ان میں سے بعض بستیوں کے آثار اب بھی باقی ہیں اور حجر ثمود وادی القریٰ سے دو دن کی مسافت پر ہے۔ بُوَاط کے شمال میں خیبر اور مدینے کے درمیان شام سے آنے والے حاجیوں کے راستے پر واقع ایک طویل وادی جہاں یہودی آباد تھے۔

قَرْیَۃُ النَّمل: چیونٹی کا بل۔ چاہ زمزم کی کھدائی کے لئے عبدالمطلب کو خواب میں چاہ زمزم کے محل وقوع کے بارے میں جو علامتیں بتائی گئی تھیں ان میں سے یہ ایک علامت تھی۔

قَرِیْع: عدنانیوں میں قریش کے سامہ بن لوی کا ایک بطن۔

قُرَیر: عدنانیوں میں ربیعہ بن نزار کا ایک بطن۔

قُرَیش: عدنانیوں کا ایک عظیم قبیلہ۔

قُرَیظَۃ: یہود کا ایک قبیلہ جو مدینے میں آباد تھا۔

قُرَیم: ہذیل بن مدرکہ کا ایک بطن۔

قُزَح (جَبَل): مزدلفہ کے جنوب مشرق میں مسجد مشعر الحرام کے قریب ایک پہاڑ۔ زمانہ جاہلیت میں حج کے موقع پر یہاں آگ روشن کی جاتی تھی اور قریش کے لوگ اسی جگہ وقوف کرتے تھے۔ یہ لوگ عرفات میں وقوف نہیں کرتے تھے۔

قزوین: عراق کا مشہور شہر جو ایران کے صوبہ آذربائجان میں واقع ہے۔ یہ عہد عثمانی میں فتح ہوا تھا

اَلقَسطَلُ: حِمص اور دِمشق کے درمیان ایک جگہ۔

قَسطَل: ارض دمشق میں مدینے کے راستے میں البَلقَاءُ کے قریب ایک جگہ۔

قَسطَلَۃُ: اَندلُس کا ایک شہر۔

قشر بن تمیم: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

قُشَیر کا وفد: غزوۂ حُنین کے بعد اور حجۃ الوداع سے پہلے چند افراد پر مشتمل بنی قشیر کا ایک وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد میں ثور بن عزرۃ بن عبداللہ اور حیدۃ بن معاویہ بن قشیر بھی تھے۔ سب لوگ اسلام کی دولت سے سرفراز ہوئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ایک قطعۂ زمین عنایت فرمایا۔ ان کے ساتھ ہی قبیلے کے قُرَّۃُ بن ہُبَیرَ بن سَلَمَہ بھی اسلام لائے اور آپ نے ان کو ایک چادر اُوڑھائی۔

قُشَیر بن کعب: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

القَصَّۃُ (ذُو): اس نام کے تین مقام ہے، ا۔ زُبَالَہ اور شُقُوق کے درمیان ایک جگہ، ۲۔ مدینے سے چالیس میل کے فاصلے پر رَبَذَہ کے راستے میں ایک جگہ، ۳۔ بلاد طَی ء میں بنی طریف کا کنواں۔

قَصر: بال کترواتا۔

القُصُوْر (وادی): بلادِ ھُذَیل میں ایک وادی۔

قَصْوٰی: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام۔ اسی پر آپ ﷺ نے مدینے ہجرت فرمائی تھی۔ عمرۃ الحدیبیہ کے سفر میں بھی آپ اسی پر سوار تھے۔

قُصَیّ بن کِلَابؒ: امام شافعیؒ نے ان کا نام زید لکھا ہے۔ قُصَیّ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ بچپن میں اپنے وطن سے دور جا کر رہے تھے۔ انہوں نے بڑی عزت و اقتدار حاصل کیا۔ عرب کے لوگ ان کے فرماں بردار تھے۔

القُصَیْبَۃُ: مدینے اور خیبر کے درمیان ایک وادی۔ ارض یمامہ میں تیم، عدی اور عُکل وغیرہ کا ایک شہر۔

القَصِیْمُ: بطن فلج کے راستے پر ایک مشہور جگہ۔ وادی الرمہ کا زیریں حصہ جو القصیم پر ختم ہوتا ہے اور بنی عبس کا ریگستان ہے۔

قُضَاعَۃُ (بنو): عرب کا ایک مشہور قبیلہ جو مدینہ منورہ سے دس منزل پر وادی القریٰ سے آگے مدائن صالح کے مغرب میں آباد تھا۔

القَضِیْبُ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تلوار کا نام۔

قَضِیْمَۃ: رَابغ کے جنوب میں ایک ساحلی بستی۔ یہاں عام طور پر بارش کا جمع شدہ پانی استعمال کیا جاتا تھا۔ اور لوگ عام طور پر سمندر سے مچھلیاں پکڑ کر گزر اوقات کرتے تھے۔

قُطْبَہ بن عامر انصاری (سریہ): صفر ۹ ہجری میں ۲۰ افراد پر مشتمل یہ سریہ بنی خثعم کی طرف روانہ فرمایا۔ فریقین میں شدید قتال ہوا۔ آخر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا اور کافی مال غنیمت حاصل ہوا۔

قُطْرَبُّل: بغداد اور عکبرا کے درمیان ایک بستی۔

قَطَنٌ: عَنِیْزَۃ (نجد) اور خیبر (حجاز) کے وسط میں ایک پہاڑی، جس کے شمال میں بنو اسد بن خزیمہ آباد تھے۔ غزوۂ احد کے بعد ۴ ہجری میں ابی سلمہ کا جو سریہ بنی اسد کی طرف بھیجا گیا تھا اس میں اس کا ذکر آتا ہے۔

قَطَن: بنی تغلب کا ایک بطن۔

قَطَن بن عبد العزّٰی: مشرکین مکہ میں سے ایک شخص کا نام جو دجال سے مشابہ تھا۔

قَطَن بن عَبْقَر: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

القَطِیْف: قبیلہ عبدالقیس کی ایک شاخ۔ جُذَیْمَۃ بن عَوف کی بستی کا نام جو بحرین کے قریب تھی۔

قُعَیْقِعَان (جَبَل): مکے کے مغربی جانب تقریباً ۱۲ میل کے فاصلے پر ایک مشہور پہاڑ۔ شق القمر کی رات چاند کا دوسرا ٹکڑا اسی پہاڑ پر تھا۔

قَلَادَۃ: مشرکین قربانی کے جانور کے گلے میں جوتا لٹکا دیتے تھے جو اس بات کی علامت ہوتا تھا کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔

قَلْب: دل۔ لشکر کا درمیانی حصہ۔

قُلْزُم: سمندر کا نام جس کے ساحل پر جُدَّۃ شہر آباد ہے۔

قِلْعَۃ رَابِغ: دیکھئے رَابِغ۔

قَلَعِیَّۃ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تلوار کا نام جو بنی قینقاع کے ہتھیاروں میں سے آپ ﷺ کے حصے میں آئی تھی۔

قُلَیْس: وہ عالیشان کنیسہ جو اَبْرَھَۃ نے بیت اللہ کی رونق کم کرنے کے لئے تعمیر کرایا۔ عرب اس کنیسہ کو قُلَیْس اس لئے کہتے تھے کہ جب کوئی شخص اس کے نیچے کھڑا ہو کر اس کی چوٹی پر نظر ڈالتا تھا تو انتہائی بلندی کی وجہ سے اس کے سر سے ٹوپی گر جاتی تھی۔

القَمَرَۃ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا نیزہ۔

قَمَرُ البَطْحَاء: عبد مناف بن قصی کا لقب۔

قَمْعَۃ: الیاس کے بیٹے کا نام۔ ان کا اصل نام عمیر تھا۔

قَمْعَۃ بن الیاس: عدنانیوں کا ایک بطن۔

قَمُوص (قلعہ): خیبر کے قلعوں میں یہ سب سے مضبوط قلعہ تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح ہوا اور یہیں فیصلہ کن جنگ ہوئی۔ یہاں مالِ غنیمت کے علاوہ بہت سے

قیدی ہاتھ آئے جن میں حُیَی بن اخطب کی بیٹی اور کنانہ بن ربیع کی بیوی صفیہ بھی تھی۔ کنانہ بن ربیع اس لڑائی میں مارا گیا تھا۔

قَمِئَۃ (ابن): یہ قبیلہ ہذیل سے تھا۔ غزوۂ احد میں اسی بدبخت کے پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک خون آلود ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابن قَمِئَۃ پر ایک پہاڑی بکرے کو مسلط کر دیا تھا جس نے اس کو سینگ مار مار کر واصل جہنم کر دیا۔

قناۃ (وادی): مدینے اور احد کے درمیان مدینے کی تین مشہور وادیوں میں سے ایک وادی جہاں کھیتی باڑی ہوتی تھی۔ اس وادی کا پانی وَجّ سے آتا ہے یعنی وَجّ الطائف سے۔

قُناصَۃ: ابن سعد کے مطابق مُعَدّ کے بیٹے کا نام۔

قَنَص: مُعَدّ کے بیٹے کا نام۔

القُنفُذَۃ: بنی نُمَیر کے پانیوں میں سے ایک پانی کی جگہ۔

قَوْرَان: چھوٹے پہاڑ۔ سُوارْقِیّہ سے چند فرسخ کے فاصلے پر ایک وادی۔ یہ جگہ بہت زرخیز ہے۔

قِیْدَار: حضرت اسماعیلؑ کے فرزند کا نام۔ حضرت اسماعیلؑ کے بعد یہی کعبہ کے متولی مقرر ہوئے۔

قِیْرَاط: ایک مقام کا نام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا ایک سکہ جو پانچ جو یا تقریباً پونے دو رتی کے برابر ہے۔

قَیس: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر کا ایک بطن۔ یہ لوگ بحرین میں رہتے تھے۔

قیس بن ثعلبہ: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک عظیم بطن۔ یہ لوگ یمامہ میں رہتے تھے۔

قَیس بن سَائِب مَخزُومی: یہ صحابی ہیں اور زمانہ جاہلیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تجارت تھے۔ یہ نہایت عمدہ الفاظ میں آنحضرت ﷺ کے حسن معاملہ کی شہادت دیتے تھے۔

قَیس بن طرِیف: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک عظیم بطن۔

قَیس بن عمرو: عدنانیوں میں ذہل بن شیبان کا ایک عظیم بطن۔

قَیس بن عیلان: عدنانیوں کا ایک عظیم شعب۔

قَیس بن الغوث: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

قَیس بن مالک: عدنانیوں میں تمیم کے حنظلہ بن مالک کا ایک بطن۔

قَیصَرْ: روم کے بادشاہ کا لقب۔

قَیِّم: شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد الزرعی۔ ولادت دمشق ۶۹۱ ہجری، وفات ۱۳ رجب ۷۵۱ ہجری، عمر ۶۰ سال۔ ان کے والد مدرسۃ الجوزیہ کے قیم (مہتمم) تھے اسی وجہ سے ان کو ابن القیم الجوزیہ کہتے ہیں۔ ان کی تصانیف کی تعداد ۴۵ تا ۵۲ ہے۔ ان میں سب سے مشہور زاد المعاد ہے جو سیرت طیبہ کا بیش بہا خزانہ ہے۔

قَینُقَاع: یہود کا ایک قبیلہ جو مدینے کے مضافات میں آباد تھا۔ یہ عبداللہ بن سَلَامْ کی قوم تھی۔ یہ لوگ تاجر اور صناکار تھے۔ یہودیوں میں سب سے پہلے انہی لوگوں نے عہد شکنی کی۔

﴿ک﴾

کَامِلْ: سُوَیْد بن صَامِتْ کا لقب جو ان کی قوم نے ان کی شرافت اور اعلیٰ نسبی کی وجہ سے دیا تھا

کَاہِل: بنی اُسَید کا ایک بطن۔

کَاہِل بن اسد: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

کَاہِل بن عذرہ: قضاعہ کے عذرہ بن سعد ہذیم کا ایک بطن۔

کَاہِنْ: وہ شخص جو آئندہ پیش آنے والے واقعات اور آسمانی خبروں کے بارے میں بتائے۔ عربوں کا عام اعتقاد یہ تھا کہ ہر کاہن کے ساتھ ایک جن رہتا ہے جو اس کو غیب کی خبریں بتاتا رہتا ہے۔

کَبْشَہ (ابو): آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کی کنیت۔ اس کا نام سُلیم تھا اور ۱۳ ہجری میں انتقال ہوا۔

کَبْکَبْ: ایک سرخ پہاڑ کا نام جو عرفات کے پیچھے واقع ہے۔ اصمعی کہتے ہیں یہ بنی ہذیل کا پہاڑ ہے۔ ایک کبکب الصفراء کے نواح میں بھی ہے۔

الْکُتَیْفَۃُ (ذُو): بدر کے دن حضرت سعد بن ابی وقاص نے سعید بن عاص کو قتل کر کے اس کی تلوار لے لی تھی، اس تلوار کا نام ذُوالْکُتَیْفَۃ تھا۔

کُتَیْبَہ: خیبر میں یہود کی ایک چھاؤنی۔

کثیر (ابن): اسمٰعیل بن عمر عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر الخطیب القرشی الشافعی۔ ولادت دمشق ۷۰۱ ہجری، وفات ۲۶ شعبان ۷۷۴ ہجری، عمر ۷۳ سال۔ اسمٰعیل نام، ابو الفداء کنیت، عماد الدین لقب اور ابن کثیر عرف ہے۔ تفسیر، حدیث، سیرت اور تاریخ میں بلند پایہ کتابیں تالیف کیں۔ ان کی تفسیر ابن کثیر سب سے معروف ہے۔ تاریخ میں البدایہ والنہایہ ایک بیش بہا تالیف ہے ان تالیفات کے علاوہ ان کی مزید ۱۷ کتب کا ذکر آتا ہے۔

کَدَاءُ: عرفات کا دوسرا نام ہے۔ محصب کے قریب بطحاء میں ایک پہاڑ۔ مکے کے بالائی طرف مُحَصَّبْ کے قریب جبل حَجُوْن سے متصل ایک پہاڑی راستہ (گھاٹی) جو بیرون مکہ سے اندرون مکہ کو اترتا ہے، اس کو کَـدَاءُ کہتے ہیں۔ اس کو ثنیۃ العلیا، ثنیۃ المعلاۃ، ثنیۃ المقبرہ (قبرستان)، جنت المعلیٰ اور اذاخر بھی کہتے ہیں۔ یہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوتے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر بھی آپ ﷺ یہیں سے مکے میں داخل ہوئے تھے۔

کُدْر: یہ ایک مٹیالے رنگ کی چڑیا ہوتی ہے۔ یہاں بنو سُلَیم کا چشمہ مراد ہے جو نجد کے راستے مکے سے شام جانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔

کُدَیٌّ: اسفل مکہ میں یمن کے راستہ پر ایک پہاڑ۔

کُدیٰ: کداء کے قریب اسفلہ مکہ میں ذی طوی اور جبل قعیقعان کے قریب ایک پہاڑ۔ اس کو ثنیۃ السفلیٰ بھی کہتے ہیں۔ یہیں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے خروج فرماتے تھے۔ مکے کے اسفلی حصے کی جانب ایک مقام جو جنت المعلیٰ کی طرف خَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃ میں تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر اسی جگہ آپ ﷺ کے لئے خیمہ نصب کیا گیا تھا۔

الکَدِیْدُ: مدینے اور فید کے درمیان ایک مقام۔ السعد سے النخیل تک ۲۵ میل اور النخیل سے الشقر تک ساڑھے اٹھارہ میل اور الکدید ان دونوں یعنی النخیل اور الشقر کے درمیان ہے اور النخیل سے زیادہ قریب ہے۔ السعد حجاز کا ایک پہاڑ ہے اور فید سے مدینے

جانے والی شاہراہ پر الکدید اور السعد کے درمیان ۳۰ میل کا فاصلہ ہے۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ یہ عسفان اور امج کے درمیان ہے یہاں ایک جاری چشمہ اور کثیر تعداد میں کھجور کے باغات ہیں۔ یہ مکہ سے ۴۲ میل پر ہے۔ خلیص سے الکدید تک ۸ میل اور الکدید سے عسفان تک ۷ میل کی مسافت ہے اور خلیص سے عسفان تک ۱۵ میل۔

کُرَاعْ: مکے اور مدینے کے درمیان راستے کے بائیں جانب ایک طویل سیاہ پہاڑ۔

کُـرَاعْ رَبَّۃ: دیارِ جذام میں ایک جگہ۔ ابن اسحٰق نے سریہ زید بن حارثہ میں جو جذام کی طرف بھیجا گیا تھا اس کا ذکر کیا ہے۔

کُـرَاعُ الـغَـمِيْـم: عسفان سے آٹھ میل پر ایک وادی۔ حرہ کی طرف ایک سیاہ پہاڑ۔ بعض مفسرین کے نزدیک سورۂ فتح یہاں نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ صلح حُدَیْبِیَۃ جس کو وہ شکست سمجھ رہے ہیں وہ دراصل فتح عظیم ہے۔

کُرْز بن جَابِر الفِهْرِی: ربیع الاول ۲ ہجری میں یہ شخص مدینے کی چراہ گاہ پر شب خون مار کر لوگوں کے اونٹ اور بکریاں لے بھاگا تھا۔ یہ قریش کے رؤسا میں سے تھا۔ بعد میں مشرف باسلام ہوا۔

کُـرْز بـن جَـابِر الفِهْرِی (سریه): یہ سریہ شوال ۶ ہجری میں ہوا بعض کے نزدیک جمادی الآخرہ ۶ ہجری اور بعض کے نزدیک ذی الحجہ میں ہوا۔ عُکْل کے کچھ لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کو مدینے کی آب و ہوا راس نہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ صدقے کے اونٹوں کے پاس جا کر رہیں۔ وہاں جا کر جب وہ تندرست ہو گئے تو اسلام سے منحرف ہو گئے اور چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہنکار کر لے گئے۔ جب آپ ﷺ کو خبر ملی تو آپ نے کُـرْز بـن جَابِر الفِهْرِی کو بیس سواروں کے ہمراہ ان کے تعاقب میں بھیجا جب وہ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور ان کو حرہ میں پھنکوا دیا۔

کُـرَیْش (ابو): سعید بن العاص کے بیٹے عبیدہ کا لقب۔ غزوۂ بدر کے موقع پر یہ سر سے پاؤں

تک لوہے کے خول میں اس طرح لپٹا ہوا تھا کہ صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔ اس حال میں وہ صف سے نکلا اور پکار کر کہنے لگا کہ میں ابو کرش ہوں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے کے لئے نکلے اور تاک کر اُس کی آنکھ میں ایک چھوٹا نیزہ مارا اور وہ اسی وقت واصل جہنم ہو گیا۔

کَرَک: جبل لبنان کی اصل میں ایک بستی۔

کِسرٰی: ایران کے بادشاہ کا لقب۔

کَشَر یا کِشَدُ (ذو): یہ دو مقام ہیں۔ ایک ہجرت کے راستے میں پڑتا ہے اور دوسرا یمن میں۔ سفر ہجرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الغضوین اور پھر وادی کشر سے گزرے۔ یمن میں جُرَش کے قریب ایک پہاڑ کا نام بھی کَشَر ہے۔

کُظَامَہ: ایک نہر کا نام جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں بنوائی تھی۔ اس نہر کے بہنے کی جگہ میں احد کے شہیدوں کی قبریں تھیں۔ حضرت معاویہ نے اعلان کیا کہ جو لوگ احد میں شہید ہوئے تھے ان کے وارث ان کو نکال کر دوسری جگہ دفن کر دیں۔ چنانچہ لوگوں نے آ کر دیکھا کہ سب شہدا تر و تازہ ہیں اور ان کے بال بڑھے ہوئے ہیں۔ اتفاقاً کھدائی کے دوران ایک شہید کے پاؤں پر پھاوڑا لگ گیا تو اس سے خون کا فوارہ جاری ہو گیا اور کھدائی کے وقت ایک جگہ سے جو مٹی کھودی تو سب طرف مشک کی خوشبو پھیل گئی۔

کَعْب: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک بطن

کَعْب: قحطانیوں میں مذحج کے نخع کا ایک بطن۔

کعب بن جَفْنَۃ: قحطانیوں میں ازد کے غسان کا ایک بطن۔

کعب بن خزرج: قحطانیوں میں خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو مزیقیاء کا ایک بطن۔

کعب بن خزرج: قحطانیوں میں ازد کے غسان میں خزرج کا ایک بطن۔

کعب بن ربیعہ: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

کعب بن زُھَیر: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتا تھا۔ فتح مکہ کے دن کعب بن زہیر اور ان کا بھائی بُجَیر بن زہیر جان بچا کر مکے سے فرار ہو گئے تھے۔ پھر کعب بن زہیر نے آپ ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا اور مدینے روانہ ہو گئے۔ مدینے پہنچ کر فجر کی نماز کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف باسلام ہو گئے۔ پھر انہوں نے اپنا وہ قصیدہ پڑھا جو بَانَتْ سُعَادُ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت خوش ہوئے اور اپنی چادر مبارک جو اس وقت آپ ﷺ کے بدن پر تھی ان کو عنایت فرما دی۔

کعب بن عبید: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن ربیعہ کا ایک بطن۔

کعب بن عِجل: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

کعب بن عمرو: قحطانیوں میں ازد کے غسان کا ایک بطن۔

کعب بن عُمَیر الغفاریؓ (سریہ): ربیع الاول ۸ ہجری میں ذَاتُ اَطْلاَح بھیجا گیا جو وادی القریٰ سے آگے سرزمین شام میں واقع ہے۔ اس میں کل ۱۵ آدمی تھے۔ اطلاح پہنچ کر انہوں نے بیشمار لوگوں کو مقابلے کے لئے جمع پایا، سو پہلے ان لوگوں نے اُن کو اسلام کی دعوت دی جو انہوں نے قبول نہیں کی، پھر دونوں میں قتال ہوا اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے۔ صرف ایک صاحب زندہ بچے جنہوں نے مدینے آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی۔

کعب بن عوف: قحطانیوں کے مراد کا ایک بطن۔

کعب بن عوف: قحطانیوں کے عذرہ کا ایک بطن۔

کعب بن لوی: عدنانیوں میں مضر کے غالب بن فہر کا ایک بطن۔

کعب بن لُوَیٔ: اس کی کنیت ابو ھُصَیص تھی۔ بڑے جاہ وجلال والے تھے۔ عرب میں اُن کا سن پیدائش جاری ہو گیا تھا جو واقعۂ فیل تک تقریباً ۴ صدی جاری رہا۔

کعب بن مالک: عدنانیوں میں حنظلہ کا ایک بطن۔

کعب اَحْبار: بنی اسرائیل کے بڑے جلیل القدر عالم۔انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مشرف باسلام ہوئے۔ مسلم اور ثقہ ہیں۔

کعب بن اشرف: یہ یہودی تھا۔نہایت حسین وجمیل اور بڑا شاعر تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہتا تھا اور مشرکین مکہ کو آپ ﷺ سے مقابلے کے لئے بھڑکاتا تھا۔۱۴ ربیع الاول ۳ ہجری کو محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس کا کام تمام کیا۔

کعب الاصفر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے خفاجہ بن عمرو بن عقیل بن کعب بن ربیعہ کا ایک فخذ۔

اَلْکَفَّیْنُ (ذُو): قبیلہ بنو دوس کا بت جو لکڑی سے بنا ہوا تھا۔اس کا ذکر الطفیل بن عمرو الدوسی کے سریہ میں آتا ہے جو شوال ۸ ہجری میں ذُو الْکَفَّیْنُ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

کِلَابْ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کا نام جس کے بارے میں آتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر بنایا تھا۔

کِلاب بن ربیعہ: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک عظیم بطن۔

کِلَابْ بن مُرّہ: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

کِلابْ بن مُرَّہْ: مُرَّہْ بن کعب کے لڑکے اور قُصَیّ کے والد تھے، بڑی تعداد میں شکاری کتے رکھتے تھے اس لئے کلاب کے لقب سے مشہور ہوئے۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے علامہ قسطلانی نے حکیم، مغلطائی نے عروہ اور ابن سعد نے مُہذب بیان کیا ہے۔

کِلاب بن معاویہ: عدنانیوں میں معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک فخذ۔

کِلَابْ کا وفد: یہ وفد ۹ ہجری میں آیا۔اس میں ۱۳ آدمی تھے یہ لوگ پہلے ہی حضرت ضَحّاکْ بن سفیان رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام لا چکے تھے۔

کلب: قحطانیوں میں خثعم کا ایک بطن۔یہ لوگ حجاز میں رہتے تھے۔

کلب: قحطانیوں میں ازد کے بجیلہ کا ایک بطن۔

کلب: عدنانیوں میں عبداللہ بن غطفان کا ایک فخذ۔

کَلب وَبَرَة: قحطانیوں کے قضاعہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ دومۃ الجندل، تبوک اور اطرافِ شام میں رہتے تھے۔

کَلْب کا وفد: پہلے اس قبیلے کے دو آدمی عمرو بن جَبَلہ بن وائل بن الجُلاحُ الکَلْبِی اور عاصم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا تو انہوں نے اسے قبول کر لیا۔ بعد میں دو آدمی اور مشرف با سلام ہوئے۔

کُلثُوم: ان کا پہلا نکاح ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے ہوا تھا۔ اس نے بھی باپ کے کہنے پر ان کو طلاق دیدی تھی۔ حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد ربیع الاول ۳ ہجری میں حضرت عثمانؓ سے ان کا نکاح ہوا۔ شعبان ۹ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

کُلثُوم بن الھِدم: یہ قبیلہ اوس اور عمرو بن عوف کے خاندان سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے قبا میں میں تشریف لائے تھے تو آپ ﷺ نے انہی کے مکان پر قیام فرمایا تھا۔ مسجد قبا بھی انہی کی زمین پر تعمیر کی گئی تھی۔ انہوں نے ہجرت کے پہلے سال وفات پائی۔

کُلَیب بن حُبْشِیّہ: قحطانیوں میں خزاعہ کا ایک بطن۔

کُلَیب بن ربیعہ: عدنانیوں میں تغلب بن وائل کا ایک بطن۔

کُلَیب بن یَربُوع: عدنانیوں میں یربوع بن حنظلہ کا ایک قبیلہ۔

کِنَانَہ: خُزَیمَہ بن مُدرِکَہ کے لڑکے کا نام ہے۔ ان کی کنیت ابونضر تھی۔ ان کے علم و فضل کی وجہ سے عرب کے لوگ ان کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔

کِنَانَہ: قحطانیوں میں قضاعہ کے کلب میں عذرۃ کا ایک بطن۔

کِنَانَہ بن خزیمہ: عدنانیوں کا ایک عظیم قبیلہ۔ یہ لوگ بیض، المطھر اور دوان میں رہتے تھے۔

کِنَانَہ کا وفد: بنی کنانہ کی طرف سے واثلہ بن الاسقع اللیثی بطور وفد اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ تبوک کے لئے تیاری فرما رہے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا تم کون ہو اور کس لئے آئے ہو؟ انہوں نے اپنا حسب نسب

بتانے کے بعد عرض کی کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے ان سے بیعت لی اور وہ واپس اپنے قبیلے میں چلے گئے۔ پھر جلد ہی واپس آ کر غزوۂ تبوک میں شامل ہو گئے۔

كِنَانَةُ بن يَشْكُر: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

كُنَّةُ: عدنانیوں میں ہوازن کے ثقیف کا ایک بطن۔

كِنْدَة: یمن کا ایک قبیلہ۔

كِنْدَة بن عُفَير: کندہ کا ایک عظیم قبیلہ یہ لوگ جبال یمن میں حضر موت سے متصل آباد تھے۔

كِنْدَة کا وفد: ۸۰ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد دس ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سب اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔

كَنِيْسَة: وہ عالیشان عبادت خانہ جو ابرہہ نے بیت اللہ کی رونق کم کرنے کے لئے تعمیر کرایا تھا۔

كَوَاكِب: مدینے اور تبوک کے درمیان ایک معروف پہاڑ۔

كَوْثَر: خیر کثیر۔ عطائے کثیر۔ ساتویں آسمان کی بالائی سطح پر واقع ایک نہر کا نام جس کے پیالے، یاقوت، موتی اور زبرجد کے ہیں اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوثر جنت کی نہر ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔ اور فرمایا کہ جس نے آب کوثر پی لیا اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

کوہ سَلْع: دیکھئے سَلْع۔

كَهَانَت: آئندہ پیش آنے والے واقعات اور آسمانی خبروں کے بارے میں بتانے والا علم۔

كَهْف بني حَرَام: مقام سلع کے جنوب مغرب میں ایک غار جہاں غزوۂ احزاب کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قیام فرمایا کرتے تھے۔

كَهْف سَلْع (غار سلع): یہ غار مسجد بنی حرام کے قریب واقع ہے۔ غزوۂ خندق کے دنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس غار میں آرام فرمایا کرتے تھے۔ یہاں آپ پر وحی بھی نازل ہوئی تھی۔


قبائلِ عرب
(جنوب)
خلیج فارس
یمن
بحر احمر
افریقہ
طائف
خولان
ازد شنوءة

﴿ل﴾

اللَّابَتَانِ: اس سے مدینے کے مشرقی اور مغربی حرے مراد ہیں۔ یعنی حرۃ واقم اور حرۃ الوبرۃ۔
بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینے کی دونوں لابتوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ حرام (قابل احترام) ہے۔ مسلم میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے مکے کو محترم بنایا اور مدینے کی دونوں لابتوں کے درمیان جو کچھ ہے میں اس کو محترم بناتا ہوں۔

لَاتْ: عرب کا ایک مشہور بت۔

لُبَابَۃُ بنت الحَارِث: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی، جو خواتین میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے مسلمان ہوئیں۔

لُبَنَیٰ بن زُرَیْق: قحطانیوں میں کہلان کے طی کا ایک بطن۔

لُبَنَیٰ بن سعد: عدنانیوں میں قریش کے بنی سامہ بن لوئ کا ایک بطن۔

لُبَنَیٰ بن صُبَیْرَۃ: عدنانیوں میں قریش کے بنی سامہ بن لوئ کا ایک بطن۔

لَبِیْبَہ: یہ ایک کنیز تھیں اور مسلمان ہوگئی تھیں۔ حضرت عمر اپنے اسلام سے پہلے جب ان کو مارتے مارتے تھک جاتے تو کہتے کہ میں نے تجھے رحم کی بنا پر نہیں چھوڑا بلکہ اس وجہ سے چھوڑا ہے کہ میں تھک گیا ہوں۔

لَبِید: حرب کا ایک بطن۔

لَبِید: عدنانیوں میں سلیم کا ایک بطن۔ یہ لوگ مدینے کے قریب بُرقہ میں رہتے تھے۔

لُجَیم بن صعب: عدنانیوں میں ربیعہ بن نزار کا ایک بطن۔

لَحف: لحاف اوڑھنا۔ حجاز کی ایک وادی۔

لِحف: بغداد کے نواح میں ایک مشہور جگہ۔ اس کو لحف اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جبال ہمدان کے دامن میں واقع ہے۔

لِحفُ الجَبَلُ: پہاڑ کا دامن۔

لَحیُ جَمَلُ: یہ چار مقامات ہیں، ا۔ حرمین کے درمیان ایک مقام جو مدینے سے زیادہ قریب ہے۔ یہ سقیا سے ۶ یا ۷ میل پر جحفہ کی گھاٹی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سقیا اور القاحہ سے پہلے ہے اور العرج کے بعد۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سقیا کے بعد اور الابواء سے پہلے ہے،۲۔ فید اور مدینے کے درمیان ایک جگہ، ۳۔ نجران اور تثلیث کے درمیان ایک مقام جو حضرموت سے مکہ جانے والے راستے پر ہے، ۴۔ یمامہ میں ۲ پہاڑ جن کو لحیا جمل کہتے ہیں۔

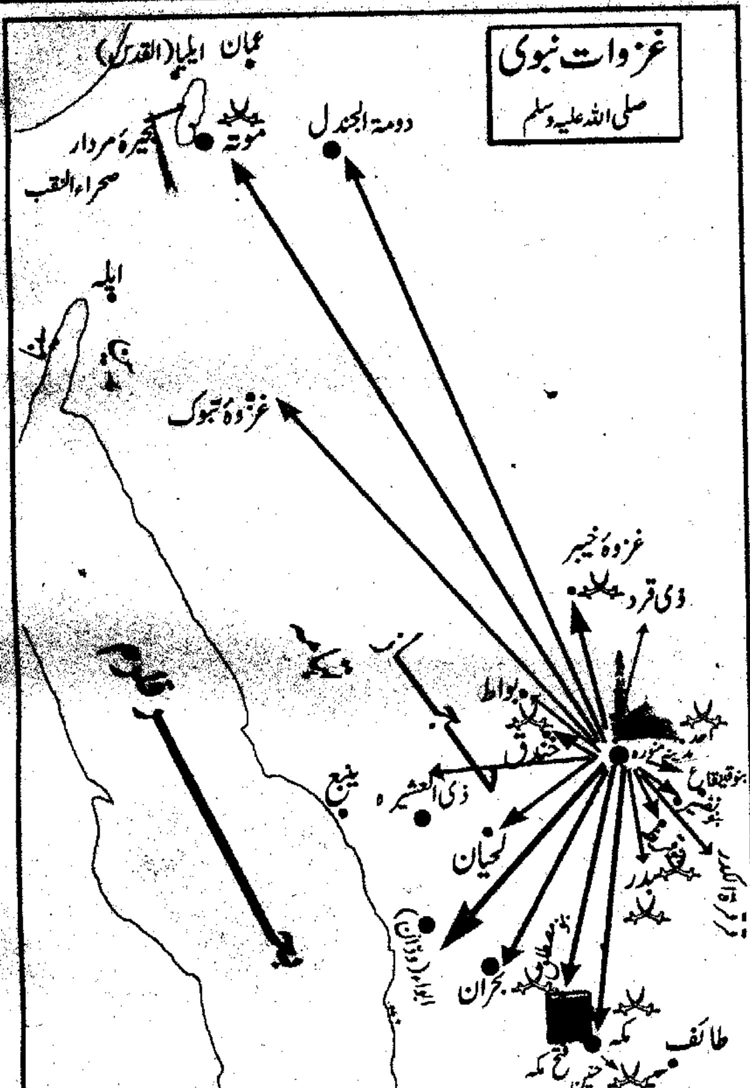
لِحیَان: ہذیل کا ایک عشیرہ۔ یہ لوگ مکے کے مشرقی جانب رہتے تھے۔

لِحیَان: قحطانیوں میں جرہم کا ایک بطن۔

لِحیَان بن ھذیل: عدنانیوں میں ہذیل کا ایک بطن۔

لِحیَانُ (بنو): یہ لوگ اَمَجْ کے مشرق میں عُسفَانُ کی جانب آباد تھے۔ جو مکے اور مدینہ کے درمیان مکے سے دو مرحلہ پر واقع ہے۔

لِحیَانُ (غزوہ): یہ غزوہ ربیع الاول ۶ ہجری میں ہوا۔ بنو لحیان عسفان کی جانب آباد تھے جو مکے اور مدینے کے درمیان دو مرحلوں پر واقع ہے۔ شہداءِ رَجیع کا بدلہ لینے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سو صحابہ کے ہمراہ بنو لحیان کے ارادے سے نکلے۔ بنو لحیان آپ ﷺ کی اطلاع پاتے ہی پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے۔



جہاد کا حکم ملنے کے بعد آپ ﷺ نے مدینے کے قرب وجوار میں چھوٹے چھوٹے لشکر روانہ فرمائے جس مہم میں آپ ﷺ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اس کو غزوہ کہتے ہیں اور جس میں آپ ﷺ شریک نہیں ہوئے اس کو سریہ یا بعث کہتے ہیں۔ غزوات کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ۲۷ اور بعض کے نزدیک ۲۴، ۲۱ یا ۱۹ ہے۔ اسی طرح سرایا کی تعداد ۳۵، ۳۸، ۴۷، ۵۶، یا ۷۷ ہے

اللُّحِیف: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گھوڑے کا نام۔

لَخم: عرب کا ایک قبیلہ جو وادی القریٰ سے آگے آباد تھا۔

لَخم بن عدی: قحطانیوں کے زید بن کہلان میں مالک بن عدی بن حارث بن مُرّ بن اُدد کا ایک عظیم بطن۔

لِزاز: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گھوڑے کا نام۔

لطیفۃ: یہ بھی کنیز تھیں۔ اور ام عُبَیس کی بیٹی تھیں۔ اسلام لانے کے جرم میں ان کو بھی سخت تکلیفیں دی گئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر ان کو آزاد کیا۔

لِفتُ یا لَفتُ یا لُفتُ یا لِفتُ: حرمین کے درمیان جبل قدید اور خلیص کے درمیان پہاڑی راستہ جو خلیص سے ۳ میل پر ہے۔ مکے اور مدینے کے درمیان وادی ہرشیٰ کے قریب ایک گھاٹی۔ السوارقیہ کے قریب بھی ایک لِفت ہے۔

لَقف یا لِقف: قُرَّان کے بالائی علاقے میں سَوارِقِیۃ کے نواح میں ایک فرسخ کے فاصلے پر ایک وادی ہے۔ میٹھے پانی کے کثیر چشموں کا علاقہ جہاں کسی قسم کی کھیتی باڑی نہیں ہوتی اور نہ اس میں کھجور ہوتی ہے کیونکہ وہ زمین بہت سخت ہے۔ اس کا ذکر طریق ہجرت میں آتا ہے۔

لَقِیط بن الحارث: قحطانیوں کے شنوءۃ کا ایک بطن۔

لِواء: علم برداری۔

لُؤیّ بن غالب: غالب بن فِہر کے بیٹے کا نام۔ ان کی کنیت ابوکعب تھی۔

لہب (ابو): آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چچا۔ اس کا نام عبدالعزیٰ اور کنیت ابوعتبہ تھی۔ سرخ وسفید ہونے کی وجہ سے اس کو ابولہب (شعلے والا) کہا جاتا تھا۔ یہ اور اس کی بیوی اسلام کے سخت دشمن تھے۔ اسی نے صفا پہاڑی پر آپ ﷺ کا وعظ سن کر آپ کے لئے کہا تھا کہ (نعوذ باللہ) ہلاکت ہو آپ کے لئے، کیا آپ ﷺ نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا۔ اسی پر سورۂ لہب نازل ہوئی۔ جس میں دونوں میاں بیوی کا ذکر ہے۔

اللِّيثُ: اسفل مکہ میں ایک جگہ۔

اللَّيث: حضرموت کا ایک قبیلہ۔ یہ لوگ وادی رقیہ میں رہتے تھے۔

اللِّيثُ: السراۃ کے زیریں علاقے میں ایک وادی۔ حجاز میں ایک جگہ۔ دیارِ ہذیل میں ایک جگہ۔

لَيث بن بكر: عدنانیوں میں کنانہ بن خزیمہ کا ایک بطن۔

لَيث بن سُود: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

لِيَةُ: طائف کے قریب ایک وادی جس کے بالائی حصہ میں بنی ثقیف آباد تھے اور زیریں حصہ میں نصر بن معاویہ کے لوگ۔

لِيَّةُ: طائف کے مشرق میں ۸ میل پر ایک وادی۔ اس کے بالائی حصہ میں بنو ثقیف رہتے تھے۔ اور زیریں حصے میں ہوازن کے بنو نصر۔ غزوۂ حنین سے واپسی میں طائف جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرے تھے۔ غزوۂ طائف میں اس کا ذکر آتا ہے۔

لَيلَةُ التَّعرِيس: وہ رات جس میں غزوہ خیبر سے واپسی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر کی نماز قضا ہوئی تھی۔

﴿م﴾

ماجه (ابن): ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ ربعی قزوینی۔ ولادت قزوین ۲۰۹ ہجری، وفات پیر ۲۲ رمضان ۲۷۳ ہجری، عمر ۶۴ سال۔ ابوعبداللہ ان کی کنیت تھی اور ماجہ ان کی والدہ کے نام کا جزو تھا۔ انہوں نے تفسیر، حدیث اور تاریخ میں کمال پیدا کیا۔ کئی کتابیں لکھیں جن میں سے تفسیر ابن ماجہ اور التاریخ ناپید ہیں لیکن سنن ابن ماجہ محفوظ و مقبول ہے اور صحاح ستہ کا حصہ ہے۔

مَازِنُ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

مَازِنُ: قحطانیوں میں مُر بن مالک بن اوس کا ایک فخذ۔

مَازِنُ بن شَیْبَان: عدنانیوں میں بکر بن وائل کے شیبان کا ایک بطن۔ یہ لوگ عُمان میں رہتے تھے۔

مَازِنُ بن فزارة: عدنانیوں کا ایک بطن۔ یہ لوگ دیار مصر میں رہتے تھے۔

مَازِنُ بن کعب: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

مَازِنُ بن مالک: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

مَازِنُ بن منصور: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

مَازِنُ بن نجار: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

مَازِنُ بن الازد: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

مالک (امام): مالک بن انس بن مالک بن عامر اصبحی۔ ولادت مدینہ منورہ ۹۳ ہجری، وفات مدینہ منورہ اتوار ۱۰ ربیع الاول ۱۷۹ ہجری، عمر ۸۶ سال۔ آپ کے دادا ابو عامر صحابی تھے اور بدر کے سوا تمام غزوات میں شریک رہے۔ امام مالک نے ۱۷ برس کی عمر میں حدیث کا درس دینا شروع کیا، ایک لاکھ احادیث اپنے ہاتھ سے لکھیں، ہمیشہ مدینہ منورہ میں رہے صرف ایک مرتبہ حج کے لئے گئے۔ خلیفہ منصور کے اصرار پر موطا لکھی جو چالیس سال میں مکمل ہوئی۔ اس میں ۱۷۲۰ احادیث ہیں۔

مالک: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن جو عمان میں رہتے تھے۔

مالک: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے جعفر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

مالک: حجاز کے ایک قبیلے جہینہ کا ایک بطن۔

مالک: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے خفاجہ بن عمرو بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک فخذ۔

مالک: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

مالک: عدنانیوں میں تمیم کے بنی زید کا ایک بطن۔

مالک: قحطانیوں میں غسان کے عمرو بن مازن کا ایک بطن۔

مالک: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے معاویہ بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ کا ایک بطن۔

مالک بن حارث: قحطانیوں میں کہلان کے مُرّہ بن اُدد کا ایک بطن۔

مالک بن حنظلہ: عدنانیوں میں تمیم بن مُرّہ بن اُدّ کا ایک بطن۔

مالک بن زُغبہ: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

مالک بن زَہران: مُفرِّج کا ایک بطن۔

مالک بن زید: قحطانیوں کے ہمدان کا ایک بطن۔

مالک بن زید: قحطانیوں کے کہلان کا ایک بطن۔

مالک بن زید مناۃ: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

مالک بن زید مناۃ: قحطانیوں کے ازد میں خزرج کا ایک بطن۔

مالک بن سَلَمَہ: عدنانیوں کے قشیر کا ایک بطن۔

مالک بن سَلَمَہ: قحطانیوں میں زبید کا ایک بطن۔

مالک بن سِنَانْ: یہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ غزوۂ احد میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے اور چہرۂ انور پر خون بہنے لگا تو حضرت مالک بن سنان نے تمام خون چوس کر چہرۂ انور کو صاف کر دیا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ جس شخص کے منہ کو میرے خون نے مس کیا اس کو جہنم کی آگ نہیں پہنچے گی۔

مالک بن شہاب: قحطانیوں کے ہمدان میں دَوْمان بن بَکِیل بن جشم کا ایک بطن۔

مالک بن شَیْبَانْ: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

مالک بن صَعْب: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

مالک بن عمرو: عدنانیوں میں تمیم بن مُرّہ کا ایک بطن۔

مالک بن عمرو: ثُمامہ کا ایک بطن۔

مالک بن عمرو: قحطانیوں کے شنوءۃ کا ایک بطن۔ یہ لوگ عُمان میں رہتے تھے۔

مالک بن عَنْس: قحطانیوں میں مذحج کے نخع کا ایک بطن۔

مالک بن غیلان: قحطانیوں میں ہمدان کے دَومان بن بَکِیل کا ایک بطن۔

مالک بن کعب: قحطانیوں میں قضاعہ کے اسد کا ایک بطن۔

مالک بن کعب: قحطانیوں میں ازد کے غسان کا ایک بطن۔

مالک بن کِنَانَہ: کنانہ بن خزیمہ کے لڑکے کا نام۔

مالک بن کنانہ: عدنانیوں میں کنانہ کا ایک بطن۔

مالک بن مازن: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

مالک بن معشر: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

مالک بن نجار: قحطانیوں میں خزرج کے بنی نجار کا ایک بطن۔

مالک بن نخع: قحطانیوں میں مذحج کا ایک بطن۔

مالک بن نَصْر: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

مالک بن نصر: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

مالک بن نَضْر: یہ عرب کے بادشاہ تھے، اسی لیے ان کا نام مالک مشہور ہوا۔ ان کی کنیت ابو الحرث تھی۔

مالک بن نُمَارَہ: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

مالک بن اَبَان: قحطانیوں میں طیٔ کا ایک بطن۔

مالک بن امرئ القیس: عدنانیوں میں تمیم بن مُرّ کا ایک بطن۔ یہ لوگ یمامہ کے قریب رہتے تھے۔

مَاوَانُ: یمامہ کے علاقے میں ایک بستی کا نام۔ بنی ہِزّانُ وہاں آباد تھے۔

مَاوِیَہ بن کعب: کعب بن لؤی، سَامَہ بن لُؤی اور عَوْف بن لؤی کی ماں کا نام۔

مَاءُ السَّمَاءُ: عرب کے ایک مشہور قبیلے کا نام۔

مَابِدَۃ: آج کل ثَنِیَّةُ الْعُلْیَاءُ کو مَابِدَۃ کہتے ہیں۔ یہ مکے کے اوپر کی جانب سے شہر میں داخل ہونے کا مقام ہے۔

مُبَارِزَہ: دو افراد کا ایک دوسرے کو مقابلے کی دعوت دینا۔

مَبْذُوْل بن عامر: عدنانیوں میں عامر بن ربیعہ کا ایک بطن۔

مَبْذُوْل بن مالک: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

مُبْرِق: اوس بن عمرو کا ایک بطن جو حیرہ میں رہتے تھے۔

مُتَمَتِّعْ: حج تَمَتُّعْ کرنے والا۔

مِثْقَالُ: وزن کا ایک پیمانہ جو سوجَو یا چار ماشے چار رتی کے برابر ہے۔ جمع مَثَاقِیْل.

مَثْنَاةُ: موجودہ طائف شہر سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر جنوب مغرب کی طرف ایک چھوٹی سی بستی جو طائف ہی کا حصہ سمجھی جاتی ہے۔ یہ بستی اس جگہ بتائی جاتی ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اصل طائف شہر آباد تھا۔

مُثَنّٰی بن حارثہ: قبیلہ بنی ذُھل بن شَیبان کا ایک ماہرِ حرب۔

مُجَاحٌ یا مَجَاحٌ یا مِجَاجٌ: مکہ کے نواح میں ایک جگہ۔ حدیث ہجرت میں اس کا ذکر آتا ہے۔ اس علاقے میں ۴ مدلج ہیں، ۱. مُدْلَجه لَقْف، ۲. مُدْلَجه مَجَاج، ۳. مُدْلَجه نَقِیب، ۴. مُدْلَجه تِعْهِن، ان میں سے ۳ کا ذکر حدیث ہجرت میں آتا ہے۔

المَجَازُ (ذُو): عرفات سے ۳ میل کے فاصلے پر کبکب کے نواح میں عرب کا ایک مشہور بازار اور میلہ۔ مَجَنَّہ میں بیس روز قیام کرنے کے بعد لوگ اس میلے میں آتے اور ایام حج تک مقیم رہتے تھے۔ اصمعی کہتے ہیں کہ عرفات کے پیچھے کبکب میں ہذیل کا پانی۔ ینبع اور القصیبہ کے قریب بھی اسی نام کی ایک جگہ تھی۔

مُجَاشِعُ بن دَارِم: عدنانیوں میں حنظلہ کا ایک بطن۔

مَجَاعَة بن مالک: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

مُجْتَمِعُ الاَسْیَال: وہ مقام جہاں وادی بطحان، وادی العقیق، الزغابہ اور القمی کا سیلابی پانی جمع ہو کر ایک ریلے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ غزوۂ احزاب میں اس کا ذکر آتا ہے۔

مَجْدِی بن عمرو الجهنی: یہ شخص مسلمانوں اور قریش دونوں کا حلیف تھا۔ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا سریہ سیف البحر پہنچا تھا اور کفار سے جنگ کے لئے صفیں قائم ہو گئی تھیں تو اسی شخص نے معاملہ رفع دفع کرایا تھا۔

المَجْمَعَةُ: وادی نخلہ میں بلاد ہذیل کی ایک جگہ۔

مَجَنَّةُ (ذُو): اسفلِ مکہ سے چند میل پر مرالظہران میں جبل الاصفر کے قریب ایک شہر۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کا ایک مشہور میلہ جو مَرًّا لظَّهْرَان میں عُکَاظ کے بعد لگتا تھا۔ عرب کے لوگ عُکَاظ کے بعد مَجَنَّة منتقل ہو جاتے اور بیس روز قیام کرتے۔

مُجَنْبَۃُ الْجَیْش: لشکر کا وہ حصہ جو مَیْمَنَۃ اور مَیْسَرَۃ کے درمیان ہوتا ہے۔

الْمُجَنْبَتَیْن: لشکر کے دائیں اور بائیں حصے۔

مجنون: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے بنی کلاب کا ایک بطن۔

مَجُوْسِیَتُ: آتش پرستی۔

مُحَارِب: فِہر بن مالک کے لڑکے کا نام۔

مُحَارِب: قبیلہ غطفان کی ایک شاخ کا نام۔

مُحَارِب (غزوہ): دیکھئے غزوہ ذات الرقاع۔

مُحَارِب بن خَصَفَہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے محارب بن خصفہ کا ایک بطن۔

مُحَارِب بن سَعد: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

مُحَارِب بن عمرو: عدنانیوں میں عبدالقیس کا ایک بطن۔ یہ لوگ بحرین کے قریب رہتے تھے۔

مُحَارِب بن فِہر: عدنانیوں میں فہر بن مالک کا ایک بطن۔

مُحَارِب بن مُرّہ: عدنانیوں میں محارب بن اُدّ بن طابخہ بن الیاس کا ایک بطن۔

مُحَارِب کا وفد: یہ وفد سَوَاء بن الحارث کی سربراہی میں حجۃ الوداع کے سال آیا۔ اس میں ۱۰ آدمی تھے جو اپنی قوم کی طرف سے وکیل بن کر آئے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور چند روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہ کر واپس چلے گئے۔

الْمَحَجَّۃ: حوران کی بستیوں میں سے ایک بستی۔ جُحْفَۃ سے مکے کی طرف جاتے ہوئے خرّاز کے دائیں جانب غدیر خُم کے قریب ایک مقام۔

مِحْجَن: ہر وہ لکڑی جس کا سرا ٹیڑھا ہو۔ ہاتھ کی چھڑی۔ اسٹک وغیرہ۔ دَھْنَا میں بنی ضبّہ کی ایک جگہ۔

الْمُحْدَث: تہامہ میں بنی دُئِل کی پانی کی جگہ کا نام۔ طریق مکہ میں نقرہ کے بعد چھ میل پر ام جعفر کی ایک منزل۔

مَحْذُوْرَۃ (ابو): ان کا نام سلمہ بن معیر تھا۔ یہ نہایت خوش الحان اور بلند آواز تھے۔ فتح مکہ کے دن

انہوں نے تمسخر کے طور پر اذان کہی۔ آپ ﷺ نے آواز سن کر ان کو اپنے پاس بلوایا اور حکم دیا کہ اذان دو۔ آپ ﷺ نے ان کو ایک تھیلی عنایت فرمائی جس میں کچھ درہم تھے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے سینے اور پیشانی پر اپنا دست مبارک پھیرا تو فوراً ان کا دل ایمان سے بھر گیا۔ ابومحذورہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے مکہ کا مؤذن مقرر فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے ان کی درخواست قبول فرمالی اور ان کو مکے کا مؤذن مقرر فرما دیا۔ اس وقت ان کی عمر ۱۶ سال تھی۔ ابومحذورہ اپنی وفات تک اہل مکہ کے مؤذن رہے پھر ان کے خاندان میں ان کی اولاد در اولاد اذان کی وراثت منتقل ہوتی رہی۔

محرابِ تہجد: یہ محراب روضۂ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی شمالی جانب والی جالی سے ملے ہوئے چبوترے پر بنی ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ یہاں تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

محرابِ سلیمانی: یہ محراب، منبر اور محراب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے غربی جانب واقع ہے۔ اس کو محراب حنفی بھی کہتے ہیں کیونکہ جس زمانے میں حنفی و شافعی اماموں کے پیچھے یکے بعد دیگرے دو جماعتیں ہونے لگی تھیں اس زمانے میں حنفی امام اس محراب میں کھڑا ہوتا تھا۔ ترکی کے سلطان سلیمان عثمانی نے ۹۳۸ھ میں اس کو سنگ مرمر و سنگ موسیٰ سے تعمیر کرایا تھا۔ اس لئے اس کا نام محراب سلیمانی پڑ گیا۔

محرابِ عثمانی: مسجد نبوی میں توسیع فرمانے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس محراب میں کھڑے ہو کر امامت فرمایا کرتے تھے۔ اسی لئے اس محراب کو محراب عثمانی کہتے ہیں۔ یہ محراب مسجد نبوی کی قبلے والی دیوار کے وسط میں ہے۔

محرابِ فاطمہ: یہ محراب روضۂ مبارک کے اندر محراب تہجد کے جنوب میں بنی ہوئی ہے۔ یہ زائرین کو نظر نہیں آتی۔

محرابِ مشائخ حرم: یہ محراب اغواۃ کے چبوترے کے شمالی جانب واقع ہے۔ یہ شیخ الحرم کے بیٹھنے اور نماز پڑھنے کی جگہ تھی۔ آخری تعمیر میں یہاں محراب بنا دی گئی۔

محرابِ نبوی: یہ محراب روضۂ جنت (ریاض الجنہ) میں منبر کے مشرقی جانب ہے۔ اس کی

پیشانی پر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لکھا ہوا ہے۔محراب کی غربی جانب ھٰذَا مُصَلّٰی رسول الله صلی الله علیه وسلم لکھا ہوا ہے۔

مُحْرِمْ: احرام باندھنے والا۔

مُحَسِّرْ: منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ایک وادی لیکن یہ نہ منیٰ کا حصہ ہے اور نہ مزدلفہ کا بلکہ دونوں کے درمیان شمال سے جنوب کی طرف جاتی ہے۔ یہ دونوں کے درمیان حد فاصل ہے اس لئے اس میں نہ وقوف مزدلفہ جائز ہے اور نہ وقوف منیٰ۔ یہاں سے جلدی گزرنا چاہئے کیونکہ یہاں اصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔

مُحْسِن: قحطانیوں میں زبید کا ایک بطن۔ یہ لوگ بلادِ شام میں رہتے تھے۔

مُحَصَّبْ: مکہ مکرمہ سے متصل منیٰ کی جانب ایک وادی۔ آجکل اس کو مَعَابِدَهْ کہتے ہیں۔ یہ منیٰ سے زیادہ قریب ہے۔اس کو خَيفِ بنی كِنَانَهْ بھی کہتے ہیں۔

محمد بن حنفیه: عدنانیوں میں علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب کا ایک فخذ۔

مُحَمَّد بن مَسْلَمَه (سریه ۱): اس کو سریہ نجد بھی کہتے ہیں۔محرم ۶ ہجری میں ۳۰ سواروں کے ہمراہ محمد بن مسلمہ انصاری کو قُرْطَاءُ کی جانب روانہ فرمایا۔قرطاء ایک قبیلے کا نام ہے جو قیس عیلان کی ایک شاخ بنو عبد بن بکر کہلاتے ہیں۔ یہ قبیلہ مدینہ منورہ سے ۷ دن کی مسافت پر ہے۔محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ان پر چھاپا مارا، ان کے ۱۰ آدمی مارے گئے اور باقی بھاگ گئے۔ ۱۵۰ اونٹ اور ۳۰۰۰ بکریاں غنیمت میں ہاتھ آئیں۔

مُحَمَّد بن مَسْلَمَه (سریه ۲): ربیع الاول یا ربیع الآخر ۶ ہجری میں بنو ثعلبہ و بنو عُوَالُ کی جانب بھیجا گیا جو مدینے سے ۴۰ میل کے فاصلے پر ربذہ کے راستے میں موضع ذُوالْقَصَّهْ میں آباد تھے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ۱۰ آدمی تھے جن میں سے بیشتر شہید ہو گئے اور کفار کو غلبہ ہوا۔

محمد بن ابراهیم: عدنانیوں میں قریش کے عباس بن المطلب کا ایک بطن۔

مَحْمُوْد: ابرہہ کے ہاتھیوں میں سے سب سے بڑے ہاتھی کا نام۔

مَحِیص: مدینے کے پاس ایک جگہ۔ یہ مُخَیص کے علاوہ ہے۔

مُحَیِّصَة: یہ اپنے بھائی حُوَیِّصَة سے چھوٹے تھے اور اس سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ کعب بن اشرف کے قتل کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اس قسم کے گستاخ یہودیوں کو جہاں کہیں پاؤ قتل کر ڈالو، تو مُحَیِّصَة نے ابن سُنَیْنَه یہودی کو قتل کر ڈالا جو بڑا تاجر تھا۔

المَخا: یمن میں ساحلِ بحر پر زبید اور عدن کے درمیان ایک جگہ۔

مُخابَرَة: خیبر کی فتح کے بعد یہودیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ ﷺ ہمیں یہیں رہنے دیں تا کہ ہم یہاں رہ کر اس زمین کی خدمت اور اصلاح کریں۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر کہ صحابہ کو اتنی مہلت نہیں کہ زمین خود آباد کر سکیں اور نہ غلاموں کی اتنی تعداد ہے کہ ان سے زمین آباد کرالیں۔ آپ ﷺ نے اس شرط پر ان کی درخواست منظور فرمائی کہ اناج اور کھجور کی پیداوار میں سے ان کو نصف دیا جائے گا۔ یہ معاملہ چونکہ سب سے پہلے خیبر میں ہوا اس لئے اس کا نام مَخابَرَة ہو گیا۔

مُخْرِئ: وادی الصفراء کے دو پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر جب آپ ﷺ الصفراء سے آگے بڑھے تو آپ نے دونوں پہاڑوں کے نام دریافت فرمائے۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ ان میں سے ایک کا نام مُسْلِح ہے اور دوسرے کا نام مُخْرِئ ہے آپ ﷺ نے دونوں کے درمیان سے گزرنا پسند نہیں فرمایا بلکہ آپ ﷺ اس (وادی الصفراء) کو بائیں طرف چھوڑ کر دائیں طرف وادیٔ ذفران کی طرف چلے۔

المِخذَم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تلوار کا نام۔ یہ تلوار قبیلہ طَیّ کے بت الفلس کے ہتھیاروں میں سے آپ کے حصے میں آئی تھی۔

مَخْزُوْم: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے بنی عبس کا ایک بطن۔

مَخزُوم بن یَقْظَه: عدنانیوں میں قریش کے لوی بن غالب کا ایک بطن۔

مَخشِیَه بنت شَیبَان: عامر بن لُوَی کی ماں کا نام۔

مِخمَرُ (ذُو): آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم کا نام۔ یہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا بھتیجا یا بھانجا تھا۔ اس کو نجاشی نے اپنی طرف سے آپ ﷺ کی خدمت کے لئے بھیجا تھا۔

مَخِیض: طریق شام پر مدینے کے قریب ایک وادی یا پہاڑ۔ غزوۂ بنی لِحیَان کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے گزرے۔ عبدالملک بن ہشام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غُراب سے گزرے جو شام کے راستے اور مدینے کے نواح میں ایک پہاڑ ہے پھر مَخِیض سے پھر بَتْرَاءُ سے۔

مَخِیل: ایک وادی کا نام۔ بَرْقَة کے قریب مغربی جانب ایک قلعہ۔ ایک وادی جس کو الشُّعْر کہتے ہیں۔ اس وادی اور اَجْدَابِیَة کے درمیان پانچ منزل کی مسافت ہے۔ اسی طرح بَرْقَة کے شہر اَنطَابُلُس اور مَخِیل کے درمیان بھی پانچ مرحلے کی مسافت ہے۔

مُد: وزن کا ایک پیمانہ جو ۶۸ تولے ۳ ماشے کے برابر ہوتا ہے۔

مُدَانُ یا مَدَانُ: دیار جذام میں ایک وادی۔ اس کا ذکر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سریہ میں آتا ہے جو حسمیٰ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

مَدَائِن: کسریٰ کی تخت گاہ۔

اَلمُدَجِج: مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہجرت مدینہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرے تھے۔

مُدرِکه: الیاس کے لڑکے کا نام۔ ان کا اصل نام عامر اور بعض کے نزدیک عمرو تھا۔

مُدرِکه بن الیاس: عدنانیوں میں مضر بن نزار کا ایک بطن۔

مُدعِیٰ: دعا مانگنے کی جگہ۔ اس سے مراد مسجد حرام اور مکہ مکرمہ کے قبرستان کے درمیان ایک جگہ ہے جہاں مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے۔

مُدلِج (بنو): سراقہ بن مالک بن جعشم کنانی کے قبیلے کا نام جو رابغ کے علاقے میں آباد تھا۔ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جمادی الثانی ۲ ہجری میں ان سے امن کا معاہدہ کیا تھا۔

مَدْیَن: حضرت شعیب علیہ السلام کی بستی کا نام۔ یہ بحر قُلْزُم کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ تبوک سے بڑی اور تبوک سے ٦ مرحلوں پر ہے۔ یہیں وہ کنواں ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پانی پیا تھا۔

مَدِیْنَۃ: وہ شہر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے سے ہجرت فرمائی تھی۔ آپ ﷺ کی ہجرت سے پہلے اس کو یثرب کہتے تھے۔ ہجرت کے بعد اس کا نام مدینۃ النبی اور مدینۃ الرسول ہو گیا۔ مدینے سے مکے تک ۱۰ مرحلوں کی مسافت ہے۔ کوفے سے مدینے تک ۲۰ مرحلوں کی مسافت، بصرہ کے راستے سے مدینے تک ۱۸ مرحلوں کی مسافت، دمشق سے مدینے تک ۲۰ مرحلوں کی مسافت، فلسطین سے مدینے تک ساحل کے راستے ۲۰ مرحلوں کی مسافت اور بحرین سے مدینے تک ۱۵ مرحلوں کی مسافت ہے۔

مَدِیْنَۃ (ھجرت): اس سفر کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یکم ربیع الاول جمعہ کی رات کو مکے سے غارِ ثور کی طرف روانہ ہوئے۔ تین دن غار میں قیام فرمایا اور پانچ ربیع الاول بروز پیر علی الصبح غار سے مدینے کی طرف روانہ ہوئے۔ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر قبا پہنچے۔ ۱٦ ربیع الاول بروز جمعہ قبا سے روانہ ہو کر مدینے آئے۔

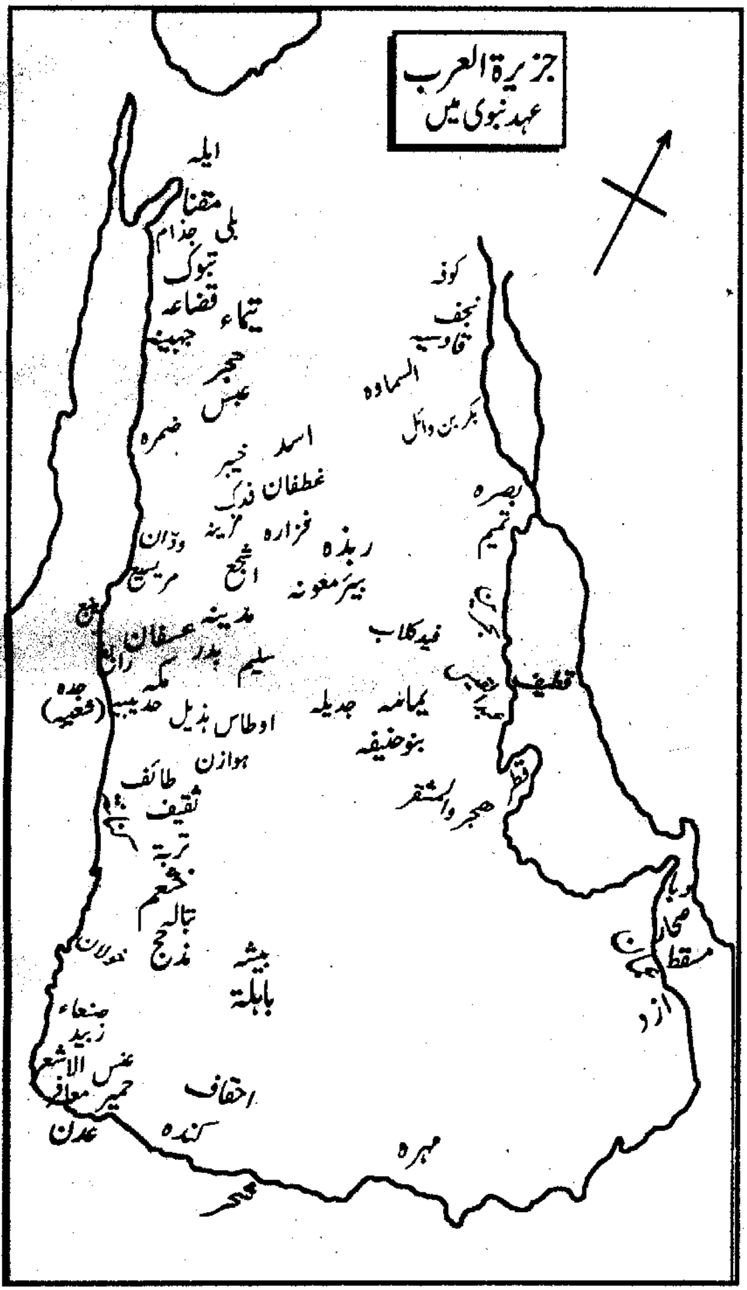
اَلْمَذَاد: مدینے میں کوہ سلع کے قریب وہ مقام جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب کے موقع پر خندق کھودی تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کوہ سلع اور خندق المدینہ کے درمیان ایک وادی تھی۔ بنی حرام کا قلعہ جو مساجد الفتح کے مغرب میں تھا۔

مَذْحِج کے رَھَاوِیِّیْن کا وفد: دیکھئے رہاویین کا وفد۔

مَذْحِج بن اُدَد: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔ یہ لوگ حیرہ میں رہتے تھے۔

مَذْھَب: عدنان کے لڑکے کا نام۔

مَرّ: مکہ سے چند میل پر مدینے کی طرف ایک وادی۔ یہاں چشموں اور کھجور کی کثرت ہے۔ واقدی کہتے ہیں کہ مَرّ اور مکے کے درمیان ۵ میل کا فاصلہ ہے۔ یہ قبائل اسلم و


جزیرۃ العرب
عہدِ نبوی میں
ایلہ
مقنا
بلی
جذام
تبوک
قضاعہ
تیماء
جہینہ
حجر
عبس
ضمرہ
اسد
خیبر
غطفان
فدک
مزینہ
فزارہ
ودّان
ربذہ
اشجع
مریسیع
بیرِ معونہ
مدینہ
عسفان
بدر
سلیم
رابغ
مکہ
جدہ
(شعیبہ)
حدیبیہ
ہذیل
اوطاس
ہوازن
طائف
ثقیف
تربہ
خثعم
تبالہ
مذحج
خولان
بیشہ
باہلہ
صنعاء
زبید
عنس
الاشعر
حمیر
معافر
عدن
احقاف
کندہ
مہرہ
جدیلہ
یمامہ
بنو حنیفہ
فید
کلاب
ہجر
المشقر
قطیف
قطر
بصرہ
تمیم
بکر بن وائل
السماوہ
قادسیہ
نجف
کوفہ
دبا
صحار
مسقط
ازد

ہذیل اور غاضرۃ کا علاقہ ہے۔

مُرٌّ: بطن اضم میں ایک وادی۔

مُرّ بن جابِر: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

مُرّ بن حارث: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

مُرّ بن حِزام: قحطانیوں میں طی کا ایک بطن۔

مُرّ بن اُدّ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

مُرَادُ: اندلس میں قرطبہ کے قریب ایک قلعہ۔

مُرَاد بن ربیعہ: قحطانیوں میں طی کا ایک بطن۔

مُرَاد بن مذحج: قحطانیوں میں کہلان کے مذحج کا ایک بطن۔

مُرَادُ کا وفد: یہ وفد اپنے سردار فَرْوَہ بن مُسَیک کی سربراہی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔ فروہ اس سے پہلے کندہ کے شاہی دربار سے وابستہ تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو ۱۲ اوقیہ چاندی، ایک اعلیٰ درجہ کا اونٹ، ایک عمانی جوڑا، عنایت فرمایا، زبید و مذحج کا والی مقرر فرمایا اور خالد بن سعید بن العاص کو صدقات کے لئے اس کے ساتھ بھیجا۔ وہ آپ ﷺ کی وفات تک اس کے ساتھ رہے۔

المِرَاض: طریق حجاز میں کوفے کے نواح میں ایک جگہ۔ الربذہ کے راستے پر الطرف کے نواح میں مدینے سے ۳۶ میل اور تغلمین سے ۲ میل پر ایک جگہ یا وادی۔

اَلمِرَاضُ کُسحَابُ: مدینے سے ۳۶ میل پر ایک جگہ یا وادی۔

مَرّانُ: السکری کہتے ہیں کہ یہ مکے سے بصرہ کی طرف چار مراحل پر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے اور مکے کے درمیان اٹھارہ میل کا فاصلہ ہے۔ اسی میں تمیم بن مُرّ بن اُدّ بن طابخہ کی قبر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بصرہ کے راستے پر بنی ہلال کے علاقے میں بھی ایک مَرّان ہے جہاں بے شمار چشمے، کنوئیں اور کھجور کے باغات ہیں۔

مُرّانُ: دمشق کے قریب شام کا ایک موضع۔ غطفانیوں کے کڑوے پانی کے دو چشمے جو ان کے

سیاہ پہاڑ کے قریب تھے۔

مُرَیخ: مکہ اور بصرہ کے درمیان مستطیل ریگستان۔قبلہ کی سمت میں جبل ثور کے قریب ایک پہاڑ۔

مُرَّۃ: عرب کا بہت قدیم قبیلہ۔

مُرَّۃ: عدنانیوں میں تمیم کے بنی زید کا ایک بطن۔

مُرَّۃ بن ذھل: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

مُرَّۃ بن صعصعہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

مُرَّۃ بن ظَفَر: قحطانیوں کے ازد میں اوس کے خزرج کا ایک بطن۔

مُرَّۃ بن عبد مناۃ: عدنانیوں میں کنانہ بن خزیمہ کا ایک بطن۔

مُرَّۃ بن مالک: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

مُرَّۃ بن کعب: کعب کے لڑکے کا نام۔ان کی کنیت ابویقظہ تھی۔

مُرَّۃ (ذی) کا وفد: اس وفد کا سردار حارث بن عوف تھا اور اس میں تیرہ آدمی تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہم آپ ﷺ کی قوم وقبیلہ ہیں۔ہم لوی بن غالب کی اولاد ہیں۔آپ ﷺ یہ سُن کر مسکرائے۔جاتے وقت آپ ﷺ نے ہر ایک کو دس اُوقِیَہ چاندی دی اور حارث بن عوف کو بارہ اوقیہ چاندی دی۔

مُرَّۃ بن اُدَد: قحطانیوں کا ایک بطن۔

المُرْتَجِز: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گھوڑے کا نام۔

مَرْجِعُ ذی العَضَوَین: طریق مدینہ میں وادی مجاح کے قریب ایک جگہ جہاں قبائل اسلم وہذیل وغاضرہ کے لوگ رہتے تھے۔سفر ہجرت میں اس کا ذکر آتا ہے۔ابن اسحاق کہتے ہیں کہ سفر کا راہنما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لے کر مَحَاج سے مَرْجِع مَحَاج کی طرف چلا پھر وہاں سے ذی العَضَوَین آئے۔

مَرُّ الظَّھْرَان: مکے اور عسفان کے درمیان ایک مقام۔مکے سے ایک مرحلے پر ایک مقام۔

مَرَق: مَوْصِل سے نَصِیبِیْن کے راستے پر ایک بڑی بستی جہاں قافلے اترتے تھے۔مَوْصِل

اور مَرْقِی کے درمیان دو دن کی مسافت ہے

مَرْوَان بن الحَکَم: عدنانیوں میں قریش کے بنی امیہ کا ایک بطن۔

الْمَرْوَہْ (ذُو): مکے اور مدینے کے درمیان مدینے سے ۸ برد کے فاصلے پر ارضِ جُھَیْنَہ میں سِیفُ البَحْرِ سے متصل ایک جگہ۔ کہا جاتا ہے کہ ذی خُشُب اور وادیٔ القریٰ کے درمیان ایک بستی۔ اس میں چشمے اور زرعی زمینیں اور باغات تھے۔ آج کل بھی ان کے آثار باقی ہیں۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے واقعے میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔

مَرْوَۃ: بیت اللہ کے شمال مشرقی گوشے کے قریب وہ پہاڑی جہاں سعی کا پہلا چکر پورا ہوتا ہے اور وہاں سے دوسرا چکر شروع ہوتا ہے۔

مرثد: حضرموت کا ایک بطن۔

مرثد بن جشم: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

مرثد بن شہاب: قحطانیوں میں ہمدان کے دومان بن بکیل کا ایک بطن۔

مُرِیْد: قحطانیوں میں قضاعہ کے بلی کا ایک بطن۔

الْمُرَیْسِیع: فُرْع سے ذرا آگے قُدَیْد کے اطراف میں ساحل سمندر کے قریب بنو مُصْطَلِق کے ایک چشمے کا نام جہاں ۵ یا ٦ ہجری میں غزوۂ بنی مصطلق ہوا۔ اسی غزوے میں واقعہ افک پیش آیا اور تیمم کا حکم نازل ہوا۔

مَزْدَک: وہ شخص جس نے یہ فلسفہ پیش کیا کہ زن، زر، زمین کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں بلکہ ان کو سب کے لئے مشترک ہونا چاہیے۔ یہ فلسفہ عیش پرست امرا اور عوام دونوں میں مقبول ہوا۔

الْمُزْدَلِف: عدنانیوں کا ایک بطن۔

الْمُزْدَلِفَۃ: یہ مِنیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے۔ بطن مُحَسِّر اور الْمَاْزِمَان کے درمیان ایک جگہ۔ وقوف عرفات کے بعد حاجی عرفات سے روانہ ہو کر مزدلفہ میں قیام کرتے ہیں اور مغرب و عشاء کی نمازیں مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں پڑھتے ہیں۔

الــمَــزْرَفَةُ: بغداد سے اوپر دجلہ پر ایک بڑی بستی۔ اس کے اور بغداد کے درمیان ۳ فرسخ کا فاصلہ ہے۔ یہ قطربل کی ایک بستی ہے۔

مَزْرُوْعَه بن عمرو: قحطانیوں میں کہلان کے طی کے ایک بطن۔

مُزَيْنَةُ: ایک عرب قبیلہ جو مدینے کے قریب بئر معونہ کے جنوب میں رہتا تھا۔

مُزَيْنَةُ کا وفد: یہ عرب کا بہت بڑا قبیلہ تھا سب سے پہلے اسی کا وفد رجب ۵ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس میں ۴۰۰ آدمی تھے اور سب اسلام کی دولت سے مشرف ہو کر وطن واپس گئے۔ جاتے وقت رسول اللہ ﷺ نے ان کو زادِ راہ دیا اور فرمایا کہ تم جہاں کہیں بھی ہو مہاجر ہو، سو تم اپنے اموال کی طرف لوٹ جاؤ۔

مساجدِ خمسه: مسجد فتح کی جنوبی سمت میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چار مسجدیں اور ہیں۔ مسجد فتح سمیت یہ مسجدیں بھی مساجدِ فتح کہلاتی ہیں۔ اور ان کو مساجدِ خمسہ بھی کہتے ہیں۔

مُسَافِعُ بن عبد مُنَاف بن وَهْبُ: قریش کا مشہور شاعر تھا۔ غزوۂ احد سے پہلے اس نے بنی مالک بن کنانہ کے قبیلوں اور دیگر عرب قبائل میں جا کر اپنی شاعری سے خوب آتش انتقام بھڑکائی۔

مُسْتَعْرِبَهْ: باہر سے آئے ہوئے عرب۔ اس سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی اولاد ہے۔

مُسْتَوْرَهُ: بدر اور رابغ کے درمیان ساحل سمندر کے قریب ایک بستی۔

مسجد البُجَیْر یا مسجد سجدہ: یہ بجیر نامی نخلستان کے قریب ہے اس لئے اس کو مسجد البجیر کہتے ہے۔ اس کو مسجد السجدہ اس لئے کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ دو رکعت نماز پڑھی اور نماز کے بعد بہت طویل سجدہ کیا۔

مسجد بنی حرام: مسجد فتح کی طرف جاتے ہوئے یہ مسجد جبل سلع کی گھاٹی میں داہنی طرف ہے۔ غزوۂ احزاب کے دنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھی نماز پڑھی تھی۔

مَسْجِد بنی ظفر یا مَسْجِد البغله: آج کل اس کو مَسْجِدِ البغلہ کہتے ہیں۔ یہ مسجد بقیع کے مشرق میں حرۂ واقم کے کنارے ایک چٹان پر واقع ہے۔ اوس کا قبیلہ بنو ظفر یہاں آباد

تھا۔ مسجد کے قریب قبلے کی جانب ایک پتھر میں سُم کا نشان ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کی سواری بغلہ کے سُم کا نشان ہے۔ اسی وجہ سے اس کو مسجد البغلہ کہتے ہیں۔

مسجد بنی قُرَیظَة: قریظہ یہود کے ایک قبیلے کا نام ہے۔ بنی قریظہ کے محاصرہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ قیام فرمایا تھا۔ یہود نے جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم بنایا تو انہوں نے اسی جگہ فیصلہ سنایا تھا کہ ان کے مردوں کو قتل کیا جائے، بچوں اور عورتوں کو قید کیا جائے۔ یہ مسجدِ فضیخ سے تھوڑے فاصلے پر مشرق کی طرف واقع ہے۔

مَسْجد بنی نجار: مسجد جمعہ کے قریب مدینہ منورہ کی جانب ہاشم جلید ان کے مکان کے پیچھے کی جانب مسجد جمعہ کی طرف جانے والے کے بائیں جانب واقع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینے آمد کے موقع پر اسی قبیلے کی بچیاں دف بجا کر خوشی کے گیت گاتی تھیں۔

مسجد الجمعه: اس کے تین نام ہیں۔ ا۔ مسجد الجمعہ، ۲۔ مسجد الوادی، ۳۔ مسجد عاتکہ۔ یہ مسجد وادیٔ رانوناء میں مسجد قبا کی طرف جانے والے جدید راستے کے مشرق میں واقع ہے یعنی مدینے منورہ سے مسجد قبا جانے والے شخص کے بائیں طرف پست اور ہموار زمین پر بستان الجزع سے کچھ پہلے آتی ہے۔ یہاں بنی سُلیم بن عوف آباد تھے یہ مدینہ منورہ کی پہلی مسجد ہے جس میں آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد پہلا جمعہ ادا فرمایا تھا۔

مَسْجِد ذُبَاب: جبل سَلع کے شمال میں کوہِ ذُباب یا ذِبَاب پر واقع وہ مقام جہاں غزوۂ احزاب کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اور اپنا خیمہ نصب کرایا تھا۔ بعد میں یہاں مسجد بنا دی گئی۔ اسی کو مسجد ذباب کہتے ہیں۔ مسجد الرایہ بھی اسی کا نام ہے۔

مَسْجِد رَایَه: مکے میں وہ مقام جہاں فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

مسجد سُقْیَا: یہ مسجد باب عنبریہ کے قریب ریلوے اسٹیشن کی چار دیواری کے اندر اسٹیشن سے جنوب مشرق کی طرف بئر سقیا کے قریب واقع ہے۔ آج کل یہاں مسجد کے بجائے ایک قبہ بنا ہوا ہے۔ جو قبۃ الرؤس کے نام سے مشہور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

غزوۂ بدر کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے اس جگہ نماز پڑھی تھی اور دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ تیرے بندے اور پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور میں تیرا بندہ اور پیغمبر اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ان کے مُد اور صاع میں مکہ مکرمہ سے دو چند برکت عطا فرما۔ آپ نے یہاں یہ بھی فرمایا کہ مدینہ منورہ بھی حرم مکہ کی طرح حرم ہے۔

مَسْجِد شمس یا مسجد الفضیخ: یہ مسجد قبا کے مشرق میں چند فرلانگ کے فاصلے پر بستانِ حاجزہ کے قریب بلندی پر واقع ہے۔ بنونضیر کے محاصرے کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خیمہ اسی جگہ نصب فرمایا تھا اور ۶ روز تک یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔

مَسْجِد ضِرَارْ: ایک مسجد جو مدینے کے یہودیوں نے مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کے لئے تعمیر کی تھی۔

مَسْجِد علیؓ: یہ بھی مسجد الغمامہ کے قریب شمال مغرب کی جانب واقع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن مختلف مقامات پر نماز عید ادا فرماتے تھے یہ بھی انہی میں سے ایک مقام ہے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے، اس زمانے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس جگہ لوگوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھی تھی۔

مَسْجِد عمرؓ: یہ وادئ بطحان کے مشرقی کنارے پر مسجد المصلیٰ سے قبلے کی طرف واقع ہے۔ اس کی تعمیر مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہے۔ یہ مسجد اگرچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے لیکن تواریخ میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔

مَسْجِد الغمامہ یا مسجد المصلیٰ: یہ مسجد مناخہ کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ کھلا میدان تھا۔ آپ ﷺ نے اس میدان کے مختلف حصوں میں عید کی نماز ادا فرمائی۔ آخری برسوں میں اسی جگہ عید کی نماز ادا فرماتے تھے جہاں اب مسجد الغمامہ بنی ہوئی ہے۔

مسجد فاطمۃ الزہراءؓ: یہ مسجد بقیع کے اندر ہے اور بیت الاحزان کے نام سے مشہور

ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر اسی میں ہے۔

مسجد فتح: یہ مسجد جبلِ سلع کے غربی کنارے کی بلندی پر واقع ہے۔ غزوہ خندق کے دوران اس مقام پر جہاں مسجد فتح بنی ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اور متواتر تین دن (پیر، منگل، بدھ) فتح ونصرت کی دعا فرمائی تھی۔ بدھ کے روز دعا قبول ہوئی اور تائید غیبی سے طوفان اور آندھی کے باعث کفار کے لشکر میں افراتفری مچ گئی اور وہ بے نیل ومرام پسپا ہو گئے۔

مسجد قبلتین: جس مسجد میں ظہر کی نماز کے دوران تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں کیوں کہ اس مسجد میں ظہر کی پہلی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا کی گئیں اور آخری دو رکعتیں بیت اللہ کی طرف منہ کے ادا کی گئیں۔ یہ مسجد مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے کنارے حرۃ الوبرہ کے پہاڑی سلسلے پر منازل بنی سلمہ میں واقع ہے۔ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنی سلمہ میں براء بن معرور کی وفات کے بعد ام بشیر بن براء کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے آپ ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا۔ وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے مسجد بنی سلمہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ ظہر کی نماز ادا فرمائی جب آپ دو رکعت ادا فرما چکے تو جبرئیل علیہ السلام نے آ کر آپ کو بیت اللہ کی طرف نماز پڑھنے کا اشارہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے نماز ہی میں گھوم کر کعبہ کے طرف رخ کر لیا۔ آپ کے ساتھ مقتدی بھی گھوم گئے۔

مَسْجِد ابوبکر صدیقؓ: یہ مسجد المصلیٰ کے قریب شمال کی جانب واقع ہے۔ یہ جگہ بھی مناخہ کی ان جگہوں میں سے ہے جہاں کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز ادا فرمائی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں یہاں نماز عید ادا فرمائی تھی۔

مسجد اُبَیؓ یا مسجد البقیع: غالباً اس جگہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا یا مکان کے متصل ان کی مسجد تھی۔ یہ مسجد بقیع کے دروازے سے باہر نکلنے والے کے

دائیں جانب امہات المومنین اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہم کے مزارات سے غربی جانب پڑتی ہے اس لئے اس کو مسجد البقیع کہتے ہیں۔

مسجد الاجابہ یا مسجد بنی معاویہ: یہ مسجد بقیع کے شمال میں شہداء کے احاطے کے سامنے سے عریض کی طرف جانے والے کے بائیں جانب بستان سمان کے سامنے واقع ہے۔ یہ مسجد اپنے اردگرد کی آبادی سے اونچائی پر واقع ہے۔ اور ان ٹیلوں کے درمیان میں ہے جو بنو معاویہ بن مالک کی بستی کے آثار ہیں۔ حدیث میں اس مسجد کا نام مسجد بنی معاویہ آتا ہے، آج کل یہ مسجد الاجابہ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ ایک دن آپ ﷺ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ اس مسجد میں نماز پڑھی اور نماز کے بعد کھڑے ہو کر دیر تک دعا مانگی۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین درخواستیں کیں۔ ایک یہ کہ میری امت کو قحط سالی کے عذاب سے تباہ نہ کیجئے دوسری یہ کہ میری امت کو غرق عام سے ہلاک نہ کیجئے، میری یہ دونوں درخواستیں منظور ہو گئیں۔ تیسری درخواست منظور نہیں فرمائی، وہ یہ تھی کہ میری امت میں باہم اختلاف، خانہ جنگی اور خونریزی نہ ہو۔ ان دعاؤں کی قبولیت کی بنا پر اس مسجد کا نام مسجد الاجابہ ہو گیا۔

مسجد ام ابراھیم: یہ مسجد مدینہ منورہ سے باہر عوالی میں مسجد بنی قریظہ سے شمال کی جانب واقع ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی والدہ ماجدہ ماریہ قبطیہ کی طرف منسوب ہے جو آپ کی کنیز تھیں۔ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اس میں نماز پڑھی ہے اور یہ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی جائے پیدائش ہے۔

مَسْرُوْح: ثُوَیْبَہ کے بیٹے کا نام۔ یہ ثوبیہ ابولہب کی لونڈی تھی اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چند روز دودھ پلایا تھا۔

مَسْرُوْق: ایکسوم کا بھائی اور ابرہہ کا بیٹا۔

مَسْرُوْق: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلیب بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک فخذ۔

مِسْطَح بن اُثَاثَہ: یہ سریہ عبیدہ بن حارث کے علم بردار تھے جو شوال ایک ہجری میں رابغ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

مَسْعُود: بنوثقیف کے ایک سردار کا نام۔ جو عمیر کا بیٹا، عبد یالیل اور حبیب کا سگا بھائی تھا۔ طائف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دعوت اسلام دی تو یہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح نہایت بے روخی اور بداخلاقی سے پیش آیا۔ پھر اس نے اور اس کے بھائیوں نے کچھ اوباش لوگوں کو آپ ﷺ پر پتھر برسانے اور آپ کا تمسخر اڑانے کے لئے اکسایا۔ ان اوباش اور بدبخت لوگوں نے آپ ﷺ پر اس قدر پتھر برسائے کہ آپ زخمی ہو گئے اور آپ کی پنڈلیوں سے خون بہنے لگا۔

مسعود بن دُلجہ: عدنانیوں میں مضر کا ایک بطن۔

مسعود بن ربیعہ: قحطانیوں میں ہمدان کے دومان بن بکیل کا ایک بطن۔

مسعود بن کعب: قحطانیوں میں دوامہ کا ایک بطن۔

مسعود بن مُظفر: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے زغبہ کا ایک بطن۔

مَسْعیٰ: صَفا اور مَرْوَہ پہاڑیوں کے درمیان سعی کرنے کی جگہ۔

المِسْفَلَۃُ: اَسْفَل مکہ میں ایک جگہ۔

مُسْلِح: دیکھئے مُنخرِق۔

مُسْلِمْ (امام): مسلم بن حجاج بن مسلم بن وَرْد بن کوشاذ، قشیری نیشاپوری۔ ان کی کنیت ابوالحسین تھی۔ ولادت نیشاپور ۲۰۳ ہجری، وفات نصیر آباد، نیشاپور اتوار ۲۴ رجب ۲۶۱ ہجری عمر ۵۸ سال۔ ۱۸ سال کی عمر میں حدیث کی تعلیم دینی شروع کی عظیم محدثین میں شمار ہوتا تھا۔ ۱۵ سال کی محنت سے تین لاکھ حدیثوں میں سے بارہ ہزار سے کچھ زیادہ حدیثوں پر مشتمل صحیح مسلم تالیف کی۔ صحاح ستہ میں بخاری کے بعد صحیح مسلم کا درجہ ہے۔

مُسلم بن ربیعہ: قحطانیوں میں ہمدان کے دومان بن بکیل کا ایک بطن۔

مُسلیہ بن عامر: قحطانیوں میں مذحج کا ایک بطن۔

مِسْمَعْ بن شھاب: عدنانیوں میں بکر بن وائل بن قیس بن ثعلبہ کا ایک بطن۔

مِسْوَرْ بن مَخْرَمَۃ: ایک مشہور صحابی۔

مُسَیْجِدْ: ذُوالْحُلَیْفَۃ سے ایک منزل پر ایک مقام۔ یہاں میٹھا پانی ہوتا ہے اور آب وہوا مدینہ کی آب وہوا سے مشابہت رکھتی ہے۔

مَشَارِفْ: یہ مُشْرَف کی جمع ہے۔ حوران کے قریب بہت سی بستیوں پر مشتمل علاقہ۔ انہی میں بصریٰ ہے جو شام میں دمشق کے قریب ہے۔ مشرفی تلواریں اسی کی طرف منسوب ہیں۔ موتہ کے قریب ایک بستی۔

مَشْعَرْ: اس کے معنی شِعَارْ اور علامت کے ہیں۔

مَشْعَرُ الْحَرَامْ: یہ ایک مقدس پہاڑ کا نام ہے جو مزدلفہ میں واقع ہے۔

الْمُشَقَّرْ: نجران اور بحرین کے درمیان ایک قلعہ۔ اسی کے مقابل بنی سدوس کا قلعہ ہے۔ مشہور یہ ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعمیر کردہ ہے۔

الْمُشَلَّلْ: مکے اور مدینے کے درمیان وادیٔ عزور سے آگے ایک پہاڑ جہاں سے قدید کی طرف اترتے ہیں۔ یہ قدید سے ۳ میل پہلے آتا ہے۔

الْمُشَیْرِبْ: بطحاء ابن ازہر میں ایک چشمہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا تھا۔ ابن اسحاق نے اپنی مغازی میں اس کو الْمُشْتَرِبْ لکھا ہے۔ غزوۂ العشیرہ کے سفر میں اس کا ذکر آتا ہے۔

مُصْطَلِقْ (بنو): قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ جو قُدَیْد کے قریب آباد تھے۔ مُرَیْسِیْع ان کے کنوئیں کا نام تھا۔

مُصْطَلِقْ (غزوہ): اس غزوے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق کے کنوئیں مریسیع پر قیام فرمایا تھا۔ اس لئے اس کو غزوۂ مریسیع بھی کہتے ہیں۔ یہ غزوہ واقدی کے مطابق شعبان ۵ ہجری، محمد بن اسحاق کے مطابق ۶ ہجری اور موسیٰ بن عقبہ کے مطابق ۴ ہجری میں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تھی کہ بنی مصطلق کا سردار حارث بن ابی ضرار اپنی

قوم اور دوسرے قبائل کی مدد سے مسلمانوں پر حملے کی تیاری کر رہا ہے چنانچہ آپ ﷺ ۴ ہجری میں شعبان کی ۲ تاریخ کو پیر کے روز مریسیع کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کی روانگی کی خبر سے کفار پر رعب تاری ہوگیا اور بیشتر قبائل منتشر ہو گئے۔ حارث کے ساتھ صرف اس کے قبیلے کے لوگ رہ گئے۔ آپ ﷺ نے مریسیع پہنچ کر ان پر حملہ کیا تو وہ حملے کی تاب نہ لا کر شکست کھا گئے۔

مُصْطَلِق بن سعد: قحطانیوں میں خزاعہ کا ایک بطن۔

مُصْعَب بن الزُّبیر: عدنانیوں میں قریش کے اسد بن عبدالعزیٰ کا ایک بطن۔

مُصْعَب بن عُمَیر: یہ ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار کے پوتے اور سابقین اسلام میں سے تھے۔ بہت ناز و نعم میں پلے تھے اور نہایت قیمتی پوشاک پہنتے تھے۔ بیعت عَقَبَہ اُولیٰ کے بعد انصار مدینہ کی خواہش پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام سکھانے کے لئے انصار مدینہ کے ساتھ مدینے بھیجا تھا۔ غزوۂ بدر میں لشکر اسلام کی علم برداری کا منصب انہی کو ملا تھا۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

مَصِیْرَۃ: بحر عُمان میں ایک عظیم جزیرہ جس میں بہت سے بستیاں ہیں۔

مُضَر: نزار کے لڑکے کی کنیت جو دین حنیف پر تھے۔ ان کا نام عمرو اور کنیت ابوالیاس تھی۔ یہ بہت دانا اور خوش آواز تھے۔ اونٹوں کی حدی انہی کی ایجاد ہے۔

مُضَر بن نِزَار: عدنانیوں کا ایک عظیم قبیلہ۔

مَضْنُوْنَۃ: نہایت نفیس اور قابل بخل۔ زمزم کا نام۔

المَضِیْق: ہر وادی کا وہ حصہ جہاں وہ ۲ پہاڑوں کے درمیان تنگ ہو جاتی ہے۔ یہ ۳ جگہ ہے، ۱۔ مضیق وادی الفرع جو جبل آرۃ کے دامن میں ہے۔ یہ مکے اور مدینے کے درمیان واقع ہے اور مدینے سے زیادہ قریب ہے، ۲۔ مضیق وادی الشقرہ۔ اس کا ذکر غزوۂ ذات الرقاع میں آتا ہے، ۳۔ مضیق الصفراء سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں اس کا ذکر زیادہ آتا ہے۔

مَطَاف: طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے۔

مُطْعِمُ طَيْرِ السَّمَاءِ: (آسمان کے پرندوں کو کھلانے والا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کا لقب۔

مُطْعِمُ بن عَدِي: سفر طائف سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہنچے اور عبداللہ بن اُرَیقط کے ذریعہ مطعم بن عدی کو پناہ کے لئے پیغام بھیجا۔ اس نے آپ کو پناہ دے دی اور قاصد کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو جا کر کہو کہ تشریف لے آئیں۔ چنانچہ آپ ﷺ شہر میں داخل ہو گئے اور رات مطعم کے پاس گذاری۔ صبح کو مطعم اپنے ۶ یا ۷ بیٹوں کے ساتھ اسلحے سے لیس ہو کر نکلا اور آپ ﷺ کو طواف کرنے کے لئے کہا۔ پھر اس نے اپنے بیٹوں کے ہمراہ آپ کو اپنی تلواروں کے سائے میں لے لیا اسی اثنا میں ابوسفیان ادھر آ نکلا اس نے مطعم سے پوچھا کہ کیا تم نے پناہ دی ہے یا ان کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے صرف پناہ دی ہے۔ ابوسفیان نے جواب میں کہا کہ ٹھیک ہے جس کو تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔ مطعم بن عدی کے اسی احسان کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ارشاد فرمایا کہ اگر آج مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور مجھ سے ان گندے لوگوں کے بارے میں بات کرتا تو میں انہیں چھوڑ دیتا۔ مطعم نے کفر کی حالت میں ہجرت سے کچھ عرصے بعد وفات پائی۔

مُطَّلِب: عبد مناف بن قُصَی کے لڑکے کا نام۔

مَطَّة: یمن میں آل ذی مرحب، ربیع بن معاویہ بن معدی بن کَرِب کا ایک شہر۔

مُطْلِعَن: سقیا اور ابواء کے درمیان ایک وادی۔

مُطَّلِلَة: نجد میں غنی بن اَعْصُر کے پانی کی جگہ۔

مُظْلِم: مدائن کے قریب ایک جگہ۔

مُعَابَدَة: دیکھئے مُحَصَّب

مُعَاذ بن عَمْرو بن جَمُوح: انہوں نے مُعَوِّذ بن حارث انصاری کے ساتھ مل کر معرکہ بدر

میں ابو جہل کو واصل جہنم کیا تھا۔ ابو جہل کے قتل کے بعد اس کے بیٹے عکرمہ نے جو فتح مکہ میں مشرف باسلام ہوا باپ کی حمایت میں پیچھے سے آکر معاذ کے شانے پر تلوار ماری جس سے ان کا بازو کٹ کر لٹک گیا۔ انہوں نے اسی حالت میں عکرمہ کا پیچھا کیا مگر وہ بچ کر نکل گیا۔ معاذ شام تک اسی طرح لڑتے رہے۔ ہاتھ کے لٹکنے سے تکلیف ہو رہی تھی اور لڑنے میں رکاوٹ بھی پیدا ہو رہی تھی، اس لئے انہوں نے ہاتھ کو پاؤں کے نیچے دبا کر کھینچا اور تسمہ الگ ہو گیا۔ یہ حضرت عثمان کے دور خلافت تک زندہ رہے۔ انہی کو ابو جہل کا سامان (اسلحہ وغیرہ) دیا گیا تھا۔

معاذ بن عَفْراء: یہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

مَعافِر: یمن کا ایک قبیلہ۔

مَعافِر بن یَعْفُر: قحطانیوں میں زید بن کہلان کا ایک بطن۔

مَعَان: یہ مُوتَہ سے پہلے واقع ہے۔ اسی جگہ پہنچ کر مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ کافروں کا دو لاکھ سے زائد کا لشکر جرار ان کے مقابلے کے لئے بَلْقاء میں جمع ہے۔ صحابہ کرام دو روز تک یہاں ٹھہرے رہے اور آپس میں مشورہ کرتے رہے۔ آخر مسلمانوں کا یہ مختصر سا گروہ کفار کے دو لاکھ لشکر جرار کے مقابلے کے لئے موتہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

مَعَانُ بن مُرْهِبَه: قحطانیوں میں ہمدان کے دومان بن بکیل کا ایک بطن۔

مُعَانَه: معاد کی بیوی کا نام جو جوشن کی لڑکی تھی۔

مُعَاوِیَه: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے نُہَیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

معاویہ بن بکر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہوازن کا ایک بطن۔

معاویہ بن بُہثَه: عدنانیوں میں سُلیم بن منصور کا ایک بطن۔

معاویہ بن حارث: قحطانیوں کے کہلان کا ایک بطن۔

معاویہ بن دُوْمان: قحطانیوں کے ہمدان کا ایک بطن۔

معاویہ بن زُوَیْبَۃ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

معاویہ بن عامر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن ربیعہ کا ایک بطن۔

معاویہ بن عُقَیل: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عقیل بن کعب کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد کے چشموں پر رہتے تھے۔

معاویہ بن عمرو: قحطانیوں کے ازد میں خزرج کے بنی نجار کا ایک بطن۔

معاویہ بن عمرو: قحطانیوں کے وداعہ کا ایک بطن۔

معاویہ بن عوف: عدنانیوں میں عوف بن حرب کا ایک بطن۔

معاویہ بن کندہ: قحطانیوں میں کہلان کے کندہ کا بطن عظیم۔

معاویہ بن مُرَّۃ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

معاویہ بن اسلم: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

مَعْبَدْ (اُمّ): سفر ہجرت کے دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر قُدَیْد میں واقع ام مَعْبَدْ عَاتِکَۃْ بنت خالد خُزَاعِیْ کے خیمے پر ہوا۔ یہ عورت نہایت شریف، بڑی عقلمند اور مہمان نواز تھی۔ اپنے خیمے کے دروازے پر بیٹھ کر مسافروں کی مہمان نوازی اور خاطر داری کیا کرتی تھی اور انہیں کھانا اور پانی دیا کرتی تھی۔

معبد بن العباس: عدنانیوں میں قریش کے عباس بن عبدالمطلب کا ایک بطن۔

مُعَتِّبْ: ابولہب کا ایک لڑکا جو فتح مکہ کے دن اسلام لایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں خصوصی دعا فرمائی۔

مُعَتِّبْ بن ابی لہب: عدنانیوں میں قریش کے ہاشم کا ایک بطن۔

مُعَتِّبْ بن ابی مالک: عدنانیوں میں ہوازن کے ثقیف کا ایک بطن۔

مُعْتَمِرْ: عمرہ کرنے والا۔

مُعَدْ: عدنان کے لڑکے کا نام جو ملت ابراہمی پر تھے۔ ان کی کنیت ابونـــزار تھی۔ یہ بڑے بہادر اور جنگجو تھے۔

مَعَدّ بن عدنان: ایک عظیم بطن جس کے کثرت سے بطون اور شعوب ہوئے۔

مَعْدِنْ: حجاز کے علاقے میں فُرع سے اوپر ایک مقام ہے۔

مَعْدِنُ الْحِجَازْ: یہ مدینہ منورہ سے مشرقی جانب کچھ فاصلے پر واقع ہے۔

مِعْرَاجْ: معراج کی رات میں مسجد اقصیٰ سے آسمانوں اور سدرۃ المنتہیٰ تک جانے کو معراج کہتے ہیں۔ معراج کے معنی سیڑھی کے ہیں۔ مسجد اقصیٰ سے سیڑھی کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے آسمان پر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد باقی آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ اس کا ایک قدمچہ چاندی کا اور ایک سونے کا تھا اور یہ موتیوں سے مرصع تھی۔

الْمُعَرَّسْ: لغت میں تعریس کی جگہ کو معرس کہتے ہیں اور تعریس کہتے ہیں مسافروں کے رات کے آخری حصے میں ہلکی نیند سونے اور آرام کی غرض سے ٹھہرنے کو۔ ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو مسجدیں ہیں۔ ایک بڑی مسجد جہاں سے لوگ احرام باندھتے ہیں۔ اسی کو مسجد الشجرہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں آرام فرمایا کرتے تھے پھر آگے سفر پر روانہ ہوتے تھے۔ دوسری مسجد المعرس ہے جو مسجد الشجرہ کے نواح میں ہے۔ یہاں آپ ﷺ مکے سے واپسی میں رات کو آرام فرمایا کرتے تھے۔

الْمُعَصَّبْ: مدینے میں قباء کے پاس ایک جگہ۔ بخاری کہتے ہیں کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں مہاجرون الاولون ٹھہرے تھے۔

مُعَقِّل: قحطانیوں میں قضاعہ کے کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید کے بنی علیم کا ایک بطن۔

مُعَقِّل بن حارث: قحطانیوں میں مذحج کا ایک بطن۔

مُعَلا: حجاز میں ایک جگہ۔

الْمَعْلَاۃْ: مکے اور بدر کے درمیان ایک جگہ۔ یمامہ میں الخرج کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

مَعْن: عدنانیوں میں اُتَغْلَب بن ربیعہ کا ایک بطن۔

مَعْن بن حَاجِب: قحطانیوں میں ہمدان کے بکیل کا ایک بطن۔

مَعْن بن مالک: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

مُعَوِّذ: ان کے والد کا نام حارث انصاری تھا اور ماں کا نام عفراء تھا۔ انہوں نے معاذ بن عمرو بن جموح کے ساتھ مل کر معرکہ بدر میں ابوجہل کو واصل جہنم کیا تھا۔ ابوجہل کے قتل کے بعد لڑتے لڑتے خود بھی شہید ہو گئے۔

مَعِین: صاف اور جاری پانی۔ یمن میں ایک قلعہ کا نام۔ ازہری کہتے ہیں کہ یمن میں ایک شہر کا نام ہے۔

مُعِین: یمن میں صِنحانُ کے پیچھے ایک بستی۔

المَعِینَة: یمن میں صِنحانُ کے پیچھے کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

المُغَمَّس: مکے سے طائف جانے والے راستے میں ایک جگہ کا نام جو مکہ سے ۲ فرسخ پر ہے۔ یہ جگہ پتھروں اور کانٹے دار درختوں سے چھپی ہوئی ہے۔ جب ابرہہ بیت اللہ کو منہدم کرنے کے لئے مکے کی طرف روانہ ہوا تو وہ طائف کے پاس سے گزرا۔ اہل طائف نے ابورغال نامی ایک شخص کو ابرہہ کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ مکہ تک اس کو راستہ بتائے۔ مغمس پہنچ کر ابورغال مر گیا اور یہیں دفن ہوا۔ لوگ اس کی قبر پر پتھر مارتے ہیں۔

مُغِیثا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پیالے کا نام۔

المُغِیثَة: مکے کے راستے میں العذیب سے مکہ کی طرف مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ۔ اس کے اور القرعاء کے درمیان ۳۲ میل کی مسافت اور اس کے اور القادسیہ درمیان ۲۴ میل کی مسافت ہے۔ یہاں کے لوگ بارش کا پانی پیتے تھے۔ نیشاپور میں بھی اسی نام کی ایک بستی ہے۔

مُغِیرَہ بن عبد اللہ: عدنانیوں میں مخزوم کا ایک بطن۔

مُفرِد: صرف حج کرنے والا۔ یعنی جو شخص میقات یا اس سے پہلے صرف حج کی نیت سے صرف حج کا احرام باندھ کر حج کرے اور حج کے ساتھ عمرے کو شامل نہ کرے۔

مَفرُوق بن عَمرو: قبیلہ بنی ذُہل بن شَیبانُ کا ایک سردار۔

مقام حِجر: خَطِیم کو کہتے ہیں۔ مدینے اور شام کے درمیان وادی القریٰ کے قریب قوم ثمود کے علاقے کو بھی حجر کہتے ہیں۔

مقام حَرّۃ: دیکھئے حرۃ۔

مقام سَرِف: دیکھئے سرف:

مقام شَیْخَیْن: دیکھئے شیخین

مقام الهَدْءَ ۃ: دیکھئے الھدء ۃ۔

مقام هَدۃ: مرّ الظهران کا بالائی علاقہ جہاں سے اہل مکہ سفید مٹی اٹھا کر لاتے تھے اور اس کو عورتیں کھاتی تھیں۔

مُقَدّمۃُ الجَیْش: لشکر کا آگے والا حصہ۔

مُقَطَّع: قحطانیوں میں کندہ کا ایک بطن۔

مُقمِل: حمی نقیع (نقیع کی چراگاہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسجد کا نام۔

مُقنا: شام کے شہر ایلہ کے قریب ایک بستی جہاں یہود رہتے تھے۔ غزوہ تبوک میں اس کا ذکر آتا ہے۔

مُقَوقِس: مصر کے بادشاہ کا نام جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم کرنے کے باوجود ملک و سلطنت کی وجہ سے اسلام نہ لایا۔

مُقوِّم بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے لڑکے کا نام۔

مُکاتَب: اس غلام یا کنیز کو کہتے ہیں جو اپنے مالک سے یہ طے کر لے کہ وہ ایک مقررہ رقم مالک کو ادا کر کے آزاد ہو جائیگا۔

مَکتُوم (ابن. اُمّ): یہ نابینا صحابی تھے اور ان کا پورا نام عبداللہ ابن اُم مکتوم تھا اور ابتدا ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

مِکرَز بن حَفص: حدیبیہ کے موقع پر یہ شخص قریش سے اجازت لے کر مسلمانوں کی طرف آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ مکرز ہے اور یہ بدکار اور غدار آدمی ہے۔

مَکّه: ایک شہر کا نام جہاں اللہ تعالیٰ کا مقدس گھر خانہ کعبہ ہے۔ بیت اللہ کا نام۔ بعض کے نزدیک بیت اللہ کی جگہ کو بکہ کہتے ہیں اور اس کے اردگرد جو آبادی ہے اس کو مکہ کہتے ہیں۔ زید بن اسلم کہتے ہیں کہ کعبہ اور مسجد کا نام بکہ ہے، ذی طویٰ اور بطن الوادی کا نام مکہ ہے۔ قرآن کریم میں اس کے مختلف نام آئے ہیں مثلاً، بلد الامین (سورۃ التین)، بیت العتیق (سورۃ الحج)، بیت الحرام (سورۃ المائدہ)۔ اس کو مکہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جابروں کو ہلاک کر دیتا ہے اور ان کا غرور خاک میں ملا دیتا ہے۔ اس کو مکہ اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس میں لوگوں کا ازدحام رہتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس میں ہر طرف سے آ کر لوگ عبادت کرتے ہیں اس لئے اس کو مکہ کہتے ہیں۔

مَکّی: حدود حرم کے اندر رہنے والا۔

المُکَیمِنُ الجَمّاءُ: مدینے کی وادی العقیق میں جماء سے متصل ایک پہاڑ۔ واقدی کے مطابق غزوۂ بدر کے لئے جاتے ہوئے آپ یہاں سے گزرے تھے۔

مَلاَدِس: عدنانیوں میں تمیم کے بنی سعد کا ایک بطن۔

مَلاَدِس بن عمرو: قحطانیوں میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔

مُلتَزِم: حَجَرِ اَسوَد اور باب کعبہ کے درمیان بیت اللہ کی دیوار کا حصہ جس سے لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے اور یہ دعا کی قبولیت کا خاص مقام ہے۔

مُلحَانُ بن عدی: قحطانیوں کے ازد میں خزرج کے بنی نجار کا ایک بطن۔

مَلحَانُ بن اَخرَم: قحطانیوں میں ہمدان کے بکیل کا ایک بطن۔

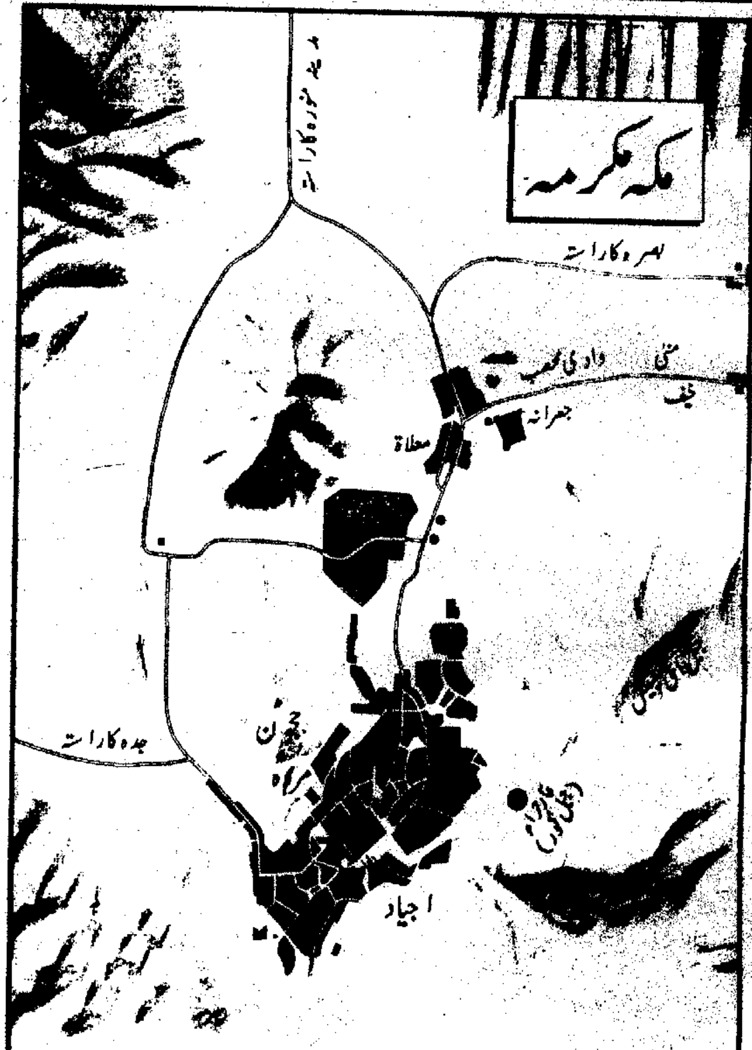
مَلکَانُ: کنانہ بن خزیمہ کے لڑکے کا نام۔

مَلکَانُ بن جَرم: قحطانیوں میں قضاعہ کے جرم کا ایک بطن۔

مَلکَانُ بن عدی: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

مَلکَانُ بن کنانه: عدنانیوں میں کنانہ بن خزیمہ کا ایک بطن۔

مَلِکُ الجِبَالُ: پہاڑوں کا فرشتہ جس نے طائف سے واپسی پر قرن المنازل میں آپ کی



یہاں اللہ تعالیٰ کا مقدس گھر خانہ کعبہ ہے۔ اس کو مکہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جابروں کو ہلاک کر دیتا ہے اور ان کا غرور خاک میں ملا دیتا ہے۔ اس کو بکہ اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس میں لوگوں کا ازدحام رہتا ہے اور ہر طرف سے آ کر لوگ اس میں عبادت کرتے ہیں۔

خدمت میں حاضر ہو کر کہا تھا کہ اگر آپ حکم دیں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو جن کے درمیان اہل مکہ اور اہل طائف رہتے ہیں، ملا دوں جس سے یہ تمام لوگ کچل کر ہلاک ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا میں یہ نہیں چاہتا کہ یہ لوگ صفحہ ہستی سے مٹ جائیں بلکہ مجھے امید ہے کہ ان کی نسل سے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

مَلَلْ: طریق مکہ میں مدینے سے ایک رات کی مسافت پر واقع ایک مقام یا ایک وادی۔ ملل سے السیالہ تک ۷ میل کا فاصلہ ہے اور مدینے سے ملل تک ۱۷ میل کی مسافت ہے۔ ملل میں بہت سے کنوئیں ہیں۔

مَلُّوحْ: بنو ہوازن کی ایک شاخ جو بنو عامر بن ملوح کہلاتے تھے اور مدینے سے ۵ میل پر ذات عرق سے پہلے یہیں میں آباد تھے۔

مُلَوَّحْ: عدنانیوں میں بنی عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس کے بنی لیث بن یعمر کا ایک بطن۔ صفر ۸ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبداللہ اللیثی کی سربراہی میں یہاں ایک سریہ بھیجا تھا جس میں مسلمان غالب رہے تھے۔

المُلَيْحْ: طائف میں ایک وادی۔ حنین سے طائف جاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرے تھے۔

مُلَيْحْ: قحطانیوں میں خزاعہ کا ایک بطن۔

المَمْشُوق: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھڑی کا نام۔

مَنَاةْ: قبائل اَوس وخزرج کے بت کا نام۔

مُنَاخَةْ: اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ۔ جمع مُنَاخَات۔ یہاں حجاج کرام کے قافلوں کے اونٹ بیٹھا کرتے تھے۔

المَنَارُ (ذَاتْ): ارض شام کے شروع میں حجاز کی طرف ایک جگہ۔

مَنَارَہ: قحطانیوں کے غافق کا ایک بطن۔

مَنارہ بن ربیعہ: قحطانیوں کے جزیلہ کا ایک بطن۔

مَنارہ بن عوف: قحطانیوں کے ازد میں غسانیوں کے جفنہ کا ایک بطن۔

مَناف بن دَارِم: عدنانیوں کے دارم میں تمیم بن مُر کا ایک بطن۔

المَناقِبُ: ایک پہاڑ کا نام۔

منیٰ: مکے سے تین میل کے فاصلے پر ایک وادی جہاں حج کے زمانے میں حاجی قیام کرتے ہیں اور جمَرات (شیطانوں) کو کنکریاں مارتے ہیں۔

مِنبر: وہ جگہ جہاں خطیب کھڑا ہو کر خطبہ دیتا ہے۔ بقول علامہ انور شاہ کشمیری، یہ غزوۂ بدر سے پہلے بن چکا تھا۔ اس سلسلے میں ۹ ہجری، ۸ ہجری اور ۷ ہجری کے اقوال بھی ہیں۔ یہ اثل یا طرفاء کی لکڑی کے تختوں سے بنایا گیا تھا اور تین قدمچوں پر مشتمل تھا۔

مُنَبِّہٗ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

مُنبّہٗ: حجّاج کے بیٹے کا نام جو جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔

مُنبّہٗ بن بکر: عدنانیوں میں ہوازن کا ایک بطن۔

مُنبّہٗ بن اُدّ: قحطانیوں میں سعد العشیرہ کا ایک بطن۔

مُنبّہٗ بن امیر: قحطانیوں میں ہمدان کے بکیل کا ایک بطن۔

المُنتفِق بن عامر: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

مُنجاب بن معاویہ: عدنانیوں میں ہوازن کے معاویہ بن بکر کا ایک فخذ۔

مَنحَر: قربان گاہ۔

مُنذِر بن ساوِیٰ: بحرین کے حاکم کا نام جو مسلمان ہو گیا تھا۔

مُنذِر بن نعمان: قحطانیوں کے ازد میں غسان کے جفنہ کا ایک بطن۔

المُنصَرف: مکے اور مدینے کے درمیان الروحاء کے قریب ایک بڑی بستی۔ زمانہ قدیم میں یہاں سے دائیں جانب الرویثہ اور العرج اور السقیا اور مکہ کی طرف ایک راستہ نکلتا تھا۔ الروحاء اور المنصرف کے درمیان ۷ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ آج کل اس کو المُسَیجِد کہتے ہیں۔

مَنصُور بن سعد: عدنانیوں کے ہلال بن عامر میں زغبہ کے سعد بن مالک کا ایک بطن۔

مَنصُور بن عِکْرَمَہ: اسی بدبخت نے ظالمانہ مقاطعۂ بنی ہاشم کے معاہدے کا مضمون تحریر کیا تھا اورسب نے اس پر دستخط کر کے دستاویز کو خانہ کعبہ میں لٹکا دیا تھا۔ منصور بن عکرمہ کو تو اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا مل گئی کہ اس کے ہاتھ کی انگلیاں شل ہوگئیں اور ہاتھ ہمیشہ کے لئے لکھنے سے بے کار ہوگیا اور کفر ہی کی حالت میں مرا۔

مَنفُوحَۃُ: یمامہ کے نواح میں ایک مشہور بستی۔

مَنفِیَّۃ: بحرالزنج کے ساحل پر ایک مشہور شہر۔

المُنَقّٰی: خالص۔ یہ اسم مفعول ہے۔ کسی پہاڑ یا حرہ کے درمیان ہر اس راستے کو جس سے پتھر ہٹا دیے گئے ہوں منقی کہتے ہیں۔ سیف البحر کے اس حصے میں ایک مقام جو مدینے کی طرف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مدینے اور احد کے درمیان ایک جگہ ہے۔

مُنهَب بن دَوس: قحطانیوں کے ازد کے شنوءۃ کا ایک بطن۔

مُنهَب بن مالک: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

مُوَاخَاۃُ: مہاجرین وانصار میں بھائی بندی کے رشتہ کا قیام۔ یہ مُوَاخَاۃُ ہجرت کے پانچ ماہ بعد ۴۵ مہاجرین اور ۴۵ انصار کے مابین حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مکان میں ہوئی۔

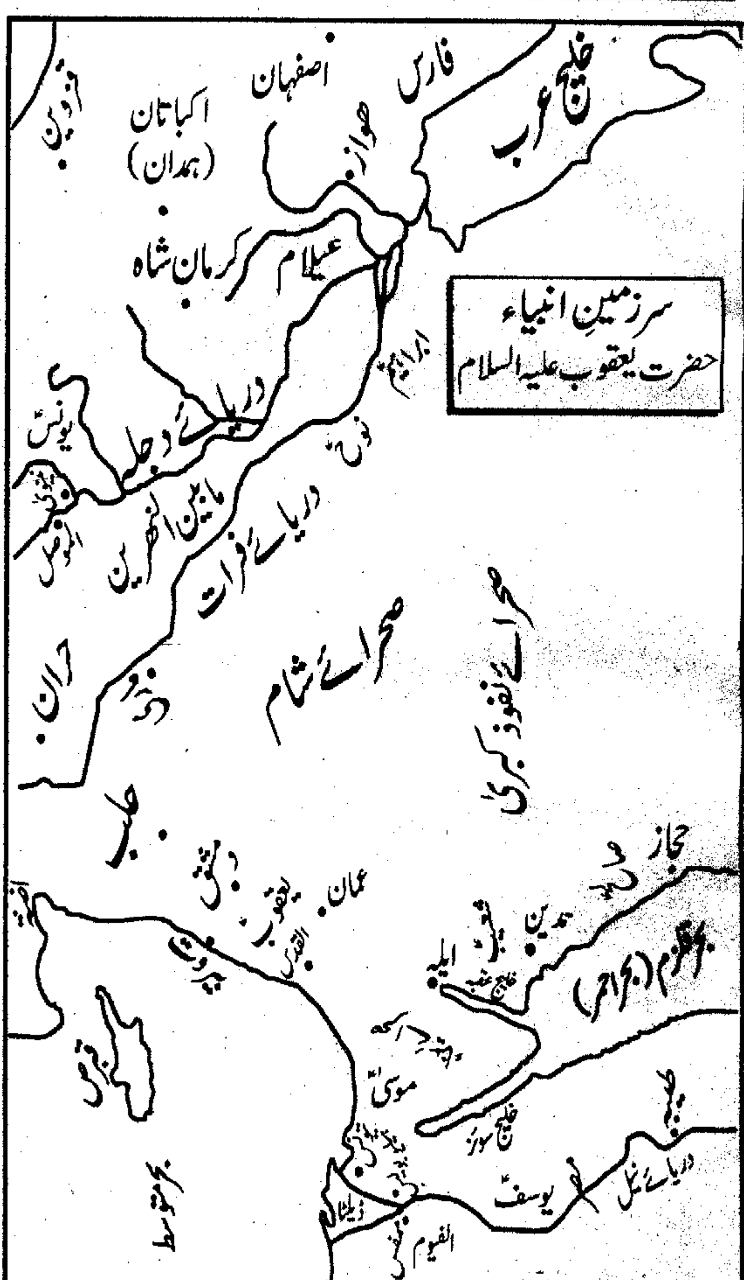
موسیٰ: عدنانیوں کے ہلال بن عامر میں زغبہ کے بنی موسیٰ کا ایک بطن۔

موسیٰ: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

موسیٰ بن عامر: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے عامر بن زید بن مرداس بن ریاح کا ایک بطن۔

المَوصِلُ: ایک مشہور شہر جو اپنی کثیر آبادی اور وسیع رقبے کے لحاظ سے بلاد اسلامیہ میں بہت اہم تھا۔ تمام شہروں سے لوگ یہاں آتے تھے۔ یہ نینوا کے قریب دجلہ کے کنارے واقع تھا اور بغداد سے ۲۲۲ میل (۷۴ فرسخ) کے فاصلے پر تھا۔ یہاں کے رہنے والے موصلی کہلاتے ہیں اور کثیر اہل علم اس عظیم شہر کی طرف منسوب ہیں۔

مَوصِلُ بن جَمّان: قحطانیوں میں کندہ کا ایک بطن۔


سرزمینِ انبیاء
حضرت یعقوب علیہ السلام
خلیج عرب
فارس
اصفہان
اکباتان
(ہمدان)
کرمان شاہ
عیلام
ابراہیم
دریائے دجلہ
یونس
نوح
مابین النہرین
دریائے فرات
صحرائے شام
حران
جبل
دمشق
یعقوب
عمان
القدس
بیروت
حجاز
مدین
ایلہ
خلیج عقبہ
موسیٰ
خلیج سویز
یوسف
دریائے نیل
الفیوم

مَوْقِفُ: ٹھہرنے کی جگہ۔ حج کے افعال میں اس سے مراد میدان عرفات یا مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

مُؤْنِس: غزوۂ احد کے موقع پر قریش کے لشکر کی روانگی کی خبر ملتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس اور مونس کو قریش کی خبر لانے کے لئے روانہ فرمایا۔ انہوں نے آکر اطلاع دی کہ قریش کا لشکر مدینے کے قریب پہنچ گیا ہے اور ان کے گھوڑوں نے مدینے کی چراہ گاہ (عریض) کا صفایہ کر دیا ہے۔

مَوْهَبَة: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

مَهْرَةُ کا وفد: مَهْرِیّ بن الابیض کی سربراہی میں مہرہ کا وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو سب نے اس کو قبول کیا اور اسلام لے آئے۔

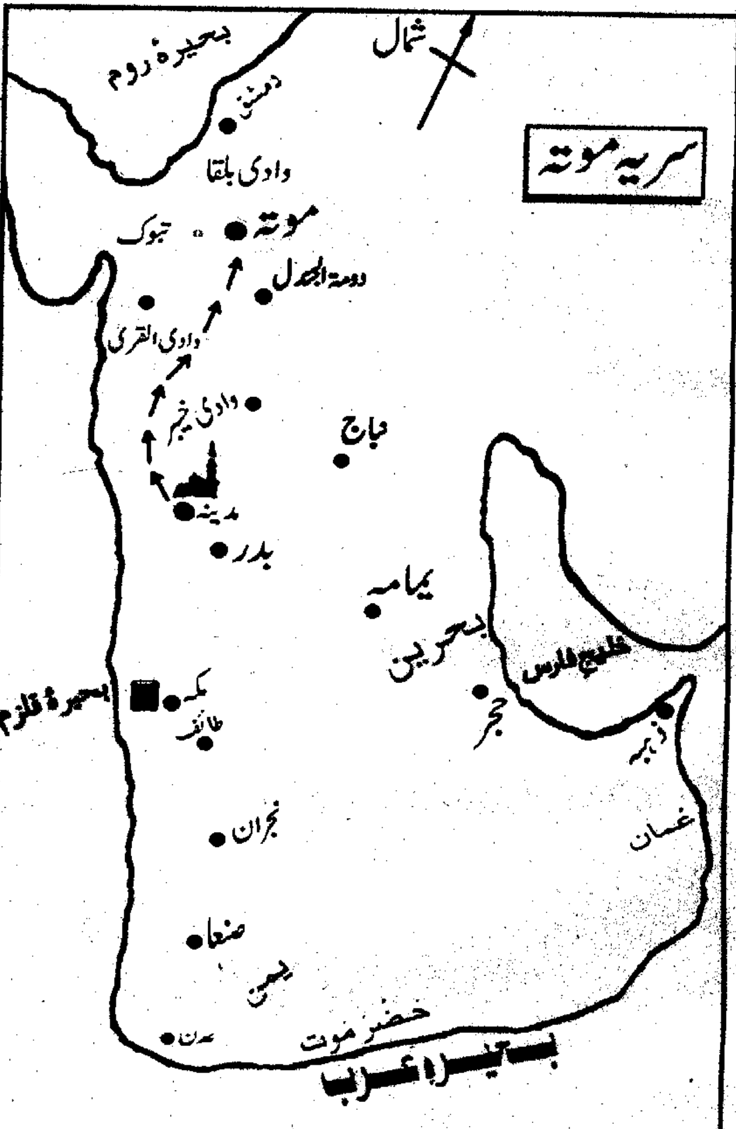
المِهْرَاسُ: پتھر کا مستطیل پیالہ وغیرہ جس سے وضو کیا جائے۔ جبل احد میں پانی کی ایک جگہ۔ جبل احد میں جن چھوٹے بڑے گڑھوں میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے انہی گڑھوں کا نام مہراس ہے۔ یہ جگہ اس مقام کے قریب ہے جہاں حضرت حمزہؓ شہید ہوئے تھے۔

مَهْيَعَةُ: جحفہ کا دوسرا نام۔ شام کے حاجیوں کی میقات۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے جحفہ۔

مَأْرِبُ: یمن میں قبیلۂ ازد کا ایک شہر۔ اس کے اور صنعاء کے درمیان ۳ دن کی مسافت ہے۔

مُوءْتَهُ: شام کی حدود میں بلقاء کی بستیوں میں سے ایک بستی جہاں ۸ ہجری میں غزوۂ مُوءْتَہ ہوا۔ یہ دمشق سے ۲ مرحلوں پر اور مدینے سے ۲۸ مرحلوں پر واقع ہے۔ یہاں کی تلواریں مشہور تھیں۔

مُوءْتَه (سریہ): جمادی الاولیٰ ۸ ہجری میں ہوا۔ اس میں ۳ ہزار مسلمانوں نے حصہ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر فرمایا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوں گے اور وہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان جس کو چاہیں اپنا امیر منتخب کر لیں۔ دوسری طرف شاہِ روم (ہرقل) کی سربراہی میں کفار کا لشکر ڈھائی لاکھ افراد پر



تین ہزار کا یہ لشکر حضرت حارث بن عمیر کے قصاص کے لئے جمادی الاولیٰ ۸ھ میں بھیجا گیا۔ ادھر شرجیل بن عمرو غسانی اور خود قیصر روم ایک ایک لاکھ (کل دو لاکھ) فوج لے کر بلقاء میں پہنچ گئے۔ معان سے آگے موتہ کے میدان میں دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں۔ کئی روز کی معرکہ آرائی کے بعد رومی شکست فاش کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے موتہ (سریہ)۔

مشتمل تھا۔ حق اور باطل کے اس معرکے میں سب سے پہلے حضرت زید شہید ہوئے، پھر حضرت جعفر اور آخر میں عبداللہ بن رواحہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ پھر مسلمانوں نے اتفاق رائے سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر منتخب کر لیا۔ انہوں نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور مسلمانوں کی صفوں کو نئے سرے سے ترتیب دے کر کافروں پر ٹوٹ پڑے اللہ کی نصرت سے جنگ کا پانسا پلٹ گیا اور کفار کو عبرت ناک شکست ہوئی۔ اس جنگ میں صرف ۱۲ اصحابہ کرام شہید ہوئے جبکہ کافروں کے اتنے آدمی واصلِ جہنم ہوئے کہ ان کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے اور ان کا اسلحہ اور ساز وسامان مسلمانوں کا مالِ غنیمت بنا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ دربارِ نبوت سے ''اللہ کی تلوار'' کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔

اَلْـمَـاْزِمَـانُ: اَلْـمَاْزِنُ کا تثنیہ۔ دو پہاڑوں کے درمیان دو تنگ مقامات۔ مکے میں مَشْعَرُ الْحَرَامُ اور عرفات کے درمیان ایک جگہ۔

مِیْثَاقِ مدینہ: ہجرت کے پانچ ماہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے حسد وعناد اور فتنہ و فساد کے انسداد کے لئے ایک تحریری معاہدہ کیا تھا جس میں لوگوں کے حقوق و فرائض پوری تفصیل سے بیان کئے گئے تھے۔ اس کو دستورِ نبوی، میثاق مدینہ یا صحیفہ کہتے ہیں۔ اس کا مکمل متن کتاب الاموال اور ابن ہشام میں موجود ہے۔

مَیْـدَانُ عَـرَفَـات: مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل کے فاصلے پر مشرق کی طرف ایک پہاڑ کو عرفات کہتے ہیں۔ اس پہاڑ کے ساتھ ہی ایک میدان ہے جس میں ۹ ذی الحجہ کو حاجی حج کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اسی کو میدانِ عرفات کہتے ہیں۔

مِیْـزَابِ رَحْـمَتْ: خانہ کعبہ کی چھت کا پرنالہ جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ پرنالہ حَطِیْم میں گرتا ہے۔

مَیْسَرَة: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حبشی غلام کا نام جو شام کے تجارتی سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بصرہ گیا تھا۔ اس سفر میں آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر گئے تھے۔ یہ سفر توقع سے زیادہ کامیاب رہا۔

مَیْسَرَة: لشکر کا بائیں طرف کا حصہ۔

المَیْفَعَة: اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ مدینے سے ۹۶ میل کی مسافت پر نجد میں بطن نخل سے کچھ آگے نقرہ کی طرف ایک وادی کا نام۔ شام میں ارض بلقاء میں ایک بستی۔ ساحل یمن پر ایک شہر۔ واقدی کہتے ہیں کہ یہ نجد کے نواح میں پانی کی ایک جگہ ہے۔ کتب سیرت و مغازی میں میفعہ الیمن کا ذکر نہیں ملتا البتہ میفعہ نجد اور میفعہ البلقاء دونوں مذکور ہے۔

مِیْقَات: وہ مقام جہاں سے مکہ معظمہ جانے کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔

مِیْقَاتِی: میقات کا رہنے والا۔

مِیْلَیْن اَخْضَرَیْن: صفا اور مروہ کے درمیان ایک خاص حصے میں سبز پتھر کے دو ستون بنے ہوئے ہیں۔ سعی کرنے والے ان ستونوں کے درمیانی حصے میں ذرا دوڑ کر چلتے ہیں۔ انہی سبز ستونوں کو میلین اخضرین کہتے ہیں۔

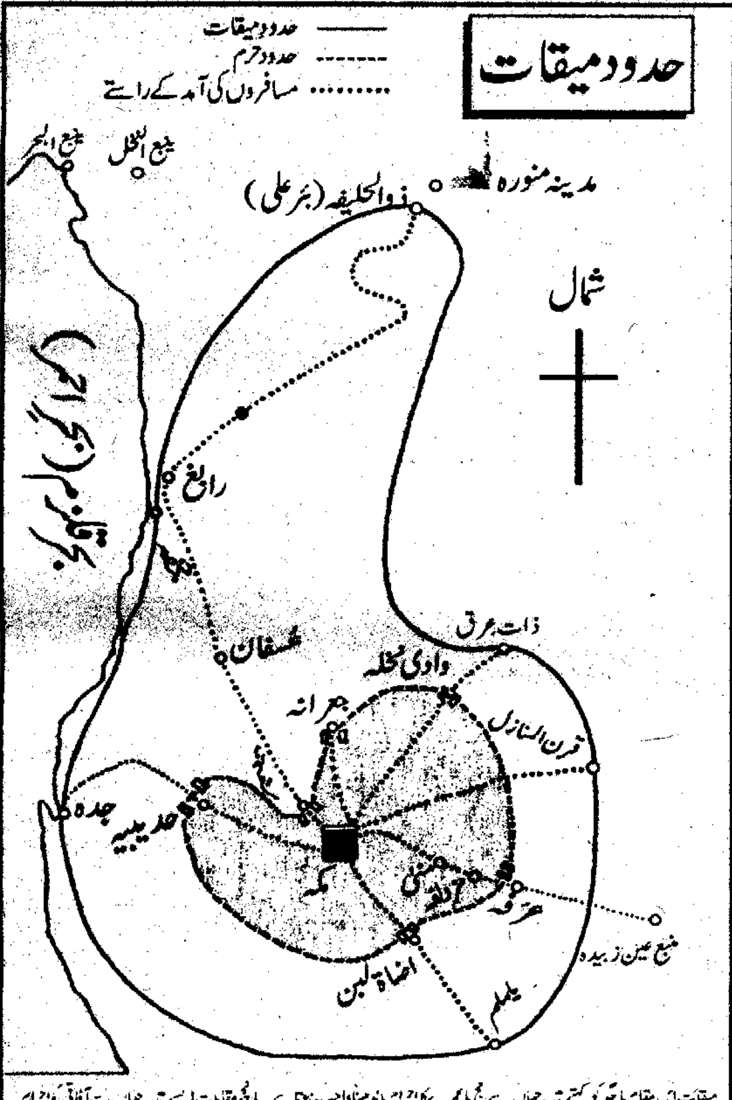
مَیْمَنَه: لشکر کا دایاں حصہ۔

مَیْمُوْن: انصار کی ایک عورت کے غلام کا نام جو بڑھئی تھا اور جس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر بنانے والوں میں آتا ہے۔

مَیْمُوْن بن یامین: یہ یہود کے رؤسا میں سے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مشرف باسلام ہوئے۔

مَیْمُوْنَه: حارث ہلالیہ کی لڑکی۔ ان کی ماں کا نام ہند۔ ان کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو سے ہوا۔ اس سے جدائی کے بعد دوسرا نکاح ابورہم بن عبدالعزیٰ سے ہوا۔ اس کے انتقال کے بعد ۷ھ میں عمرة القضا کے موقع پر آپ ﷺ کی زوجیت میں آئیں اور مقام سَرِف میں نکاح ہوا۔ ۵۱ھ میں سرف ہی میں انتقال ہوا۔

مِیْنَاء: مصر کے نواح میں ایک جگہ۔ مصر میں جبال ابو میناء۔



میقات اس مقام یا حد کو کہتے ہیں جہاں سے حج یا عمرے کا احرام باندھنا واجب ہوتا ہے۔ پانچ مقامات ایسے ہیں جہاں سے آفاقی کو احرام کے بغیر حدود میقات میں داخل ہونا جائز نہیں۔ ۱۔ ذوالحلیفہ۔ یہ اہل مدینہ، مصر، شام اور دیار مغرب کے ان لوگوں کی میقات ہے جو مدینے کے راستے سے آتے ہیں۔ ان کو یہاں سے احرام باندھنا واجب ہے۔ ۲۔ جحفہ۔ یہ ان لوگوں کی میقات ہے جو مصر، شام اور دیار مغرب سے تبوک کے راستے سے آتے ہیں۔ ۳۔ قرن المنازل۔ یہ نجد کے راستے آنے والے حاجیوں کی میقات ہے اور مکے سے دو منزل پر ہے۔ ۴۔ یلملم۔ یہ بھی مکے سے دو منزل پر جنوب میں واقع ہے اور سعدیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ اہل یمن، پاکستان، ہندوستان اور چین وغیرہ کے لوگوں کی میقات ہے۔ ۵۔ ذات العرق۔ یہ مکے سے دو منزل پر ہے اور اہل عراق، کوفہ، بصرہ و ایران اور خراسان وغیرہ کے لوگوں کی میقات ہے۔

(ن)

نَابُ بن بلیٌ: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

نَابِغَۃ: عرب کا مشہور شاعر جسے گھر میں بند کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا۔

نَاجِیَہ بن جُمَاہِر: قحطانیوں میں اشعریین کا ایک بطن۔

نَاجِیَہ بن سامَۃ: عدنانیوں میں سامہ بن لوی کا ایک بطن۔

اَلنَّازِیَۃ: آخِذ کے راستے میں صَفْراءُ کے قریب ایک چشمہ جو مکہ سے مدینے جاتے ہوئے مدینہ سے قریب ہے۔ غزوہ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذَوْحَاءُ سے مُنْصَرِف آئے۔ یہاں سے مکے کا عام راستہ بائیں طرف چھوڑ کر النَّازِیَۃ سے ہوتے ہوئے رُحْقَانْ سے ہو کر بدر پہنچے تھے۔

نَاجِرَۃ بن نَصر: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

نَاشِرَۃ بن ہِلال: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

نَاشِرَۃ بن الاَبْیَض: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

نَاعِم (قلعہ): خیبر کا ایک حصہ نطاۃ کہلاتا تھا۔ اس میں چار قلعے تھے۔ ان میں سے ایک قلعے کا نام ناعم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اسی قلعے کا محاصرہ کیا اور سخت

مقابلے کے بعد اس کو فتح کیا۔

نَافِ زمین: مکہ مکرمہ کو کہتے ہیں جو عرب کا بھی وسط ہے۔

نَافِرَۃ: قحطانیوں میں زید بن کہلان کے مرہ بن اُدد کے جذام میں بنی نفاثہ کا ایک بطن۔

نَافِعُ بن زید حِمیَرِیُ کا وفد: نافع بن زید حمیری، حمیر کے کچھ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم دین سمجھنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے کچھ سوال کیے اور آپ ﷺ نے ان کے جوابات دیے۔

نَاقُوس: سنکھ جو سینگ کے مانند ہوتا ہے۔ ہندو اور نصاریٰ اس کو اپنی عبادت کے وقت بجاتے ہیں۔ ناقوس ایک بڑی لکڑی کو بھی کہتے ہیں جس پر چھوٹی لکڑی سے مار لگائی جائے تو آواز نکلتی ہے۔ نصاریٰ اس سے لوگوں کو عبادت کے لئے بلاتے تھے۔

نَائِلَۃ: ایک بت کا نام۔

النِّبَاجُ: بصرہ کے حاجیوں کی منزل۔ بصرہ اور یمامہ کے درمیان ایک مقام اور کہا جاتا ہے کہ بصرہ کے صحرا میں بصرہ سے مکہ جاتے ہوئے نصف راستے پر ایک بستی۔ ابو منصور کہتے ہیں کہ بلادِ عرب میں دو نباج ہے، ایک بصرہ کے راستے میں آتا ہے جو بنی عامر کی نباج ہے اور فید کے مقابل پڑتا ہے۔ دوسرا بنی سعد کا نباج ہے۔

نَبت: حضرت اسماعیل کے بیٹے اور قیدار کے بھائی کا نام۔

النَّبعَۃ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا نیزہ۔

نَبہَان: قحطانیوں میں لخم کے بنی سماک کا ایک بطن۔

نَبہَان بن عمرو: قحطانیوں میں کہلان کے طی کا ایک بطن۔

نَبِیذ: ایک قسم کا مشروب جو کھجور وغیرہ کو بھگو کر بنایا جاتا ہے اور عربوں کا پسندیدہ ہے۔ اس میں نشہ نہیں ہوتا۔

نَجَّارُ (بنو): مدینے کا ایک قبیلہ۔ اس میں نامور سپاہی اور شاعر پیدا ہوئے۔ ان کے بہت سے افراد مشرف باسلام ہوئے۔

نَجَاشِیْ: حبشہ کے بادشاہ کا لقب۔ ہجرت حبشہ کے وقت جو بادشاہ تھا اس کا نام اَصْحمَۃ تھا۔ اس نے مہاجرین حبشہ کے ساتھ خوب تعاون کیا۔ ہجرت حبشہ کے وقت یہ عیسائی تھا پھر مسلمان ہو گیا تھا۔

نَجْد: یہ ایک نیم صحرائی لیکن شاداب خطہ ہے۔ اس میں متعدد وادیاں اور پہاڑ ہیں۔ یہ جنوب میں یمن، شمال میں صحرائے شام، سَمَاوَہ، عراق اور عروض تک جا پہنچتا ہے۔ اس کے مغرب میں صحرائے حجاز واقع ہے۔ یہ علاقہ سطح زمین سے ۱۲۰۰ میٹر بلند ہے۔ اس بلندی ہی کی بنا پر اس کو نجد کہتے ہیں۔ یہ جزیرہ نما عرب کا ایک ممتاز ترین اور خاص عربی خصوصیات رکھنے والا علاقہ سمجھا جاتا ہے۔

نجد (غزوہ): دیکھئے غزوۂ ذات الرقاع۔

نَجْرَانْ: نجران متعدد ہیں۔ ایک نجران یمن میں ہے، دوسرا بحرین میں ہے، تیسرا دمشق کے قریب حوران میں ہے، چوتھا عراق میں کوفہ اور واسط کے درمیان ہے۔ یمن کا نجران مکے سے ۲۰ دن کی مسافت پر ہے۔ یمن کے اسافقہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مباہلے کی دعوت دی تھی۔ پھر انھوں نے آپ سے جزیے پر صلح کر لی تھی۔

نَجْرَانُ بن زَیْدَان: قحطانیوں کا ایک بطن۔

نَجْرَانْ کے وفود: نجران کے عیسائیوں کے دو وفود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ پہلا وفد اس وقت آیا تھا جب آپ نے ان کو ایک نامۂ مبارک کے ذریعے دعوت اسلام دی تھی۔ آپ کا نامہ مبارک ملنے کے بعد اہل نجران نے باہمی مشورے سے شُرَحْبِیْل بن وَدَاعَہ ہمدانی، عبداللہ بن شرحبیل اَصْبَحِیْ اور جبار بن فیض حارثی کو حالات معلوم کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ یہ لوگ چند روز آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے اور آپ ﷺ سے ایک تحریری معاہدہ کر کے واپس چلے گئے۔ اس کے بعد ۶۰ آدمیوں پر مشتمل ایک اور وفد آیا جس میں ۳ شخص ایسے تھے جن کے ہاتھ میں اہل نجران کے سارے اختیار تھے۔ ان میں سے ایک کا نام عبد

المسیح اور لقب عاقب تھا۔ اہل نجران اپنا ہر کام اسی کے حکم اور مشورے سے کرتے تھے۔ دوسرا شخص اَیْھَم اور لقب سید تھا۔ تیسرا شخص اُسْقُف ابوحارثہ بن عَلْقَمَۃ تھا۔ ان لوگوں نے بھی واپس جانے سے پہلے آپ ﷺ سے ایک تحریر حاصل کی۔

نَجِیَّة بن علی: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر کا ایک فخذ۔

نَحر: ذبح کرنا۔ قربان کرنا۔

نَخِبُ: طائف کی ایک وادی۔ طائف اور نَخِبُ کے درمیان ایک گھنٹے کی مسافت ہے۔ غزوۂ طائف میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

النِخْبارُ: یہ دو مقامات ہیں۔ واقدی نے اپنی کتاب میں دو جگہ ان کا ذکر کیا ہے کہ ایک حوراء میں ہے اور دوسرا ذی المروہ میں۔ دونوں ساحل بحر پر ہیں اور دونوں کے درمیان دو رات کی مسافت ہے۔ مدینے اور ذی المروہ کے درمیان ۸ برد یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ ہے۔

نَخَعْ: یمن کا ایک قبیلہ۔

نَخَعْ بن عمرو: قحطانیوں میں مذحج کا ایک بطن۔

نَخَعْ کے وفود: ان کا پہلا وفد ۲ آدمیوں پر مشتمل تھا۔ ان میں سے ایک ارطاۃ بن شراحیل تھا اور دوسرا جہیش تھا دونوں نے اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے اسلام پر بیعت کی۔ آپ ﷺ نے ان کے اور ان کی قوم کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ ان کا دوسرا وفد نصف محرم ۱۱ ہجری میں آیا۔ یہ سب سے آخری وفد تھا۔ اس میں دو سو آدمی تھے جو حضرت معاذ بن جبل کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر آئے تھے۔

نَخْلُ: مدینہ سے دو مرحلوں پر القصیم کے راستے میں بنی ثَعْلَبَۃ کی منازل میں سے ایک منزل۔ ایک رائے یہ ہے کہ ارض غَطَفان میں نجد کے علاقے میں ایک مقام کا نام جس کا غزوۂ ذات الرقاع میں ذکر ہے۔ دونوں میں کوئی تعارض نہیں، کیوں کہ بنی ثعلبہ و فزارہ و مرہ بن عوف و اشجع، سب قبیلہ غطفان کے بطون ہیں۔

نَخلَۃ: مکہ کی مشرقی جانب طائف کے راستے پر ایک مقام جہاں عربوں کا مشہور بت عُــزّیٰ نصب تھا۔ اس کو نَـخلَه يَمَانِيَه بھی کہتے ہیں۔ اس کے قریب ایک نَـخلَۃُ الشَّامِيَۃُ تھا۔ اب اس کا نام الـزُّيمَۃُ ہے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں جنات نے آپ ﷺ سے قرآن سنا تھا۔

نَخلَۃُ الشَّامِيَۃُ: مکے سے دو رات کی مسافت پر ھُذَیل کی دو وادیاں جو بطن مَرّ اور سَبُوحَۃ پر ملتی ہیں۔ یہ نَخلَۃ اليَمَانِيَه کے قریب ہے۔ اور آجکل الزُّيمَۃُ کے نام سے موسوم ہے۔

نَخلَۃ محمود: حجاز میں مکہ کے قریب ایک جگہ جہاں کھجور کے درخت اور انگور کے باغات کثرت سے ہیں۔

نَـخلَۃُ (وادی): مکے کی مشرقی جانب مکہ اور طائف کے درمیان مکہ سے ایک دن کی مسافت پر واقع ہے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں جنات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا تھا۔

نَخلَۃُ اليَمَانِيَۃُ: دیکھئے نخلہ۔

النُّخَيلُ (ذو): مکہ کے قریب مُغَمَّس اور الاَثبِرَۃُ کے درمیان ایک پانی کی جگہ۔ اس نام کی جگہ شام کے نواح میں بھی ہے۔

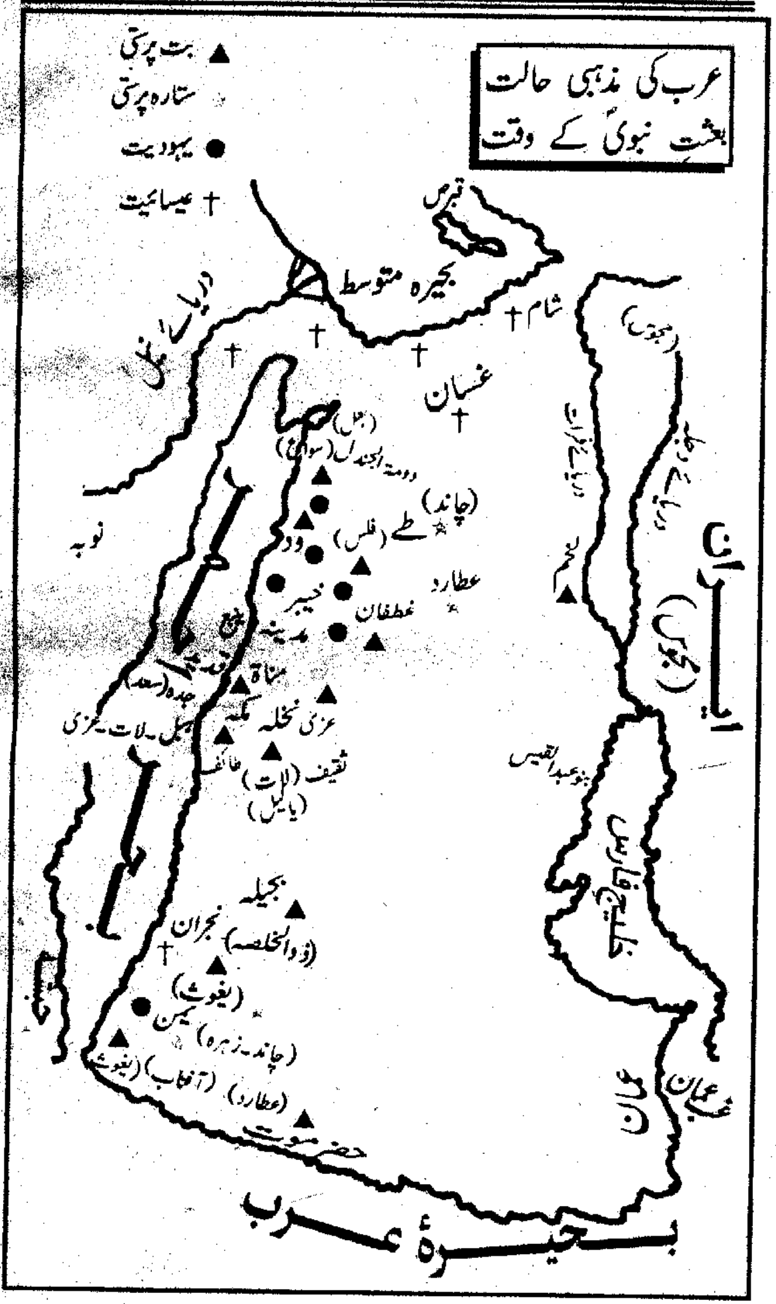
النُّخَيلُ: مدینے سے ۵ میل پر ایک چشمہ کا نام۔

النُّخَيلَۃُ: کوفہ کے قریب شام کی سمت میں ایک جگہ۔

النَّدوَۃ (دارُ): دار المشورہ۔ اب یہ مسجد حرام کے اندر شامل ہے۔ اس کی جائے وقوع باب الزِّيَارَۃ کے اندرونی حصے میں ہے۔ اسلام کے غلبہ سے پہلے دَارُ الـنَّـدوَۃ قریش کی مجلس شوریٰ تھی۔ اس میں بیٹھ کر قریشی سردار اپنے مسائل پر غور کرتے اور فیصلے کرتے تھے۔ قریش کی یہ مجلس شوریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جد اعلیٰ قُصَیّ نے قائم کی تھی۔

نِزَارُ: مَـعَدّ کے لڑکے کا نام۔ ان کی کنیت ابو ربیعہ تھی۔ بعض کے نزدیک ابو اَیَـاد بھی کنیت تھی۔ بہت حسین جمیل اور لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند تھے۔

نِزَارُ بن مَعَد: عدنانیوں کا ایک بطن۔



عرب کی مذہبی حالت
بعثت نبویؐ کے وقت
بت پرستی
ستارہ پرستی
یہودیت
عیسائیت
قبرص
بحیرہ متوسط
شام
غسان
(مجوس)
ایران
دومۃ الجندل
(چاند)
طے
(فلس)
ودّ
عطارد
خیبر
غطفان
مدینہ
منات
نوبہ
جدہ
مکہ
نخلہ
عزیٰ
طائف
ثقیف
(لات)
(یالیل)
بنوعبدالقیس
خلیج فارس
بجیلہ
نجران
(ذوالخلصہ)
(یغوث)
یمن
(چاند۔زہرہ)
(آفتاب)
(عطارد)
حضرموت
عمان
بحیرۂ عرب

نِزَارْ بن اَنْمَار: قحطانیوں کا ایک بطن۔

نسائی (امام): عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن دینار نسائی۔ ولادت نسا (خراسان) ۲۱۵ ہجری، وفات مکہ مکرمہ صفر ۳۰۳ ہجری، عمر ۸۸ سال۔ بے حد عبادت گزار تھے۔ صوم داؤدی کو اختیار کیا ہوا تھا یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔ سنن کے علاوہ ۱۵ کتب کے نام ملتے ہیں۔ صحاح ستہ میں ان کی سنن کا پانچواں مقام ہے جس میں ۵۷۶۱ احادیث درج ہیں۔ سنن کی تینوں کتابوں سے زیادہ جامع اور مفصل ہے۔

نَسْر: یہ حِمیَر کا بت تھا جو ذوالکلاع کی آل میں سے تھے۔

نَسْطَاس: صفوان بن امیہ کے ایک غلام کا نام۔ صفوان بن امیہ کا باپ، امیہ بن خلف بدر میں مارا گیا تھا۔ چنانچہ صفوان نے حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو خرید کر اپنے باپ کے بدلے میں اپنے غلام نسطاس کے ساتھ حرم سے باہر تنعیم میں بھیج دیا جہاں نسطاس نے ان کو شہید کر دیا۔

نَسْطُوْر: ایک عیسائی راہب کا نام جو شام کے شہر بُصریٰ میں رہتا تھا۔

نُشْبَة بن رَبِيع: عدنانیوں میں تمیم الرّباب کا ایک بطن۔

نُشْبَة بن غَيْظ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے مُرّۃ بن عوف کا ایک بطن۔

نَصْر: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

نَصْر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔ یہ لوگ مکے کے ارد گرد رہتے تھے۔

نَصْر بن ربيعه: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔ یہ لوگ دیار مصر میں رہتے تھے۔

نَصْر بن زَهْرَان: قحطانیوں میں زہران بن کعب کا ایک بطن۔

نَصْر بن عبد الله: عدنانیوں میں ضبہ کا ایک بطن۔

نَصْر بن قُعَيْن: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

نَصْر بن مالك: قحطانیوں کے ازد کا ایک بطن۔

نَصْر بن معاويه: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہوازن کا ایک بطن۔ یہ لوگ طائف کے

قریب رہتے تھے۔

نَصرَانِیت: عیسائیت۔ مکے کے جنوب میں یمن کا ایک علاقہ نجران تھا جو عیسائیت کا اصل گڑھ تھا۔

نَصِیبِیْن: ایک بڑا شہر جو مَوصِلُ سے شام جانے والے قافلوں کے راستے میں پڑتا تھا۔ مَوصِل اور نَصِیبِیْن کے درمیان ۶ دن کی مسافت ہے۔ اس کے اور سِنجار کے درمیان ۹ فرسخ یا ۲۷ میل ہاشمی کی مسافت ہے۔

نَضر: کنانہ بن خزیمہ کے لڑکے کا لقب۔ نضر کے معنی سرخ ہونے کے ہیں۔ یہ حسین وجمیل اور سرخ وسپید تھے اس لئے ان کا لقب نضر پڑ گیا۔ ان کا اصل نام قیس اور کنیت ابو یَخلُد تھی۔

نَضر بن عروہ: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

نَضر بن کنانہ: عدنانیوں میں کنانہ کا ایک حی۔

نَضرة: قحطانیوں میں جذام کے غطفان کا ایک بطن۔

نَضلَہ: قحطانوں میں خثعم کا ایک بطن۔

نَضلَہ بن مُرَّة: عدنانیوں میں بکر بن وائل کے ذہل بن شیبان کا ایک بطن۔

نَضلَہ بن ھاشم: ہاشم بن عبد مناف کے لڑکے کا نام۔

نَضِیر: یہود کا ایک قبیلہ جو مدینے میں آباد تھا۔

نَطاة: خیبر ۸ قلعوں کا مجموعہ تھا اس کے دو حصے تھے۔ ایک حصے کو نطاۃ کہتے تھے۔ اس میں چار قلعے، نَاعِم، صَعب، زبیر اور سَموَان تھے۔ ان میں سے قلعہ صعب بن معاذ کے لوگ بڑے خوش حال تھے۔ ان میں سے کچھ لوگ تاجر تھے اور کچھ زراعت کرتے تھے اور بہت سے باغوں کے مالک تھے۔

نَطاق: کمر بند۔ اُس زمانہ میں عورتیں اپنی کمر میں ایک کپڑا باندھا کرتی تھیں جس کو نطاق کہتے تھے۔

نَعامَہ: جبالہ کے بنی اسد کا ایک بطن۔

نَعَامَه: قحطانیوں میں کلب کے عذرہ کا ایک بطن۔

النَّعَائِم: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن جو بحرین میں رہتے تھے۔

نُعَیْلَه بن مُلَیْک: عدنانیوں میں کنانہ کا ایک بطن۔

نُفَاثَه: قحطانیوں میں زید بن کہلان کے مُرّۃ بن اُدَدْ میں جذام کا ایک بطن۔

نُفَاثَه بن عدی: عدنانیوں میں کنانہ کا ایک بطن۔

نَفَرْ (ذُو): یَمَن کا ایک سردار۔

نُفَیْل: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

نُفَیْل بن عمرو: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن عامر کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد میں رہتے تھے۔

نَقَبُ: یمامہ میں بنی عدی بن حنیفہ کی ایک بستی۔

نَقَبُ بنی دِیْنَار: اس کو نقب المدینہ بھی کہتے ہیں۔ مدینے میں بیوت سقیا کے قریب ایک مقام تھا۔

نَقَبُ عَازِب: نقب اور بیت المقدس کے درمیان ایک جگہ۔

نَقَبُ المُنَقّٰی: مکے اور طائف کے درمیان ایک جگہ۔

نَقِرَه: اُضاخ اور مَاوَان کے درمیان کوفے سے آنے والے حاجیوں کی ایک منزل۔

نَقْعَاء: مدینے کے پیچھے ایک جگہ۔ دیار مزینہ میں حمی النقیع کے پیچھے ایک جگہ جہاں رسول اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا اور یہ العقیق کی وادیوں میں سے ہے۔ اس کا ذکر غزوۂ بنی مصطلق اور مریسیع میں آتا ہے۔

المنقمی یا نقمی: مدینے میں جبل احد کے قریب ایک وادی۔ اس کے نشیبی حصے میں حضرت زبیر بن العوام کی زمین تھی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ خندق کے روز غطفان کے لوگ اپنے حامی نجدیوں کے ساتھ احد کے ایک جانب نقمی کے پچھلے حصے میں اُترے۔

نَقِیْبُ: سردار۔ عریف سے کم مرتبے کا رئیس۔ بیعت عقبہ ثانی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی اشاعت و تبلیغ کے لئے انصار میں سے بارہ نقیب منتخب فرمائے۔ ان

میں سے نو قبیلہ خَزْرَج اور تین قبیلہ اَوْس سے تھے۔

النَّقِیْعُ: مدینے کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑوں کی چراہ گاہ۔ وادی عقیق کے سامنے کا حصہ جو لوگوں کے جمع ہونے اور شکار کرنے کی جگہ تھی۔

نَقِیْعُ الْخَضِمَاتْ: مدینے کے نواح میں ہزم النبیت میں ایک جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بنی بیاضہ کے پتھریلے (حرۃ) علاقے کے نشیبی حصے میں ایک جگہ تھی اس کا ذکر مدینے میں پہلے جمعہ کے قیام کے ذیل میں آتا ہے۔

نُمَارَہ بن لَخْم: قحطانیوں میں زید بن کہلان کے لخم کا ایک بطن۔

نَمِرُ بن عثمان: قحطانیوں میں ازد کے شنوءۃ میں زہران بن کعب کا ایک بطن۔ یہ لوگ السراۃ میں رہتے تھے۔

نَمِرُ بن عذر: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

نَمِرُ بن قاسط: عدنانیوں میں اسد بن ربیعہ کا ایک بطن۔

نَمِرُ بن وَبَرَہ: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

نَمِرَۃ: عرفات میں مسجد نمرہ کے مغرب میں ایک مشہور چھوٹا پہاڑ۔ مزدلفہ میں مشعر الحرام کے قریب، جہاں زمانہ جاہلیت میں قریش کے لوگ وقوف کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے وہاں قیام نہیں فرمایا تھا بلکہ آپ ﷺ نے ایک چٹان کے سائے میں نمرہ میں قیام فرمایا تھا۔ آج کل اسی جگہ مسجد نمرہ کے نام سے ایک نہایت خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے۔

النَّمْلَۃ (وادی): بیت جِبْرِین اور عَسْقَلَانْ کے درمیان واقع ہے۔

نُمَیْر بن عامر: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد میں رہتے تھے۔

نُمَیْر بن عمرو: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

نُوَاسْ (ذُو): قوم حِمْیَرْ کا آخری بادشاہ جو یہودی تھا اور نصاریٰ پر سخت مظالم ڈھاتا تھا۔

نَوْفِل: عبد مناف بن قصی کے لڑکے کا نام۔

نَوْفَل بن حارث: عدنانیوں میں قریش کے ہاشم کا ایک بطن۔

نَوْفَل بن ربیعہ: قحطانیوں میں ہمدان کے دومان بن بکیل کا ایک بطن۔

نَوْفَل بن عبد مناف: عدنانیوں میں قریش کے عبد مناف کا ایک بطن۔

نَهَاوَنْد یا نِهَاوَنْد: ہمذان کے قریب تین دن کی مسافت پر ایک بڑا شہر۔ ہمذان اور نہاوند کے درمیان تین دن کی مسافت۔ کہا جاتا ہے کہ اس کو حضرت نوح علیہ السلام نے آباد کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں فتح ہوا۔

نَهْد بن زید: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

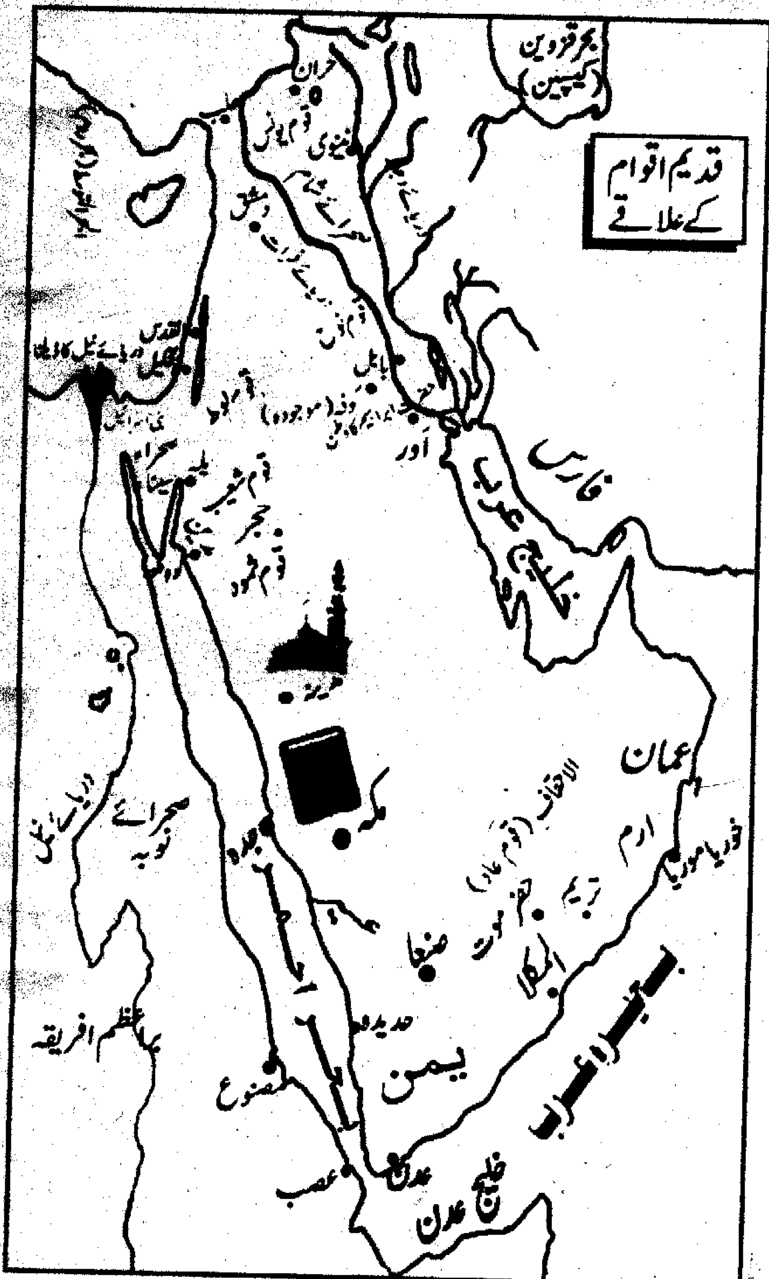
نَهْد بن مُرْهِبَة: قحطانیوں میں ہمدان کے دومان بن بکیل کا ایک بطن۔

نَهْشَلُ بن دَارِم: عدنانیوں میں تمیم کے دارم کا ایک بطن۔

نَهِیْک بن ہلال: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

نِیْقُ العُقَاب: مکے اور مدینے کے درمیان جحفہ کے قریب ایک جگہ۔

نِیْنَوٰی: الموصل میں حضرت یونس علیہ السلام کی مشہور اور تاریخی بستی۔


قدیم اقوام
کے علاقے
بحر قزوین
(کیسپین)
حران
قوم یونس
نینوی
دمشق
قوم نوح
بابل
اور
فارس
خلیج عرب
قوم شعیب
حجر
قوم ثمود
مدینہ
مکہ
جدہ
عمان
ارم
الاحقاف (قوم عاد)
حضر موت
تریم
المکلا
صنعا
حدیدہ
یمن
بحر عرب
عدن
خلیج عدن
عصب
صحرائے
نوبہ
دریائے نیل
اعظم افریقہ

﴿و﴾

وَابِشُ بن دَهْمَه: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

وَابِشُ بن زید: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

وادیٔ بَطْحَانُ: دیکھئے بطحان۔

وادی اَلْحَمَلُ: دیکھئے الحمل

وادیٔ حُنَیْن: دیکھئے حنین۔

وادیٔ رَانُوْنَاءُ: دیکھئے رانوناء۔

وادی الرُّمَّة: دیکھئے الرمہ۔

وادیٔ رُحْقَانُ: دیکھئے رُحقانُ.

وادی السَّبَّاعُ: دیکھئے السباع۔

وادی السُّرَرُ: دیکھئے السُّرَرُ.

وادیٔ سَفْوَانُ: دیکھئے سَفْوَانُ۔

وادیٔ سَلَمْ: دیکھئے ذی سَلَمْ.

وادی الصَّفْرَاءُ: دیکھئے الصَّفْرَاءُ.

وادی العُرَیْضِ: دیکھئے العُرَیْضِ۔

وادیٔ العَقِیق: دیکھئے العَقِیق۔

وادی غُرَانُ: دیکھئے غُرَانُ۔

وادی فَخّ: دیکھئے فَخّ۔

وادی فُرْع: دیکھئے فُرْع.

وادی القُریٰ: دیکھئے القریٰ۔

وادی القریٰ (غزوہ): دیکھئے القریٰ (غزوہ)۔

وادی القُصُوْر: دیکھئے القصور۔

وادی قَنَاۃُ: دیکھئے قناۃ۔

وادی کَشْر: دیکھئے کشر۔

وادی مُحَسِّرْ: دیکھئے مُحَسِّرْ

وادی مُحَصَّبْ: دیکھئے مُحَصَّبْ۔

وادی نَخْلَۃُ: دیکھئے نخلہ۔

وادیٔ النَّمْلَۃُ: دیکھئے النَّمْلَۃ.

وادیٔ وَجّ: دیکھئے وج (وادی)۔

وادیٔ ابراھیم: وہ وادی جس میں کعبہ ہے۔

وادی اَوْطَاسُ: دیکھئے اوطاس

وادی یَکْلا: دیکھئے یَکْلا۔

الوَاسِطَۃُ: بدر اور مدینے کے درمیان راستہ کی ایک چھوٹی منزل۔

وَاقِدِی: محمد بن عمر واقدی۔ کنیت ابو محمد۔ ولادت مدینہ منورہ ۱۳۰ ہجری، وفات بغداد، پیر ۱۱ ذی الحجہ ۲۰۷، عمر ۷۸ سال، اپنے دادا الواقدی الاسلمی کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ ان کا ذاتی کتب خانہ بہت بڑا تھا۔ دو کاتب کتابوں کی نقل کرنے کے لئے مقرر تھے۔ کتب کا شمار ۲۵ سے زیادہ ہے۔ مکے اور مدینے کی تاریخ اور مسلمانوں کا ابتدائی عہد ان کے پسندیدہ

موضوع ہیں۔ ان کی مشہور زمانہ تصنیف کتاب التاریخ والمغازی والمبعث ہے۔

وَاقِصَۃ: مکے کے راستے میں قَرْعَاء کے بعد، طی کے بنی شہاب کی عَقَبَۃ سے پہلے مکے کی طرف ایک منزل۔ بنی کعب کے پانی کی جگہ کا نام بھی واقصہ ہے۔ ارض یمامہ میں بھی اسی نام کی ایک جگہ ہے۔

وَاھِنُ بن دَوْمَان: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

وَائِلُ بن زید: قحطانیوں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

وائِل بن عوف: قحطانیوں میں طی کا ایک بطن۔

وَائل بن قَاسِط: عدنانیوں میں نزار بن ربیعہ کا ایک بطن۔

وَائِلَہ بن حارثہ: قحطانیوں میں قضاعہ کے بلی کا ایک بطن۔

وائلہ بن الدُّوَل: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

وائلہ بن ذِبْیَان: عدنانیوں میں ذبیان کا ایک بطن۔

وائلہ بن مازن: عدنانیوں میں ہوازن کا ایک بطن۔

وَبْر بن الاَضْبَط: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن عامر کا ایک بطن۔

الوَتِیْرُ یا وَتِیْنُ: مکے کے نواح میں ایک پہاڑ یا خزاعہ کے پانی کی جگہ۔

وَتِیْرَۃ: مکے کا نشیبی حصہ جہاں بنی خُزَاعَۃ کے لوگ رہتے تھے۔

وَجّ (وادی): طائف کا شہر ایک ریتیلے میدان میں ہے۔ اسی میدان کو وادیٔ وَجّ کہتے ہیں۔ اس میدان یا وادی کو چاروں طرف سے پہاڑ کی چوٹیاں گھیرے ہوئے ہیں۔ اسی لئے اس کو طائف کہتے ہیں۔ اس میں بستیاں بھی ہیں اور زراعت بھی ہوتی ہے۔

وَجُّ الطَّائِف: دیکھیے وَجّ۔

وَجْرَۃ: اِصْمَعِیْ کہتے ہیں کہ یہ مکے اور البَصْرَۃ کے درمیان ہے۔ مکہ اور وَجْرَۃ کے درمیان چالیس میل کا فاصلہ ہے۔ بلاد سلیم میں ذات عرق کے قریب بھی اس نام کی ایک جگہ ہے۔

الوَجْه: یہ شمالی حجاز کی ایک بندرگاہ ہے اور تقریباً خیبر کے مغربی جانب ساحل سمندر پر واقع ہے۔ یَنْبُع سے پہلے یہ بھی مدینہ منورہ کی بندرگاہ رہ چکی ہے۔ اس کی جائے وقوع بہت خوبصورت ہے۔

وَحْشِی بن حَرْب: یہ جبیر کا غلام تھا اور حربہ اندازی میں کمال رکھتا تھا عتبہ کی بیٹی ہندہ نے وحشی کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل پر آمادہ کیا تھا۔ چنانچہ آزادی کے لالچ میں اس نے غزوۂ احد میں حضرت حمزہ کو شہید کر دیا۔ وحشی نے غزوۂ طائف کے بعد اسلام قبول کیا اپنے اسی نیزے سے دور صدیقی میں جنگ یمامہ کے دوران مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اور رومیوں کے خلاف جنگ یرموک میں بھی شرکت کی۔

وَدّ: دُومَةُ الجَندَل میں بنو کِلَاب کا بت۔

وَدَاعه بن عمرو: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

وَدَّان: رَابِغ کے قریب مَسْتُورَہ سے متصل ایک بستی۔ مکے اور مدینے کے درمیان الابواء کے قریب ایک بستی جوالجحفہ سے ۲ مرحلوں پر، الابواء سے ۸ میل اور ہرشی سے ۵ میل پر الفرع کے نواح میں ہے۔ یہاں بنی ضمرہ، غفار اور کنانہ کے لوگ رہتے تھے۔

وَرِقَان: مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام عَرْج کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

وَرَقه بن عبس: عدنانیوں میں عبس کا ایک بطن۔

وَرَقه بن نَوْفِل: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی۔ یہ بہت بوڑھے اور توریت اور انجیل کے بڑے عالم تھے اور سریانی زبان سے عربی زبان میں انجیل کا ترجمہ کرتے تھے۔ سب سے پہلے انہوں نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی تھی۔

وَسْق: ۶۰ صاع۔ مثقال کے حساب سے پانچ من اڑھائی سیر اور درہم کے حساب سے پانچ من پونے سیر۔

الوَشَاح (ذَاتُ): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زرہ کا نام۔

وطیح (قلعه): خیبر کے ایک قلعہ کا نام جہاں طویل محاصرے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منجنیق نصب کرنے کا ارادہ کیا تاکہ اس سے سنگ باری کر کے قلعہ کی دیواریں توڑ دی

جائیں۔ جب یہودیوں کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تو انہوں نے آپ ﷺ سے صلح کی درخواست کی اور شماخ نامی یہودی کو بات چیت کی لئے بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس شرط پر صلح کر لی کہ سب لوگ خیبر کی سرزمین سے نکل جائیں، ہر قسم کا سامان، سونا، چاندی، کپڑے، زمین، گھوڑے اور اسلحہ وغیرہ سب چھوڑ جائیں۔

الوَقْبَاء یا الوَقْبِی: بصرہ سے مدینے کے راستے میں ایک جگہ جہاں سے القیصومہ اور حومانہ الدراج کی طرف راستہ نکلتا ہے۔

وَقُوف: احکام حج میں اس سے مراد میدان عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا ہے۔

الوَلِید (ابو): قریش کا معزز سردار ابوالولید عتبہ بن ربیعہ۔ یہ شعر گوئی، کہانت، اور سحر میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ قریش نے اسی کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مال و دولت، بادشاہت و سرداری، اور کسی کامل طبیب سے علاج کی پیش کش کی تھی مگر آپ نے یہ سب کچھ ٹھکرا دیا اور فرمایا کہ مجھے اللہ نے تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر ایک کتاب نازل کی ہے۔ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں برائی سے ڈراؤں اور بھلائی کی نصیحت کروں۔ میرا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔ اگر تم اس کو قبول کروں گے تو تمہیں دنیا و آخرت کی فلاح حاصل ہوگی اور اگر انکار کرو گے تو میں صبر کروں گا اور اللہ کے حکم کا انتظار کروں گا۔

وَلِید بن سُوَید: قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔

وَلِید بن مُغِیرَہ: قریش کے ایک سردار کا نام جس نے کعبہ کی جدید تعمیر کے وقت قدیم عمارت کی چھت پر چڑھ کر یہ کہتے ہوئے اس کو منہدم کرنا شروع کیا تھا کہ میرا ارادہ نیک ہے کسی برائی کا نہیں۔ یہی شخص جدہ کی بندرگاہ سے کعبہ کی چھت کے لئے ایک تباہ شدہ جہاز کے تختے اور ایک رومی معمار باقوم کو لے کر آیا تھا۔

وَهْب: عدنانیوں میں عبید بن ثعلبہ بن یربوع کا ایک بطن۔

وَهْب الاصغر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے وبر بن الاضبط کا ایک بطن۔

وَهْب الاکبر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے وبر بن الاضبط کا ایک بطن۔

وَهْبَان بن وَبْر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے وبر بن الاضبط کا ایک بطن۔

﴿ ھ ﴾

ھاشم بن عبد مناف: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

ھاشم بن عبد مناف: ان کا اصل نام عمرو ہے اور لقب عمرو العلاء ہے۔ قحط کے زمانے میں انہوں نے مکے میں عام لوگوں کی دعوت کی اور ان کو گوشت کے شوربے میں روٹیاں چور کر کھلائیں اس لئے ان کا لقب ہاشم ہو گیا۔ کیونکہ ہشم کے معنی چورا کرنے کے ہیں اور ہاشم اسی کا اسم فاعل ہے۔ ان کا دستر خوان بہت وسیع تھا۔

ھَانِیٔ (اُمّ): آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن اور ابوطالب کی لڑکی۔

ھُبُل: ایک بت جو بیت اللہ کے اندر نصب تھا۔ یہ سب سے بڑا بت تھا اور سرخ عقیق سے بنا ہوا تھا۔

ھَجَر: مدینے کے قریب ایک بستی کا نام۔ بلاد بحرین کا ایک قصبہ اس کے اور سرّین کے درمیان ۷ دن کی مسافت ہے۔ تمام ارض بحرین کو بھی ہجر کہتے ہیں۔ ہجر اور یمامہ کے درمیان ۱۰ دن کی مسافت ہے۔ اور ہجر اور البصرۃ کے درمیان ۱۵ ایوم کی مسافت ہے۔ یمن کا ایک شہر اس کے اور عثر کے درمیان یمن کی طرف سے ایک دن رات کی مسافت۔

الھَجَرُ: یہ بحرین کے قریب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں علا بن الحضرمی کے

ہاتھ پر ۸ یا دس ہجری میں فتح ہوا۔

ھجرت (حبشہ): دیکھئے حبشہ (ہجرت)۔

ھجرت (مدینۃ): دیکھئے مدینہ (ہجرت)

الهَدّار: یمامہ کے نواح میں ایک جگہ جو مسیلمہ بن حبیب الکذاب کی جائے پیدائش تھی۔

هَدَّةُ: مکے اور طائف کے درمیان ایک جگہ۔ مرالظہران کے بالائی علاقے میں بھی اسی نام کی ایک جگہ ہے۔

الهَدَةُ: مرالظہران کے بالائی حصہ میں ایک جگہ جہاں سے سفید مٹی کے لائی جاتی تھی اور عورتیں اس کو کھاتی تھیں۔

الهَدْءَةُ: عسفان اور مکے کے درمیان ایک جگہ۔ یہ عقبہ عسفان سے ۷ میل پر اور مکہ سے ۳۹ میل پر ہے۔

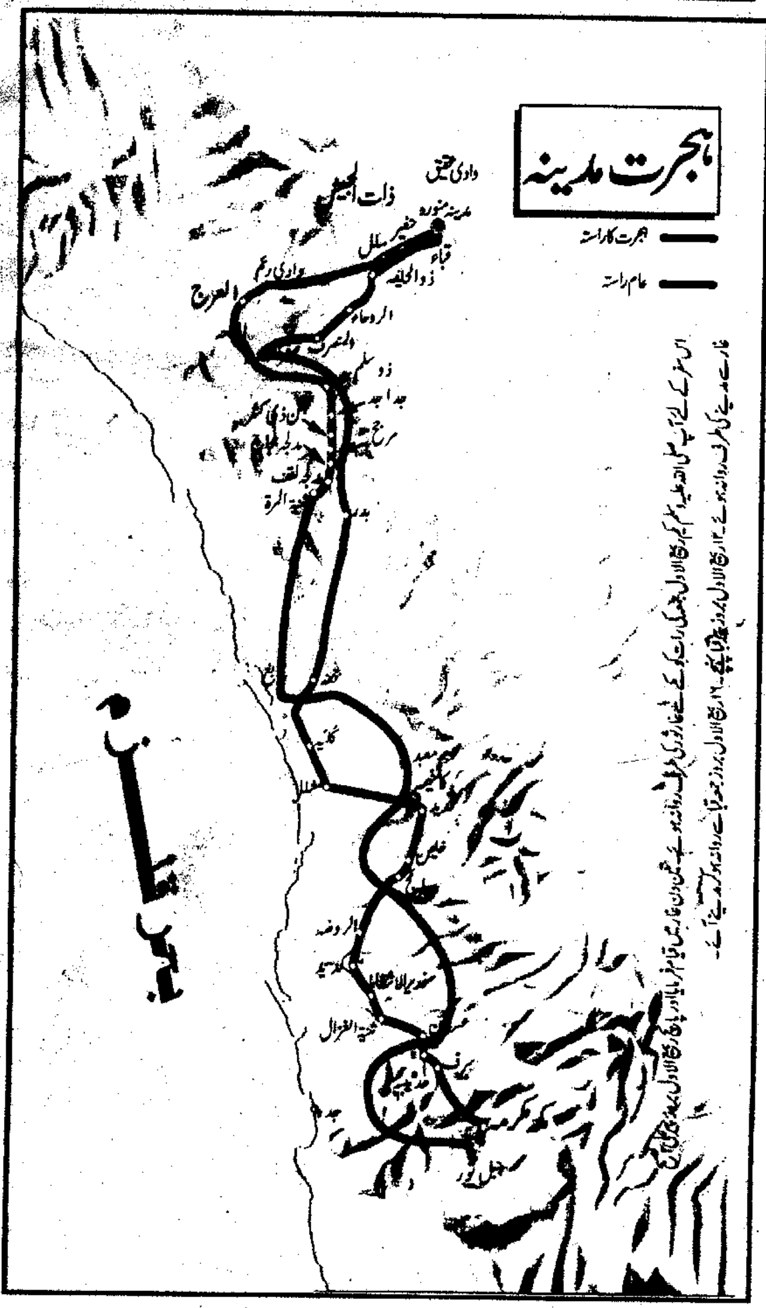
هَدَى: طائف کے نواح میں ایک جگہ۔

هَدِيُ: وہ جانور جسے حج وعمرہ کرنے والے مکہ یا منیٰ میں ذبح کرتے ہیں۔ دور جاہلیت میں عرب کا دستور تھا کہ ھدِیُ کے جانور کے گلے میں علامت کے طور پر قلادۃ ڈال دیا جاتا تھا اور اونٹ کی کوہان کو چیر کر خون کو اس پر مل دیا جاتا تھا، ایسے جانور سے کوئی تعرض نہیں کرتا تھا۔

الْهَدَى: عرفات کی طرف سے طائف سے مکہ آنے والے راستے پر عرفات سے پہلے ایک بستی جو ایک بلند پہاڑ پر آباد ہے۔ سطح سمندر سے اس کی بلندی طائف سے بھی زیادہ ہے۔ اسی لئے یہاں کی آب وہوا بہت اچھی ہے۔

هُذَمَة: مزینہ کا ایک بطن۔

هَذَمَه بن عنّاب: طی بن اُدد کا ایک بطن۔


ہجرت مدینہ
ہجرت کا راستہ
عام راستہ
وادی عقیق
ذات الجیش
مدینہ منورہ
قباء
ذوالحلیفہ
وادی رئم
العرج
الروحاء
مکہ مکرمہ
جبل ثور

هُذَیل: مُدرِکہ کے لڑکے کا نام۔

هُذَیل: حجاز کے قبائل میں سے ایک قبیلہ۔ان کی دو قسمیں تھیں۔ایک هُذَیل الشمالی جو اطراف مکہ میں مشرق سے جنوب تک آباد تھے۔دوسرے هُذَیل الجنوبی۔یہ لوگ یمن میں آباد تھے۔ اس لئے هُذَیل الیمن کہلاتے تھے۔

هُذَیل بن مدرکہ: عدنانیوں میں مدرکہ بن الیاس کا ایک بطن۔

هُذَیم: عرب قبائل میں سے قحطانیوں کا ایک بڑا قبیلہ۔

هُذَیم بن ربیعہ: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

هُذَیم بن زید: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

هَرشَي: بلاد تہامہ میں جحفہ کے قریب ایک پہاڑ۔طریق مدینہ میں الجحفہ کے قریب ایک گھاٹی یا وادی جہاں کوئی چیز نہیں اُگتی۔طریق شام اور مدینے سے مکے جانے والا راستہ جہاں ملتے ہیں وہاں ایک وادی جس میں کوئی چیز نہیں اُگتی۔یہ جگہ ہموار ہے اور اس کے نیچے کی جانب ۲ میل پر وَدّان ہے۔

هِرَقل: روم کا شہنشاہ۔

الهَرَمُ یا الهَرِمُ یا الهَرَمُ یا الهَزمُ (ذُو): طائف میں عبدالمطلب کا کنواں۔زم زم کی کھدائی کے بعد عبدالمطلب نے طائف جا کر یہ کنواں کھودا تھا۔

هُرمُز: خسرو کے بعد ایران کا ایک بادشاہ ہوا۔

الهَزم: پست زمین۔

هَزمُ بنی النَّبِیت: بیاضہ کی زمینوں میں وہ مقام جہاں اسعد بن زُرَارہ نے جمعہ قائم کیا تھا۔اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۴۰ تھی۔

هِشَام: (ابن) ابو محمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیری۔ولادت بصری تاریخ نامعلوم،وفات

قسطاط ۱۳ ربیع الثانی ۲۱۸ ہجری۔ ان کا سن وفات ۲۱۳ ہجری بھی بتایا جاتا ہے۔ ابن اسحاق نے سیرت طیبہ پر جو کچھ لکھا اسے ابن ہشام نے اپنی کتاب میں محفوظ کر لیا۔ اور اس میں مزید اضافے کئے۔ ابن اسحاق کے بعد سیرت ابن ہشام، سیرت نبوی پر قدیم ترین ماخذ ہے۔ علامہ سُہیلی نے روض الانف کے نام سے اس کی شرح لکھی ہے۔ اس کی اور بھی بہت سی شروح لکھی گئی ہیں۔

هُصَیص: کعب بن لُوَیٔ کے بیٹے کا نام۔ اس کے بیٹے عمرو کی نسل سے قریش کے دو بطون بنو جمح اور بنو سہم تھے۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ میں ان بطون کے بہت سے افراد نامور ہوئے۔

هُصَیص بن کعب: عدنانیوں میں کعب بن لوی کا ایک بطن۔

ھلال بن عامر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

ھلال بن عامر کا وفد: اس قبیلے کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئی۔ انہی میں عبد عوف بن اَصرَمْ بن عمرو بھی تھا۔ آپ ﷺ نے ان کا نام بدل کر عبداللہ رکھ دیا۔

ھلال بن عَفو: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

ھلال بن عمرو: قحطانیوں میں نخع کا ایک بطن۔

هَمّام بن مُرّة: عدنانیوں میں بکر بن وائل کے مُرہ بن ذہل کا ایک بطن۔

الھَمج: خیبر اور فدک کے درمیان ایک کنوئیں کا نام جو مدینے سے ۶ رات کی مسافت پر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سریہ میں اس کا ذکر آتا ہے۔ جو شعبان ۶ ہجری میں فدک بھیجا گیا تھا۔

هَمدان: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن جو یمن میں رہتے تھے۔

هَمَذانُ: ایران کا مشہور شہر۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فلوج بن سام بن نوح کے بیٹے ہمذان کے نام پر ہے۔ مغیرہ بن شعبہ کے ہاتھ پر ۲۴ ہجری میں فتح ہوا۔

ھِنْد: عتبہ کی بیٹی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائیں اور مقامِ ابطح میں آپ ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔

ھِنْدِیَہ ام عُنَیْس: یہ کنیز تھی۔ اسلام لانے کے جرم میں ان کو سخت تکلیفیں دی گئیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کیا۔

ھَوَازِنْ: عرب کے ایک مشہور اور بڑے قبیلے کا نام۔ حلیمہ سعدیہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیر خوارگی میں دودھ پلایا تھا اسی قبیلے سے تھیں۔ اس کی ایک شاخ بنو سعد ہے جو فصاحت و بلاغت میں مشہور تھے۔ یہ لوگ طائف اور مکے کے درمیان مکے کے شمال میں آباد تھے۔

ھَوَازِنْ: حرب کے بنی سالم کی ایک فرع جو حجاز میں وادی الصفراء میں رہتے تھے۔

ھَوَازِنْ بن مَنْصُوْر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد کے اس حصے میں رہتے تھے جو یمن سے ملا ہوا تھا۔

ھُود: حضر موت کا ایک قبیلہ۔

ھُوْد بن عبد اللہ: قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔

ھَوْذَہ: جبالہ کے بنی البکاء بن عامر کا ایک بطن۔

ھَوْذَہ بن علی: یمامہ کے گورنر کا نام۔ یمامہ عرب کا ایک اہم خطہ ہے۔ مشرکین مکہ کی غذائی ضرورتوں کے لئے غلہ یہیں سے آتا تھا۔ زمانۂ نبوت میں یہ فارس کے زیر اقتدار تھا۔ حضرت سَلِیْط بن عمرو نے ہوذہ کو آپ کا والا نامہ پہنچایا مگر اس نے آپ کی اتباع کے لئے حکومت میں شرکت کی شرط رکھی جو آپ ﷺ نے منظور نہیں فرمائی۔ بعد میں ہوذہ بھی ہلاک ہوا اور اس کا ملک بھی۔

ھُوْن: خُزَیْمَۃ بن مُدْرِکَۃ کے ایک بیٹے کا نام۔

ھُوْن بن خُذَیْمَۃ: عدنانیوں میں مضر کا ایک بطن۔

ھُوْن بن اسد: قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔

اَلْھَیْثَمْ (ابو) بن التَّیِّھَانْ: انصار کے ان تہتر مردوں میں شامل تھے جنہوں نے نبوت کے تیرہویں سال ایام تشریق میں عَقَبَہْ کی اسی گھاٹی میں آپ ﷺ سے بیعت کی جس میں گزشتہ سال انصار کے بارہ آدمیوں نے بیعت کی تھی۔ بیعت کے وقت انہوں نے یہ کہا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ جب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو فتح و کامرانی نصیب فرمادے تو آپ ہمیں چھوڑ کر کے واپس چلے جائیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ میرا جینا اور مرنا تمہارے ساتھ ہوگا۔ تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں۔ جس سے تمہاری جنگ ہے اس سے میری بھی جنگ ہے اور جس سے تمہاری صلح ہے اس سے میری بھی صلح ہے۔

ھَیْفَا: مدینے سے ۷ میل پر احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس بئر المطلب سے ۱ میل پر واقع ایک کنواں۔ یہ کنواں مطلب بن عبد اللہ المخزومی کی طرف منسوب ہے۔

﴿ی﴾

یَاجِجْ: مکے سے ۸ میل پر ایک وادی۔ حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو اسی وادی میں سولی دی گئی تھی۔

یَاسِرْ: حضرت عمار کے والد جو کافروں کے ہاتھوں اذیت اٹھاتے ہوئے شہید ہوئے۔

یَاسِرْ بن عامر: کنانہ بن قیس کا ایک بطن۔

یَاسِرْ بن اَخْطَبْ: حُیَیّ بن اخطب کا بھائی۔ یہودی علما میں سے سب سے پہلے یاسر بن اخطب ہی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کا کلام سنا اور اپنی قوم سے کہا کہ بلا شبہ یہ وہی نبی ہیں جن کے ہم منتظر تھے لہذا ان پر ایمان لے آؤ۔ مگر اس کے بھائی حُیی بن اخطب نے اس کی مخالفت کی۔ وہ قوم کا سردار تھا اس لئے قوم نے اس کی بات مان لی اور یاسر کا کہنا نہ مانا۔

یَتْبَع بن سُلیم: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

یَتْبَع بن الھُون: عدنانیوں میں خزیمہ بن مدرکہ کا ایک بطن۔

یَتْبَع بن اَزْدَۃ: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

یَثْرِبْ: مدینہ منورہ کا قدیم نام۔

یَحْمِد: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

یَرْمُوک: شام کے نواح میں ایک وادی جو غَوْر کی طرف واقع ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان یہاں بہت بڑی جنگ ہوئی تھی۔

یَزْدَانْ: فاعلِ خیر۔ بھلائی کا خدا۔ زرتشتیوں کا خالقِ خیر۔

یَزَنْ (ذِی): حِمْیَر کے شاہی خاندان کے ایک فرد سیف کا باپ۔

یَزِیْد بن حرب: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

یَزِیْد بن زُغْبَہ: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے زُغبہ کا ایک بطن۔

یَزِیْد بن عبد اللّٰہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے خفاجہ بن عمرو بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

یُسْر (ابو): ایک صحابی جنہوں نے جنگ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو گرفتار کیا تھا۔ یہ چھوٹے قد اور گٹھیلے بدن کے تھے اور حضرت عباس قد آور تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو یسر سے دریافت فرمایا کہ تم نے عباس کو کیسے گرفتار کیا۔ ابو یسر نے کہا کہ ایک اور شخص نے میری مدد کی تھی جس کی ہیئت اس طرح کی تھی۔ میں نے اس شخص کو نہ تو پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری مدد ایک بزرگ فرشتے نے کی تھی۔

یُسْر بن ثعلبہ: قحطانیوں میں کہلان کے طئی کا ایک بطن۔

یَشْکُر بن بکر: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

یَشْکُر بن جَزِیْلَہ: قحطانیوں میں لخم کے جزیلہ کا ایک بطن۔

یَشْکُر بن مُبَشِّر: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

یَعْرُبْ: تمام اہلِ یمن کا جدِ اعلیٰ۔

یَعْفُوْر: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گدھے کا نام۔

یَعْمُر بن عبد مناف: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

یَعْمُر بن عوف: عدنانیوں میں خزیمہ کے کنانہ کا ایک بطن۔

یَعُوْق: یہ بنی ھَمْدَانْ کا بت تھا۔

یَغُوْث: یہ بنی مُرَاد کا بت تھا۔

یَقْظَه: مُرّہ بن کعب کے لڑکے کا نام۔

یَقْظَه بن مُرّة: عدنانیوں میں قریش کے مُرہ بن کعب کا ایک بطن۔

یَکْلا (وادی): یمن میں صَنعَاء کے نواح میں ایک وادی۔

یَلَمْلَم: مکہ سے دو مرحلوں پر ایک پہاڑ جو یمن کے حاجیوں کی میقات ہے۔

یَلْیَلُ: وادی الصفراء کے قریب ایک پہاڑ یا وادی یا بستی۔ بدر کے قریب العَقَنْقَلُ کے پیچھے ایک جگہ۔ یہاں ایک بڑا چشمہ ہے جو ریگستان کے درمیان سے نکلتا ہے مگر اس کا بیشتر پانی ریت ہی میں جذب ہو جاتا ہے۔ کاشت کار اس کو حاصل نہیں کر سکتے۔

یَمَامَة: یمن کا ایک مشہور شہر۔

یَمَانُ: حضرت حُذَیْفَہ کے والد کا نام جو غزوۂ احد میں مسلمانوں کی غلطی سے انہیں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

یَمَنْ: تَیمَاءُ اور فید کے درمیان غطفان کے پانی کی جگہ۔

یَمَنْ: جنوب میں نجد سے لیکر مغرب میں بحر احمر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے جنوب میں بحر عرب، شمال میں حجاز، نجد اور یمامہ کے علاقے ہیں۔ مشرق میں عمان اور بحرین ہیں۔

یَمَنْ: خیبر میں وادی القریٰ کے قریب جِنَابُ کے نواح میں ایک مقام۔

یَنْبُعْ: مصر کے حاجیوں کے راستے پر مکے اور مدینے کے درمیان ایک قلعہ جہاں پانی کے چشمے اور کھجور کے باغات ہیں اور زراعت ہوتی ہے۔ مدینے سے سمندر کی طرف جاتے ہوئے رَضْوَی سے دائیں جانب ایک رات کی مسافت پر اور مدینے سے سات مرحلوں پر ہے۔

یَنْبُعُ البَحْر: یہ یَنْبُعُ النَّخل سے متصل ساحل سمندر پر واقع ایک بندرگاہ ہے۔ جو مدینے کی بندرگاہ کہلاتی ہے۔ ایک زمانہ میں حجاج اسی بندرگاہ پر اترتے تھے۔

یَنْبُعُ النَّخل: یہ ساحل سمندر کے قریب واقع ہے۔ یہاں کی اصل خصوصیت یہاں کی کھجور کے

باغات ہیں۔ یہاں کھجور خاصی بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہے اسی لئے اس کو یَنبُع النخل
کہتے ہیں، یہ یَنبُع کا ہی ایک حصہ ہے۔اس کے مشرقی جانب رَضوَی نامی پہاڑ ہے

یُوشَع: ایک پیغمبر کا نام۔

یُوشَع: ایک یہودی کا نام جو خیبر کے قلعہ صعب کے محاصرے میں حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لئے قلعے سے باہر نکلا اور حضرت حبابؓ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔

یوم التَّروِیَة: ۸ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔ یعنی جس روز حج کی عبادت شروع ہوتی ہے۔

یوم عَرَفَة: ۹ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔اس دن حج ہوتا ہے اور حاجی عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

یوم العَرُوبَه: جمعہ کا قدیم نام۔اسلام سے پہلے جمعہ کے دن کو یوم العروبہ کہا جاتا تھا۔

یوم النَّحر: دس ذی الحجہ کو کہتے ہیں یعنی جس روز قربانی ادا کی جاتی ہے۔

یَین: مدینے کی وادیوں میں سے ایک وادی یا بستی۔

ماخذ ومصادر

۱۔ اخبار مکۃ وما جاء فیہا من الاثار/ الازرقی، ابو الولید محمد بن عبد اللہ بن احمد (م ۲۴۴ھ) دار الثقافہ مکہ مکرمہ، ۱۹۸۸ء

۲۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب/ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد/ دار الجیل، بیروت، طبع اولیٰ، ۱۹۹۲ء،

۳۔ أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ/ عز الدین ابو الحسن محمد بن محمد بن محمد الشیبانی/ دار احیاء التراث العربی، بیروت،

۴۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ/ ابن حجر العسقلانی، مکتبہ تجاریہ الکبریٰ/ مصر، ۱۹۳۹ء

۵۔ اعجاز القرآن والبلاغۃ النبویہ/ مصطفیٰ صادق الرافعی/ دار الکتاب العربی بیروت، ۱۹۹۰ء

۶۔ اطلس تاریخ الاسلام/ دکتور حسن مونس/ الزہراء للاعلام العربی، قاہرہ ۱۹۸۷ء

۷۔ الاطلس التاریخی للعالم الاسلامی/ محمود عصام المیدانی، دار دمشق، بیروت، ۱۹۹۵ء

۸۔ انساب الاشراف/ البلاذری، ابو الحسن احمد بن یحییٰ بن جابر بن داؤد/ قاہرہ، ۱۹۵۹ء،

۹۔ انسان العیون (سیرت حلبیہ)/ الحلبی، علی بن برہان الدین/ دار احیاء التراث العربی/ بیروت،

۱۰۔ البدایۃ والنہایۃ/ ابن کثیر، عماد الدین/ دار الکتب العلمیہ/ بیروت، ۲۰۰۱ء

۱۱۔ البیان والتبیین/ الجاحظ، ابو عثمان عمر بن بحر بن محبوب/ دار المکتبہ الہلال، بیروت، ۱۹۹۲ء

۱۲۔ تاج العروس من جواہر القاموس/ مرتضیٰ الزبیدی/ المطبعۃ الامیریہ، مصر، ۱۳۰۷ھ

۱۳۔ تاریخ الرسل والملوک (تاریخ طبری)/ الطبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن زید (م ۳۱۰) / دار المعارف، قاہرہ۔

۱۴۔ تاریخ یعقوبی/ یعقوبی، احمد بن ابی یعقوب اسحاق بن واضح/ دار صادر، بیروت

۱۵۔ تحقیق النصرۃ بتلخیص معالم دارالہجرۃ/ وامام الفخر المراغی، مکتبہ علمیہ، مدینہ منورہ ۱۹۵۵ء

۱۶۔ الجامع السنن/ الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ/ دارالفکر، بیروت، ۱۹۹۴ء

۱۷۔ جزیرۃ العرب/ محمد رابع ندوی/ مجلس نشریات اسلام کراچی، ۱۹۸۴ء،

۱۸۔ جمہرۃ انساب العرب/ ابومحمد علی بن سعید بن حزم اندلسی/ دارالمعارف، مصر، ۱۹۴۸ء

۱۹۔ جوامع السیرہ/ ابن حزم، ابومحمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی (م ۴۵۶ھ)/ دارالمعارف، قاہرہ۔

۲۰۔ دائرہ معارف اسلامیہ/ دانش گاہ پنجاب،

۲۱۔ الدرر فی اختصار المغازی والسیر/ ابن عبدالبر، ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد/ موسسۃ علوم القرآن، بیروت، طبعہ ثانیہ، ۱۹۸۴ء

۲۲۔ دکتور حسین مونس/ الزاہراء للاعلام العربی/ مدینۃ نصر، قاھرہ۔

۲۳۔ الروض الانف/ السہیلی، عبدالرحمٰن بن عبداللہ/ دارالمعرفہ، بیروت، ۱۹۷۸ء،

۲۴۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی/ ڈاکٹر حمیداللہ/ دارالاشاعت، کراچی،

۲۵۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میدان جنگ/ ڈاکٹر حمیداللہ/ ادارہ اسلامیات، لاہور۔

۲۶۔ زادالمعاد/ ابن قیم جوزیہ/ مکتبہ المنارالاسلامیہ، کویت، ۱۹۸۷ء۔

۲۷۔ شرح زرقانی علی مواہب اللدنیہ/ ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی/ دارالمعرفہ، بیروت، ۱۹۹۳ء،

۲۸۔ سبل الہدیٰ والرشاد (سیرت شامی)/ محمد بن یوسف الصالحی الشامی/ دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۳ء

۲۹۔ السنن الکبریٰ/ ابوبکر احمد بن حسین البیہقی/ دارالفکر، بیروت، ۱۹۹۶ء

۳۰۔ السنن/ ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ/ دارالمعرفہ، بیروت، ۱۹۹۸ء

۳۱۔ السنن/ ابوداؤد سلمان بن الشعث السجستانی/ دارالفکر، بیروت، ۱۹۹۴ء

۳۲۔ السنن/ علی بن عمر الدارقطنی/ دارنشر الکتب الاسلامیہ، لاہور،

۳۳۔ السنن/ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی/ قدیمی کتب خانہ کراچی،

۳۴۔ السنن/ ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی/ دار الکتب العلمیہ، بیروت،

۳۵۔ السیرۃ النبویہ/ ابن ہشام، دار المعرفہ/ بیروت، ۱۹۷۸ء

۳۶۔ الصبح الاعشٰی/ ابوالعباس احمد القلقشندی، دار المعرفہ، بیروت،

۳۷۔ الصحیح / ابوحاتم محمد بن حبان/ موسسۃ الرسالہ، بیروت،

۳۸۔ الصحیح / البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم/ مصطفی البابی الحلبی، مصر ۱۹۵۳ء

۳۹۔ الصحیح / ابوالحسین مسلم بن حجاج/ دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولیٰ ۱۹۹۸ء

۴۰۔ الطبقات الکبریٰ/ محمد بن سعد بن منیع البصری الزہری/ دار صادر، بیروت، ۱۹۵۷ء،

۴۱۔ عیون الاثر/ ابن سید الناس، ابوالفتح محمد بن محمد/ مکتبہ دار التراث، مدینہ منورہ ۱۹۹۲ء

۴۲۔ غریب الحدیث/ ابن الجوزی، ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی (م ۵۹۷ھ)/ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۸۵ء

۴۳۔ الفائق فی غریب الحدیث/ زمخشری، جار اللہ محمود بن عمرؒ/ دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۳ء

۴۴۔ فتح الباری/ ابن الحجر العسقلانی/ قدیمی کتب خانہ، کراچی

۴۵۔ فتوح البلدان/ بلاذری/ دار الکتب العلمیہ/ بیروت، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء

۴۶۔ قادۃ النبی ﷺ/ محمود شیت خطاب/ الدار الشامیہ، بیروت

۴۷۔ قلب جزیرۃ العرب/ فواد حمزہ/ المطبعۃ السلفیہ، ۱۹۵۲ء

۴۸۔ کتاب المغازی/ واقدی، محمد بن عمر (م ۲۰۷ھ)/ عالم کتب، بیروت، ۱۹۸۴ء

۴۹۔ لسان العرب/ ابن المنظور/ نشر ادب الجوزہ، قم ایران، ۱۴۰۵ھ

۵۰۔ لغات الحدیث/ علامہ وحید الزماں/ میر محمد کتب خانہ، کراچی،

۵۱۔ کتاب المحبر / ابوجعفر محمد بن حبیب البغدادی (م ۲۴۵ھ)/ دائرۃ المعارف عثمانیہ، حیدر آباد دکن۔ ۱۹۴۲ء

۵۲۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد/ الہیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابوبکر/ دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۴ء

۵۳۔ المستدرک/ حاکم، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ النیسابوری/ دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول ۱۹۹۰۔

۵۴۔ المسند احمد بن محمد بن حنبل/ دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۹۳ء،

۵۵۔ المصنف/عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام/المجلس العلمی/کراچی،۱۹۷۲ء۔

۵۶۔ معجم البلدان/حموی، شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت بن عبداللہ الحموی الرومی البغدادی (م ۶۲۶ھ)/ داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۹۷۹ء

۵۷۔ معجم قبائل العرب القدیمۃ والحدیثۃ/عمر رضا کحالہ/موسسۃ الرسالہ، بیروت ۱۹۸۵ء

۵۸۔ معجم ما استعجم من اسماء البلاد والمواضع/البکری، ابوعبید عبداللہ بن عبدالعزیز (م ۴۸۷ھ)/ لجنۃ التالیف والترجمہ والنشر، قاہرہ۔

۵۹۔ معجم المعالم الجغرافیہ فی السیرۃ النبویۃ/البلادی، المقدم عاتق بن غیث/دارمکہ، مکہ مکرمہ، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء

۶۰۔ معجم المعالم الجغرافیہ والتاریخیہ فی السیرۃ النبویۃ/نضرۃ النعیم/مقالہ برائے پی ایچ ڈی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور/غیر مطبوعہ

۶۱۔ المفردات/راغب اصفہانی/مصطفی البابی الحلبی/مصر، ۱۹۶۱ء

۶۲۔ المنجد/لوئس معلوف، مطبعہ کاثولیکیہ/بیروت، ۱۹۴۷ء

۶۳۔ نقش سیرت/مرتب ڈاکٹر نثار احمد/ادارہ نقش تحریر، کراچی، ۱۹۶۸ء

۶۴۔ نہایۃ الارب فی فنون الادب/شہاب الدین بن عبدالوہاب النویری/ دارالکتب المصریہ، قاہرہ،

۶۵۔ النہایہ فی غریب الحدیث والاثر/ابن الاثیر، (م ۶۰۶ھ)/موسسۃ اسماعیلیان، قم ایران،

۶۶۔ الوثائق السیاسیۃ/ڈاکٹر محمد حمیداللہ/دارالارشاد، بیروت، ۱۹۶۹ء،

۶۷۔ المؤطا/امام مالکؒ/میر محمد کتب خانہ، کراچی

۶۸۔ وفاء الوفا باخبار دارالمصطفےٰ/سمہودی/ داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۵ء

قرآن کریم کی مختصر، جامع، آسان، عام فہم اور مستند تفسیر

احسن البیان فی تفسیر القرآن

ترتیب: سید فضل الرحمٰن

حصہ اول: سورۂ فاتحہ و بقرہ، صفحات: ۴۳۸،
حصہ دوم: سورۂ آل عمران و نساء، صفحات: ۴۰۸
حصہ سوم: سورۂ مائدہ تا اعراف صفحات: ۴۶۴،
حصہ چہارم: سورۂ انفال تا رعد صفحات ۴۶۴
حصہ پنجم: سورۂ ابراہیم تا انبیا صفحات ۴۶۴
حصہ ششم: سورۂ حج تا احزاب صفحات ۴۷۲

اہل علم کی آراء

"حقیقت یہ ہے کہ ایسی تفسیر نہ صرف عوام کے لئے بلکہ خواص کیلئے بھی مفید ہے اور قابلِ صد ستائش ہے، تفسیر قرآن سے متعلق یہ "احسن البیان" یقیناً اسم با مسمّٰی ہے۔"

حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں مدظلہ، حیدر آباد،

"یہ تفسیر صاحبزادہ حافظ فضل الرحمٰن زید مجدہم (فرزند حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب مرحوم و مغفور) نے بہت عرق ریزی سے لکھی ہے۔" مفتی محمد ضیاء الحق دہلوی،

چند خصوصیات

★ کتاب کے شروع میں قرآنی علوم کا مفصل تعارف، فضائلِ قرآن، آدابِ تلاوت، نزولِ قرآن، حفاظتِ قرآن، تفسیر قرآن کے ماخذ وغیرہ امور پر سیر حاصل گفتگو۔

★ ہر سورت کی ابتداء میں اس کی وجہ تسمیہ، مختصر تعارف اور مضامین کا آیت وار خلاصہ۔

★ ہر آیت پر مضمون کی مناسبت سے مختصر عنوان۔

★ عربی زبان سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے الفاظ کی لغوی اور اصطلاحی تشریح۔

★ نہایت سلیس، عام فہم اور بامحاورہ ترجمہ و تفسیر۔

★ تفسیر و تشریح اکابر علمائے کرام کی تفاسیر سے اخذ کی گئی ہے اور جو مضمون یا عبارت جس تفسیر سے لی گئی ہے اس کا مکمل حوالہ دیا گیا ہے۔

★ بہترین کاغذ، دیدہ زیب رنگین سرورق، عمدہ کمپیوٹرائزڈ کتابت، اعلیٰ آفسٹ طباعت، مضبوط پائیدار جلد بندی جیسی اضافی خوبیوں کے ساتھ۔

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز